



حورین علی
Edits

حالم کی دیوانی

عائشہ لطیف



www.NovelsKiDuniya.com

حالم کی دیوانی

از قلم / عائشہ لطیف

مکمل ناول:

تالیہ آٹھ بھی جاؤ اب تمہاری کالج وین آنے والی ہے اور پھر تم مجھے باتیں سناتی ہوں کہ جلدی نہیں اٹھایا۔ کتنی بار "بولا ہے کہ صبح صبح اٹھا کرو، نماز پڑھا کرو لیکن میری سنتا ہی کون ہے اس گھر میں رودابہ بیگم نے اس کے اوپر سے کمبل پرے کرتے ہوئے اسے صلو اتوں سے نوازا۔

کیا ہے اماں صبح شروع ہو جاتی ہوں۔ مجھ سے نہیں اٹھا جاتا اتنی جلدی۔ مہربانی کر کے پیاری ماما میری نیند کی "دشمن نہ بنا کریں۔ اور آپ سے کتنی بار بولا ہے مجھے حالم کہا کریں

تالیہ نے لیٹے لیٹے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ رودابہ کا ہاتھ جوتے تک جاتا وہ فوراً کمبل پرے کرتی واشروم میں گھس گئی اور پیچھے سے اس کے روم میں گند دیکھ کر رودابہ کی دوہائیاں جاری تھیں۔۔۔

احمد شاہ اور رودابہ بیگم کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا ہادی جو ایم بی اے کرنے کے بعد احمد شاہ کے ساتھ بزنس سنبھالتا اس سے چھوٹی حور جسکی شادی ہوئے 5 ماہ ہو گئے پھر ہے تالیہ اور عرش جو کہ انٹر کے آخری سال میں ہیں۔ رودابہ بیگم کے خیال میں ان کے سب بچے بہت سلجھے اور سمجھدار ہیں لیکن جب تالیہ کی بات آتی تو وہ سرپیٹ کے رہ جاتیں۔ تالیہ کو بگاڑنے میں زیادہ ہاتھ احمد شاہ اور ہادی کا ہے جو اس کی تمام جائز اور ناجائز خواہشات پوری کرتے تھے

"مما میرا ناشتہ بنو ادیس دیر ہو رہی میں پانچ منٹ میں تیار ہو کے آتا ہوں"

رامزل نے لاونج میں داخل ہوتے سادیہ بیگم سے کہا جو کہ کچن میں ناشتہ بنوا رہی تھیں انہوں نے ایک نظر اپنے خوبروی بیٹے کو دیکھا جو کہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا

رامزل ہمیشہ سے اپنی صحت کو لے کے بہت کانشیسی تھا۔ صبح سویرے اٹھنا، فجر کی نماز ادا کر کے واک پہ جانا اور پھر یونیورسٹی جانا اس کا روز کا معمول تھا... اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہ ہونے کے برابر تھی۔ اسکو دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ انسان کبھی ہنسا ہو، ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھتا چاہے یونی ہو یا گھر۔۔

رامزل جلدی سے ماما کو بول کے اپنے روم کی طرف بڑھا فریش ہو کر اگلے پانچ منٹ میں وہ سلام کہتا ہوا ٹیبل پر موجود تھا ہر کام ٹائم پر کرنا اس کی عادت تھی کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ ٹائم کا ضیاع کرنے والے لوگ کبھی ترقی نہیں کر سکتے....

جلدی جلدی ناشتہ کرنے کے بعد ماما پاپا کو مل کر وہ باہر کی طرف بڑھا کیونکہ باہر راحم اسکا دوست کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا سادیہ بیگم نے اسے اللہ کے حفظ و امان میں دیا

"تو جلدی اٹھ جانا تھا میری خوابوں کی شہزادی"

رودابہ بیگم نے اس کے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے بھرپور طنز کیا۔

"—————يٰٓاَيُّهَا"

تالیہ نے مدد کے لیے احمد شاہ کو یکارا

بیگم مت تنگ کریں ہماری بٹیا کو۔ گڑیا آپ ناشتہ کرو جلدی سے " احمد شاہ نے جواب دیا تو رودابہ ہنکارہ بھر کے رہ " گئیں

تالیہ نے جلدی جلدی ناشتہ کیا اور عرش کے بال خراب کرتے ہوئے باہر کو بھاگی کیونکہ اس کی وین آگئی تھی اسے ہمیشہ سے عرش کو چڑانے میں مزا آتا تھا جتنا وہ دونوں لڑتے تھے ان میں پیار بھی اتنا ہی تھا ایک دوسرے کے بغیر دونوں کا ایک یل بھی گزارا نہیں تھا

"آ" ————— "ی" —————

عرش اسے پکارتا ہوا باہر کو بھاگا کیونکہ وہ دونوں اکٹھے جاتے تھے عرش اور تالیہ ہم عمر تھے پھر بھی عرش اسے اپنی بلاتا تھا۔ تالیہ بس میں اپنی نشست پر بیٹھ گئی اس کے پیچھے عرش داخل ہوا تو وین چل پڑی

رودادہ بیگم نے تالیہ کے جانے کے بعد احمد شاہ سے کہا

"ارے ماما کیوں فکر کرتی ہیں ابھی وہ بچی ہے سمجھ جائے گی ابھی اسے انجوائے کرنے دیں"

ہادی نے روداہ بیگم کو جواب دیا

"ہادی ٹھیک کہہ رہا ہے میری بھولی بھالی بیگم"

احمد شاہ نے پیار سے جواب دیا۔

شاہ کیا کرتے رہیں ہادی بیٹھا ہے "رودادہ بیگم جینھپ مٹانے کو بولی۔۔"

"پھر کیا ہوا بیگم ہادی اپنا بچہ ہے۔ ہا ہا ہا ہا ہا"

جی جان شاہ "شاہ نے جواب دیا۔"

"پاپا آفس چلیں۔ اس سے پہلے کہ تالیہ کی طرح ہمیں بھی جو تاملے انعام میں۔ اچھا ممہا ہم چلتے ہیں۔ اللہ حافظ"

"اللہ حافظ بیٹا۔ اللہ حافظ شاہ"

اللہ حافظ جان "شاہ نے جواب دیا اور باہر کو لپکے ہنستے ہوئے"

"ارے واہ آج تو میرا ہیرا پورا دلہا لگ رہا بس ایک دلہن کی کمی ہے جو نجانے کب پوری ہو"

راحم نے رامزل کو گیٹ سے نکلتے دیکھ پہلے شوخی اور پھر حسرت سے بھرپور آواز میں کہا۔

جو کہ بلو جینز اور اور بلیک شرٹ کے ساتھ بلو ہی جیکٹ پہنے واقع ہمیشہ کی طرح کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

"راحم بکو اس بند کر اور چل"

رامزل نے اس کے ایک مکا جڑتے ہوئے کھا۔ تو راحم بچا رہ کر راہ کے رہ گیا اور دل میں اس پہ تین حرف بھیج کے

گاڑی سٹارٹ کرنے لگا

اس وقت کھانے کی ٹیبل پر سادیہ بیگم، منان صاحب اور انکی چھوٹی بیٹی رامین موجود تھیں۔ سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے تو رامین نے منان کو مخاطب کیا۔

"پاپا میرے کالج میں فیر ویل پارٹی ہے۔ کیا میں اس میں پارٹیسپیٹ کر لوں"

رامین ہمیشہ سے ہی ہر کام پوچھ کے کرنے کی عادی تھی اور سب کو اس کی یہ بات پسند تھی

"شیوہ رامین بیٹا۔ یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے"

منان صاحب نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا

اتنے میں اس کی وین کا ہارن سنائی دیا تو وہ اللہ حافظ بولتی باہر نکل گئی اور تالیہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

رامین اور تالیہ دونوں کی دوستی کالج میں شروع ہوئی اس میں زیادہ ہاتھ تالیہ کا ہی تھا۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق

تھا لیکن پھر بھی انکی خوب جہتی تھی اور پورے کالج میں لیلی مجنوں کی جوڑی کے نام سے مشہور تھیں۔

اسلام وعلیم "رامین نے سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا"

"وعلیم السلام۔ جیتی رہو، سد اسہاگن رہو میری پیاری تالی"

تالیہ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے دادی اماں کی طرح دعادی تو وہ جینھپ گئی

"کیا عالم تم بھی نہ۔۔۔۔۔"

... رامین جانتی تھی کہ تالیہ کو عالم کہلوانا پسند ہے اس لیے وہ اسے عالم ہی کہتی تھی

کیا میں بھی؟

"یار تم عالم کا جگر پارہ ہوا سکی جان کا ٹوٹا ہو تمہیں شرمنا زب نی دیتا"

عالم دوبارہ اس کو تنگ کرتی شروع ہو چکی تھی اس کو روکنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔ رامین ہنستے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گئی۔

جبکہ تالیہ نے کاغذ بنانا کے عرش کو مارنے شروع کر دیے جو اس سے کچھ فاصلے پر اگلی نشست پر بیٹھا تھا
* اور بدلے میں وہ اسے آنکھیں دکھانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اور آگے بھی تالیہ تھی * مہاڈھیٹ

جب وہ دونوں کلاس میں داخل ہوئی تو کلاس نے انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا

وہی پہ کچھ لوگ انکی دوستی سے جلتے بھی تھے جن میں سب سے اوپر ہانیہ تھی

جسکی سب سے بڑی وجہ تالیہ کی ذہانت اور اسکی رامین کے ساتھ دوستی تھی

اور یہی وجہ تھی کہ تالیہ ہمیشہ اسے چڑاتی اور پھر مزے لیتی بیٹھ کر۔

جبکہ رامین تو اس کو سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی لیکن ہماری شہزادی سمجھ جائے تو کیا ہی بات ہو۔

ابھی بھی کلاس میں داخل ہوتے ساتھ ہی دونوں کی بحث جاری تھی

جبکہ کلاس کو مفت کاشودیکھنے کو مل جاتا۔

گڈ مارنگ سٹوڈنٹس "پروفیسر بلال نے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔"

تبھی ساری کلاس جواب دیتی اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ پروفیسر بلال تالیہ کے پسندیدہ استاد تھے

اسی لئے وہ ان کا ہر لیکچر بہت زیادہ دھیان سے سنتی تھی۔

ویسے تو تالیہ محنتی نہ تھی

لیکن اپنی ذہانت کی بدولت بچپن سے ہی ٹاپ کرتی آئی ہے

اسی وجہ سے لوگ اس سے حسد کرتے تھے۔

بلاشبہ رامزل کی دلوں کی دھڑکن روک سکتا تھا

وہی وہ پوری یونی میں مغرور مشہور تھا

کیونکہ وہ ہمیشہ لڑکیوں سے ایک فاصلے پر رہتا تھا

یونی کے سٹارٹ میں ساری لڑکیاں اس سے دوستی کی خواہاں تھیں لیکن جب اس نے کسی کو بھی زیادہ بھاؤ نہ دیا تو سب پیچھے ہٹ گئیں سوائے نمرہ کے۔۔۔

اس کا ابھی بھی ماننا تھا کہ وہ رامنزل کو اپنا بنا کے ہی رہے گی چاہے جو بھی ہو جائے۔

اس لیے بہانے بہانے سے ہمیشہ اس کے آس پاس گھومتی رہتی

جبکہ رامنزل تو اس کو دیکھتا تک نہ تھا۔

کئی بار اسی وجہ سے وہ رامنزل سے اچھی خاصی کروا بھی لیتی تھی

ابھی بھی جب راحم اور وہ گاڑی سے اترے تو فوراً ان کے پاس آئی

"گڈ مارنگ رمنز"

نمرہ نے بڑے پیار سے رامنزل کو خوش کیا۔

"یار تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟ کیوں صبح صبح بے عزتی کروانے آ جاتی ہو"

رامنزل کی بجائے راحم نے جواب دیا۔

جبکہ رامنزل تو ایسے ری ایکٹ کر رہا جیسے اس دنیا میں ہی نہ ہو

"او، پلیز راحم تم چپ رہو میں تم سے نہیں رامنزل سے بات کر رہی ہو۔ تم کیوں ٹانگ اڑا رہے بلا وجہ۔۔۔"

"بے بی تم بتاؤ کیسے ہو؟ آج تو تم کو دیکھ کے ڈیٹ پہ لے جانے کا دل کر رہا"

نمرہ نے پہلے راحم کو جواب دیا اور پھر رامنزل سے کہا

او، جسٹ شٹ اپ نمبرہ، تمہیں کتنی بار کہا ہے اپنے کام سے کام رکھا کرو اور مجھ سے 100 فٹ کے فاصلے پر رہا کرو۔
.....۔ لیکن تم تو

"چل چھوڑ یار، دفع کر، ایسے لوگوں کے منہ نہیں لگتے، کلاس میں چلتے ہیں"

راحم نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔ جسے دیکھ کے لگتا تھا کہ ابھی نمبرہ کو دو لگا دے گا۔

وہ دونوں وہاں سے واک آؤٹ کر گئے

ہنہ۔۔۔۔ آئے بڑے دیکھتی ہوں کب تک بچتے ہو؟؟؟

نمبرہ پیچھے کلس کے رہ گئی

تالیہ اور رامین اس وقت گراؤنڈ میں بیٹھی باتیں زیادہ کر رہی تھیں

جبکہ پڑھ کم رہی تھیں

جب اچانک ہماری شہزادی کو دورا پڑا

اور وہ جلدی جلدی ساری کتابیں بیگ میں ٹھونسنے لگی۔

رامین نے اسے ہڑبڑا کے دیکھا۔

"کیا ہوا حال تمہیں، تم ٹھیک ہو نہ"

رامین نے گبھرا کے پوچھا

وہ تو بچاری رونے کو تھی کہ اچانک کیا ہو گیا۔

"ارے ارے، رونا ہی کچھ نہیں ہوا، مجھے لگتا ہے کہ میں مر جاؤ گی"

تالیہ نے جواب دیا

رامزل اور راحم کلاس میں داخل ہوئے تو سر آنے والے تھے

وہ دونوں دوسری لائن میں بیٹھ گئے

جہاں تین کرسیاں خالی تھیں

ان کے پیچھے نمبرہ بھی کلاس میں داخل ہوئی اور ایک نظر دیکھتے ہوئے

رامزل کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی

رامزل نے ایک سخت نگاہ اس پہ ڈالی

اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگا جب سر کلاس میں داخل ہوئے

تو چار و ناچار اسے وہی بیٹھنا پڑا

جس پہ نمبرہ نے سر کی طرف تشکر آمیز نظروں سے دیکھا

اور پھر سر نے پڑھانا شروع کر دیا تو ساری کلاس ان کی طرف متوجہ ہو گئی

رامزل لب بھنے سر کی طرف متوجہ تھا

جبکہ نمرہ ایک رامزل کو دیکھتی اور پھر

سر کی طرف نظر کر لیتی

کہ کوئی اس کی چوری نہ پکڑ لے

لیکن رامزل سے کچھ چھپ جائے ایسا ممکن نہیں

اس لیے وہ نمرہ کی اس حرکت پر اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ

ایک کھینچ کے لگائیں اس لڑکی کے۔

جو اپنے ساتھ اس کی عزت بھی داؤ پر لگانے کو تیار تھی۔

ہادی اور احمد شاہ جب آفس پہنچے تو ان کے کلائنٹس آئے ہوئے تھے

آج ان کو ایک بہت بڑا کنٹریکٹ ملنے والا تھا

ان کو پورا یقین تھا کہ ان کی پریزنٹیشن بہت اچھی ہوگی اور وہ کنٹریکٹ ان کو ہی ملے گا

ہادی اور احمد شاہ سٹاف کو سلام کا جواب دیتے ہوئے فوراً اپنے آفس کی طرف بڑھے

جہاں ان کے کلائنٹس ان کا انتظار کر رہے تھے

تالیہ نے سیریس ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ پوچھو۔۔۔۔۔"

"سچ سچ بتانا۔۔۔ تم اس لیے روئی ناکہ پتہ نہیں میرے مرنے پر تمہیں بریانی نصیب ہو کے نہ؟؟؟؟"

رامین نے اسے زبردست گھوری سے نوازا اور مارنے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔

تالیہ نے جب اس کے خطرناک تیور دیکھے تو فوراً سیز فائر کا اشارہ دیدیا۔۔۔۔

"اچھا سوری۔۔۔۔۔ ڈارلنگ۔۔۔۔۔ آؤ کینٹین چلتے ہیں۔۔۔۔۔"

تالیہ نے اس کے کان پکڑ کر معافی مانگی اور پھر اسے گلے لگاتے ہوئے آگے بڑھ گئی

رامین اس کی اس حرکت پر مسکراہ کے رہ گئی۔

بیشک تالیہ اسے بہت عزیز تھی

ہادی اور احمد شاہ کی پریزینٹیشن بہت اچھی تھی۔۔۔۔۔

سب نے بہت پسند کی۔۔۔۔۔

اس لیے وہ کنٹریکٹ ان کی کمپنی کو مل گیا۔۔۔۔۔

جس پر وہ بہت خوش تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ ہادی کا یہ پہلا پروجیکٹ تھا اور اس نے بہت محنت کی تھی۔۔۔۔۔

دیکھ اتنا کے نظر ہی لگ جائے مجھکو

..... تیری نظر سے مر جانا اچھا لگتا ہے

راحم اور رازمزل کلاس کے بعد گراؤنڈ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

تبھی نمرہ نے ان کو بیٹھے دیکھا تو ان کی طرف چلی آئی

اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

رامزل کو تو غصہ ہی آگیا

اور وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگا۔

کہ تبھی نمرہ نے اسے بولا۔

"رامز۔۔۔ رکو۔ میری بات سن لو۔۔ مجھے کچھ کہنا ہے تم سے۔۔۔"

آج وہ ارادہ کر کے آئی تھی کہ رامزل کو بول دے گی۔

کہ وہ اس سے پیار کرتی ہے۔

پہلی بات۔۔۔ میرا نام رامنزل ہے۔۔۔۔۔ اندر سٹینڈ۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔ کیا کہنا ہے۔ میرے پاس فالٹو وقت "

”نہیں۔۔۔۔۔“

راحم نے بات کو بڑھنے سے روکا

اور رانزل کو لیے باہر کی طرف بڑھا۔

ہادی اور احمد شاہ گھر میں داخل ہوئے تو بہت خوش تھے۔

رودابہ بیگم نے وجہ پوچھی۔

تو انہوں نے کہا کہ وہ رات کھانے پر سب کو ایک ساتھ بتائیں گے

اور اٹھ کر کمرے میں چلے گئے

اور ان کے پیچھے رودابہ بھی کمرے میں داخل ہوئی

رامین اور تالیہ کینیٹین میں بیٹھی سمو سے انصاف کر رہی تھیں۔

جب اچانک تالیہ کو کچھ سوچھی۔

"رامی۔۔۔ تم ادھر بیٹھو۔۔۔ میں ابھی آئی۔۔۔"

"ارے۔۔۔ عالم کدھر جا رہی ہو؟؟؟؟۔۔۔"

"میں بس دو منٹ میں آئی۔۔۔"

عالم اسے بولتے ہوئے وہاں سے جن کی طرح غائب ہو گئی۔

پانچ منٹ گزرے کہ وہ دوبارہ جن کی طرح نمودار ہوئی اور ایسے بیٹھ گئی

جیسے کہیں گئی ہی نہیں۔۔۔۔

"تم کہاں گئی تھی۔۔۔ اتنی جلدی میں؟؟؟؟؟"

"کہیں نہیں۔۔۔ تم چپ کر کے کھاؤ"

ابھی دس منٹ گزرے تھے کہ رامین کو سمجھ آ گیا کہ وہ کہاں گئی تھی

راحم نے رامزل کو گھر چھوڑا اور گاڑی زن سے بھگالے گیا۔

رامزل جب گھر داخل ہوا تو اس کا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔

اس کا ماننا تھا کہ جو لڑکیاں خود کی عزت کروانا نہیں جانتیں کوئی دوسرا بھی ان کی عزت نہیں کرتا

اور ویسے بھی اسے نمرہ جیسی بولڈ لڑکیوں سے خاصی چڑ تھی۔

اسے ہمیشہ سے وہی لڑکیاں پسند تھی جو رامین کی طرح خود کو

چھپا کر رکھتی ہیں

"اسلام و علیکم بیٹا۔۔۔ کیا ہوا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی؟؟؟"

سادہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہا

"و علیکم السلام ماما۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس سر میں درد ہے تو چائے پلا دیں"

"اوکے۔۔۔ اپ روم میں جا کر فریش ہو جاؤ۔۔۔ میں لاتی ہوں۔۔۔"

وہ کچن کی طرف چلی گئیں جبکہ رامنزل اپنے روم کی طرف بڑھ گیا

ابھی تالیہ کو بیٹھے دس منٹ ہی گزرے کہ ایک لڑکا

ان کی میز کی طرف آتا دیکھائی دیا۔

اور رامن سمجھ گئی کہ تالیہ کہاں گئی تھی۔۔۔

وہ لڑکا بہت افسردہ سا ان کی طرف آتا دیکھائی دیا

اور عین حالم کے پاس آ کے رکا۔

اویٰ حمزہ۔۔۔۔۔ تمہیں کیا ہوا۔۔۔ بارہ کیوں بچے ہوئے منہ پہ۔۔۔۔۔ سب خیریت ہے۔۔۔۔۔"

"خیریت بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔"

"میری اہم فائل کسی نے چرائی ہے۔۔۔ مل ہی نہیں رہی۔۔۔"

"ارے کون اٹھائے گا۔۔۔ وہی ہوگی۔۔۔ اچھے سے دیکھو۔۔۔"

میں نے ہر جگہ دیکھ لیا۔۔۔ لیکن کہی نہیں ملی۔۔۔ اسی لیے تمہارے پاس آیا ہوں۔۔۔ کیونکہ صرف تم ہی میری مدد کر سکتی ہو

"اچھا۔۔۔ میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔ لیکن میرا کیا فائدہ۔۔۔"

"تم جو کہو گی میں وہ کروں گا۔۔۔ بس میری فائل ڈھونڈ دو۔"

"تم مجھے اس کا کلر اور کوئی نشانی بتا دو۔۔۔ بیس منٹ میں تمہاری امانت تمہارے پاس ہو گی۔۔۔"

اور واقع ہی ایسا ہی ہوا تھا گلے بیس منٹ بعد وہ حمزہ کے ہاتھ میں تھی اور اب عالم اسے اس کا وعدہ یاد دلارہی تھی۔۔۔

-:ہو اچکھ یوں کہ

سمو سے کھاتے ہوئے تالیہ کے شیطانی دماغ میں ایک خیال آیا اور وہ فوراً گلاس کی طرف بڑھی تب وہاں ایک دوستوڈنٹس تھے وہ بھی اپنی باتوں میں مشغول تھے۔

تالیہ دھیان سے گئی اور حمزہ کی فائل اٹھا کر ہانیہ کی کرسی کے پاس رکھ دی آخر اس سے بدلہ بھی تو لینا تھا۔ اب بزنس کے لیے بدلہ تو نہیں چھوڑا جاسکتا۔۔۔۔۔ کام کر کے وہ واپس آ کر بیٹھ گئی

جب حمزہ آتا دیکھائی دیا

تو راین سمجھ گئی کہ اس بار اس کی کوئی چیز ہاتھ لگی ہے

عالم نے کلاس میں جا کر سب کو چیک کیا اور پھر اسے وہ مل گئی لیکن ہانیہ کی کرسی کے پاس۔۔۔

بچاری ہانیہ

پھنس گئی حالم کے جال میں۔

اور یوں ساری کلاس نے ہانیہ کو برا بھلا کہا اور حالم نے اپنا بدلہ لے لیا
لیکن پھر اچھا بھی تو بننا تھا تو سب کو چپ کرانے لگی کہ غلطی سے گر گئی ہوگی
اور یوں اس نے اپنا بدلہ بھی لے لیا اور سب کی نظروں میں اچھی بھی بن گئی۔

ارے لگتا ہے آپ نہیں سمجھے۔۔ تالیہ حالم کی دیوانی ہے تو حالم کا بھی یہی کام تھا لوگوں کی چیز چرا کر بعد ان سے پیسے
لے کر ان کو واپس کر دینا۔

اسی طرح تالیہ بھی پورے کالج میں حالم مشہور تھی۔

کچھ بھی گم ہوتا تو سب اسی کے پاس آتے تھے

ابھی تو ٹوٹا ہوں میں۔۔۔

ابھی تو کرچیاں سمیٹنی بھی ہوں گی۔۔۔

ہاں کچھ خواب تھے میرے بھی۔۔۔

ابھی تو تعبیر پوری بھی ہوگی۔۔۔

اک آس تھی تم جو پاس تھی۔۔۔

ابھی اس آس کی آنکھیں بھی نم تو ہوں گی۔۔۔

تم نے ہی تو کہا تھا۔۔۔

شائد یاد ہو تمہیں۔۔۔

ابھی جینا سیکھا ہے تم نے بھی۔۔

ابھی ان باتوں کی سانسیں بھی ٹوٹیں گی۔۔

ہاں کچھ دنوں ہی کی تو بات ہے۔۔۔

وہ بات اب پوری بھی تو ہوگی۔۔۔

ابھی تو ٹوٹا ہوں میں۔۔۔

ابھی تو کرچیاں سمیٹنی بھی ہوگی۔۔۔۔

احمد شاہ فریش ہو کر نکلے

تو روداہ بیگم کو بیڈ پر بیٹھے کسی سوچ میں گم پایا۔

"کیا ہوا بیگم۔۔۔۔۔ کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔۔۔ کوئی پریشانی ہے"

احمد شاہ نے انہیں دیکھ کر کہا۔

کچھ نہیں۔۔۔ شاہ میں سوچ رہی تھی کہ ہادی کی اسٹیز بھی مکمل ہو گئی۔۔۔ اب تو وہ آفس بھی جاتا "

"ہے۔۔۔ ہمیں اس کی شادی کر دینی چاہیے۔۔۔ کب تک یوں اکیلا رہے گا۔۔۔

"ہادی نے کوئی بات کی آپ سے"

"نہیں۔۔۔"

"تو پھر کوئی لڑکی ہے آپ کی نظر میں۔۔۔"

"ابھی تک نہیں۔۔۔ پہلے ہادی سے پوچھوں گی کہ اسے کوئی پسند تو نہیں۔۔۔ پھر ہی ڈھونڈوں گی"

"چلیں ٹھیک ہے بیگم۔۔۔ اب ایک اچھی سی اپنے ہاتھ کی بنی چائے پلا دیں"

بس۔۔۔ ابھی لائی"

"

رودادہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں

رامزل فریش ہو کر صوفے پہ سر پکڑے بیٹھا تھا

جب سادیہ چائے لیکر روم میں آئی

"رامزل بیٹا۔ چائے۔۔۔ زیادہ درد ہو رہا تو میں دبا دوں۔۔۔"

"نہیں تھینکس ماما۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاؤ گا"

رامزل چائے پی کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

اور آنکھیں بند کر لی۔۔۔

سادہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی
اور وہ سکون محسوس کرتے ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا

رات کھانے کی ٹیبل پر رودابہ بیگم، ہادی، احمد شاہ، عرش اور تالیہ موجود تھے۔
جب رودابہ نے شاہ کو مخاطب کیا۔

"شاہ۔۔۔۔۔ اب تو بتادیں۔۔۔ کہ کیا بات بتانی تھی؟؟؟ صبح سے میں تو سوچ سوچ کر تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔"

"ارے بیگم۔۔۔۔۔ لو ابھی بتا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اپ کو ہم نے ایک پروجیکٹ کا بتایا تھا نہ"

"جی۔۔۔۔۔"

"تو بیگم بات یہ ہے کہ وہ ہمیں مل گیا ہے"

"شاہ یہ تو واقعی خوشی کی خبر ہے"

"واؤ پاپا۔۔۔۔۔ اس خوشی میں پارٹی تو بنتی ہے"

تالیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جی پاپا۔۔۔۔۔ پارٹی تو ہونی چاہیے"

عرش نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"جی ضرور بیٹا جی۔۔۔۔۔ کل اسی خوشی میں پارٹی رکھ لیتے ہیں"

"پاپا۔۔۔ میری ایک ہی دوست ہے۔۔۔ کیا میں اسے بھی بلالوں؟؟؟ پلیز زرز ز منع مت کیجیے گا۔۔۔۔۔"

تالیہ نے اصرار کیا۔

"اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے بلالینا۔۔۔۔۔"

"یا ہو۔۔۔۔۔"

تالیہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"چلو۔۔۔ اب سب چپ کر کے کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔"

اور سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اسلام و علیکم عالم کیسی ہو۔۔۔۔۔ خیریت اتنی رات کو کال کی۔۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔ سب خیریت ہے۔۔۔ تمہیں بتانا تھا کہ کل ہمارے گھر پارٹی ہے۔۔۔۔۔ اور تم بھی آ

"رہی ہو۔۔۔۔۔ اوکے"

"لیکن یار میں کیسے۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے ممانہیں مانیں گی۔۔۔۔۔"

"ان کی فکر نہیں کرو۔۔۔ میں ان سے بات کر لوں گی۔۔۔ تم بس ریڈی رہنا۔۔۔ اوکے"

"..... جو حکم۔۔۔ عالم صاحبہ"

"چلو۔۔۔ اب سو جاؤ۔۔۔ صبح ملتے ہیں کالج میں..... شب بخیر"

"مجھے۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔رامزل۔۔۔۔پکڑو۔۔۔"

اس کے ہاتھ سرخ آنچل آیا

اور وہ ہستی اسے خود سے دور جاتی دکھائی دی۔

تو وہ بے چین سا ہو گیا۔۔۔

ہے یو۔۔۔۔۔ پلیز رکو۔۔۔ کہیں مت جاؤ۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ کے نہیں"

"جاء۔۔۔۔۔رررررر کوووووو۔۔۔"

رامزل فوراً ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔ گویا اس کے دور جانے سے درد میں ہو۔

اس نے پانی پی کر خود کو ریلیکس کیا۔ ابھی بھی وہ اسی خواب کے زیر اثر تھا۔ یہ خواب اسے کافی عرصہ سے نظر آتا تھا۔

کون ہو تم۔۔۔ کب ملو گی مجھے۔۔۔ اب تو ایسا لگتا تمہیں دیکھے بغیر ہی تم سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ جلدی مل "

"جاؤ۔۔۔ اس سے پہلے میں ہمت ہار جاؤ۔۔۔۔۔ پلیزززززز

وہ خیالوں میں ہی اس لڑکی سے باتوں میں مگن تھا۔

جب فجر کی اذان سنائی دی۔

نیند تو اسے انی نہیں تھی۔۔

اس لیے وضو کر کے مسجد چلا گیا۔

وہاں سے واپس آ کر اپنی معمول کی واک پہ چلا گیا

ہادی ابھی صبح صبح نہا کر نکلا

اور آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا

جب رودادہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔

"ارے ماما۔۔۔ اپ آئیں نہ۔۔۔ میں بس آنے والا تھا۔۔۔ اپ کیوں آگئی۔۔۔"

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی"

"جی ماما۔۔۔ بولیں۔۔۔۔"

وہ بھی ان کے برابر ہی بیٹھ گیا

"ہادی بیٹا۔۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی کر دیں اب۔۔۔ کب تک اکیلے رہو گے۔۔۔"

"کیا ماما ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔۔۔ اپ ابھی سے میرے مزے ختم کر رہی ہیں"

ہادی نے منہ بنایا۔

ہادی دودی "روداہ نے گھوری سے نوازا۔"

"اگر آپ کو کوئی پسند ہے تو بتادو۔۔۔ نہیں تو میں اپنی مرضی کی ڈھونڈ لوں پھر۔۔۔۔"

"نہیں ماما۔۔۔ ایسی کوئی نہیں ہے۔۔۔ اپ اپنی مرضی سے ڈھونڈ لیں"

وہ نہیں جانتا تھا کہ آج ہی اسے اپنی بات سے بدلنا پڑے گا۔

"جیتے رہو۔۔۔۔ اچھا میں چلتی ہوں۔۔۔ اپ بھی جلدی سے آ جاؤ۔۔۔۔"

"جی۔۔۔ بس ابھی آیا"

"رامی۔۔۔۔ واپسی پہ میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔۔ انٹی سے اجازت لے کر۔۔۔ پھر اکٹھے گھر چلیں گے۔۔۔"

"لیکن۔۔۔۔ یار مجھے تیار بھی تو ہونا ہے نا۔۔۔۔"

"ارے یار۔۔۔۔ تم کپڑے رکھ لینا۔۔۔۔ میرے گھر جا کر تیار ہو لیں گے"

"اوکے۔۔۔۔ ٹھیک ہے"

"ماما۔۔۔۔ پارٹی کی ساری تیاری ہو گئی؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔ ہادی۔۔۔۔ عرش نے ساری اینجمنیٹ کرا لی ہیں۔۔۔۔ کھانا بھی گھر پہ ہی بنوا لیا۔۔۔۔"

"مما۔۔۔ تالیہ کدھر ہے۔۔۔ نظر نہیں ارہی۔۔۔"

"اسے اپنی دوست کے گھر جانا تھا کالج سے۔۔۔ اور اسے ساتھ لے کرانا ہے اس نے"

"مما آپ بھی ریڈی ہو جائیں۔۔۔ حور بھی آنے والی ہوگی۔۔۔ میں عرش کو بھی بولتا ہوں"

"اوکے۔۔۔ اپ بھی پھر ریڈی ہو جانا"

".....جی اچھا"

رودادہ بیگم کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"مما۔۔۔ ممما۔۔۔ دیکھیں تو کون آیا ہے"

"ارے۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ رامین۔۔۔ کیوں چلا رہی ہیں آپ۔۔۔"

"....اسلام و علیکم بیٹا۔۔۔ رامین یہ پیاری سے گڑیا کون ہے"

"گڑیا نہیں۔۔۔۔۔ شیطان بولیں اسے"

رامین نے دل میں کہا۔ اونچا بول کے ڈانٹ تھوڑی کھانی تھی۔

"مما۔۔۔ میں نے آپ کو بتایا تھا نا کہ کالج میں میری ایک دوست ہے تالیہ۔۔۔ ممما یہ وہی ہے"

"ماشاء اللہ۔۔۔ رامین تمہاری بہت تعریف کرتی ہے.. اتنی باتیں آپ کی ہوتی ہیں اس گھر میں"

"آپ رامین کے روم میں بیٹھو۔۔۔ میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔"

"دیکھیں تو میں کس کو لائی ہوں....HB ماما۔۔۔بابا۔۔۔حور آپی۔۔۔"

تالیہ نے اینٹر ہوتے ہی پورے گھر کو سر پر اٹھالیا تھا

"کیا ہے تالیہ۔۔ کیوں شور مچا رہی ہو"

رودابہ بیگم نے اسے گھر کا۔

"ارے پیاری ماما۔۔ دیکھیں تو میں کس کو لائی ہوں"

"ماشاء اللہ۔۔۔ راہین آئی ہے۔۔۔"

"اسلام و علیکم آنٹی۔۔۔۔۔"

"و علیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو بیٹا۔۔۔"

"الحمد للہ۔۔۔۔ میں ٹھیک"

"کیا ماما۔۔ ساری باتیں یہی کھڑے کھڑے کرنی ہیں"

"اوسوری بیٹا۔۔ اواندرائیں۔۔۔"

"پیاری تالی۔۔ یہ ڈول کون ہے"

"حور آپی۔۔۔۔۔ اپ کب آئی۔۔۔ کیسی ہیں۔۔۔ زین بھائی نہیں آئے۔۔۔ نظر نی آرہے"

تالی۔۔ حوصلہ رکھو۔۔ کیوں ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ زین، ہادی اور پاپا کے ساتھ"

"ہیں۔۔۔ وہ زرا کام سے گئے ہیں۔۔۔ اب بتاؤ یہ کون ہے؟"

میری پیاری بہنا۔۔۔ یہ میری جان ہے۔۔۔ میرا سکون ہے۔۔۔ میرے دل کا ٹکڑا۔۔۔ میرا سچا عشق۔۔۔ میرا "محبوب۔۔۔ میرا چین ہے۔۔۔ انفیکٹ میری زندگی ہے۔۔۔ میرا پہلا پیار۔۔۔ میری راتوں کی نیند۔۔۔ میرے دل دا آرام۔۔۔"

"* راین منان *

راین تو ایسے تعارف پر جھینپ گئی۔

وہی حور نے تالیہ کے ایک تھپڑ لگایا۔

"تالی۔۔۔ لگتا ہے آج کل تم بہت چیپ موویز دکھتی ہو۔"

آپی یہ میرے دل کی کیفیات ہیں۔ اپ نہیں سمجھیں گی..... یہ میری بہت پیاری فرینڈ ہے۔۔۔ میں نے اسے "پارٹی میں بلایا ہے"

"بہت پیاری اور سویٹ ہے۔۔۔ شکر تم پر نہیں گئی۔۔۔"

"ماما۔۔۔ دیکھیں نا آپنی تنگ کرتی ہیں"

"حور مت تنگ کرو۔۔۔ جاو تالیہ، راین کو لے جاؤ اپنے روم میں۔۔۔ اور ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ سب آتے ہونگے"

"او کے ماما۔۔۔۔"

اور وہ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"مما۔۔ تالی آئی نہیں ابھی تک کیا؟؟؟"

ہادی نے گھر میں داخل ہوتے کہا۔

آگئی ہے وہ۔۔۔ روم میں ریڈی ہونے گئی ہے۔۔ ساتھ اس کی دوست بھی ہے۔۔۔ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔ شاہ"

"اور زین کہاں ہیں

"بس آتے ہونگے۔۔۔ میں ریڈی ہو جاؤ۔۔۔ اتا ہوں پھر۔۔۔"

"اوکے۔۔۔ جاؤ"

"حالم۔۔۔۔۔ یہ ساتھ والا کس کا روم ہے۔۔۔ بہت پیارا ہے۔۔۔ مینے ایک نظر دیکھا تو بہت پیارا لگا۔۔۔۔۔"

کاروم ہے۔۔۔ میں نے کہا تھا نا ان کا روم بالکل تمہارے روم جیسا ہے HB وہ۔۔۔۔۔"

"کون؟"

"ارے۔۔۔ ہادی بھائی۔۔۔ اور کون۔۔۔۔۔"

"چلو۔۔۔ ریڈی ہوتے ہیں۔۔۔ سب آنے والے ہونگے۔۔۔۔۔"

دونوں کے ڈریسز کا کلر (وائٹ) سیم تھا۔۔۔ ہلکے سے میک اپ میں وہ دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔ ایسے لگ رہا تھا کہ یہ رنگ ان دونوں کے لیے ہی بنا ہے۔

"ایسا کرو رami۔۔۔ تم نیچے چلو میں آتی ہوں"

"لیکن حالم۔۔۔۔"

"لیکن۔۔۔۔۔ لیکن کچھ نہیں۔۔۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔۔۔ ماما وہی ہیں۔۔۔ میں آتی ہوں"

رامین جیسے ہی روم سے باہر نکلی تو ساتھ والے روم کو اک نظر دیکھا۔۔۔

دل تو بہت کیا کہ جا کر روم دیکھیں۔۔۔۔۔ آخر اسے وہ پسند ہی بہت آیا تھا۔۔۔

مگر پھر خود کو سرزنش کرتی سیڑیوں کی طرف بڑھی۔۔۔

ہادی کے روم کا دروازہ کھلا اور وہ باہر آیا۔۔۔

رامین اس سے پہلے کے پہلی سیڑی پر پاؤں رکھتی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہا۔۔۔

اور اس کا پاؤں پھسل گیا

اس سے پہلے کے رامین گرتی

اسے کسی کے مضبوط ہاتھوں نے تھام لیا۔

رامین، اس کی باہوں میں زور سے آنکھیں میچے تیز تیز سانس لے رہی تھی

گویا کوئی پہاڑ سر کیا ہو۔

اور وہ دو آنکھیں اسے ایسے دیکھنے میں مگن تھیں

کہ گویا اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں۔

رامین نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کے پکڑنے والے کو دیکھا

اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کا منہ بھی کھل گیا۔

لیکن سامنے والے کی گرفت ابھی بھی مضبوط تھی

رامین کی آواز سن کر تالیہ روم سے باہر آئی۔

"رامی۔۔۔ کیا ہوا۔۔ اتنی زور سے کیوں چینی تم"

"ارے کچھ نہیں۔۔۔ یہ محترمہ ابھی گرنے والی تھیں۔۔۔"

تالیہ کی آواز سن کر رامین فوراً اس گرفت سے نکلی۔

"رامی یار۔۔ دھیان کہا تھا۔۔ ابھی گر جاتی"

"ویسے تالی۔۔۔ یہ محترمہ کون ہیں"

"یہ میری فرینڈ ہے رامین۔۔۔"

"بہت پیاری ہے۔۔۔ کلر بھی سیم پہنا ہے۔۔۔ میرے ساتھ چجے گی"

دل میں سوچا

"ارے۔۔۔ کیا سوچنے لگے۔۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک۔۔۔"

"بس میں ریڈی ہوں۔۔۔ چلیں"

اور وہ تینوں سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے

"ماشاء اللہ.... بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو دونوں۔۔۔۔۔ نظر نہ لگے"

رودابہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

رامین اور تالیہ لان کی طرف بڑھی

جہاں سب انتظام کیا گیا تھا۔

اس نے رامین کو سب سے ملایا

اور پھر سب باتوں میں مشغول ہو گئے

رامین کو یہ سب لوگ بہت اچھے لگے تھے۔

اور اپنے اپنے سے بھی۔

یہاں آکر وہ بہت اچھا محسوس کر رہی تھی

"تالی۔۔۔ یار کوئی گانا ہی سنا دو۔۔۔ اب ہم بور ہو رہے ہیں۔۔۔ سو اپنی آواز کا جادو جگاؤ۔۔۔"

حور نے تالیہ کو مخاطب کیا

بلاشبہ تالیہ کی آواز بہت اچھی تھی

ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ
ان کے گھر کو ہی فنکشن ہو

اور

تالیہ سے گانے کی فرمائش نہ کی جائے

"او کے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ عرش بھاگ کے جا۔۔۔ اور گٹار اٹھالا"

رامین بھی تالیہ کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

سفید سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی پری راستہ بھول کر ادھر آگئی ہے

اتنے میں عرش بھی گٹار لے کر آگیا

اور تالیہ کو تھما دیا۔

وہ بہت اچھا گٹار بجاتی تھی۔

Dehleez pe mere dil ki
Jo rakhe hain tune kadam
Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

وہ گیارہا تھ میں لیے گانے کی دھن بجاتی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

پھر آنکھیں کھول کر سب کو دیکھ کر گانے لگی۔۔۔۔

وہ گانا تو سب کے بیچ بیٹھ کر گارہی تھی

مگر لگ ایسے رہا تھا کہ وہ خیالوں میں اپنے ہیر و پاس پہنچی ہوئی ہے۔۔۔۔

Haan seekha maine jeena jeena kaise jeena

Haan seekha maine jeena mere humdum

Na seekha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na seekha jeena tere bina humdum

سب لوگ ہی اس کے گانے کو انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

Dehleez pe merey dil ki

Jo rakhe hain tune kadam

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

وہ ہمیشہ کی طرح دل سے گارہی تھی۔۔۔۔

Haan sikha maine jeena jeena kaise jeena

Haan sikha maine jeena, mere humdum

Na sikha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na sikha jeena tere bina humdum

Sacchi si hain yeh taareefein

Dil se jo maine kari hain...

وہ لوگ نیچے بیٹھے تھے اور تالیہ کے گرد گول دائرے کی شکل میں۔۔۔

رامین بھی پوری طرح اس کی آواز کے سہر میں گم تھی۔۔۔

آخر آواز تھی ہی اتنی سحر انگیز۔۔۔۔

Sacchi si hain yeh taareefein

Dil se jo maine kari hain...

Jo tu mila to saji hain

Duniya meri humdum

O aasma mila zameen ko meri

Aadhe aadhe poore hain hum

Tere naam pe meri zindagi

Likh di mere humdum

رامین کو بار بار ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ان دو آنکھوں کے حصار میں ہے

لیکن جب نظر اٹھا کر دیکھتی تو

ایسا کچھ نہ ہوتا

"شاید میرا وہم ہو"

دل میں سوچا۔۔۔

Haan seekha maine jeena jeena, kaise jeena

Haan seekha maine jeena, mere humdum

Na seekha kabhi jeena jeena kaise jeena

Na seekha jeena tere bina humdum

آخر میں جب گانا ختم ہوا تو رامین نے نظریں اٹھائی

تو اس کی نظریں ان دو آنکھوں سے ٹھکرا دی۔

ان میں کچھ ایسا تھا کہ

وہ دوبارہ نظر جھکا گئی۔

"زبردست تالیہ۔۔۔۔۔"

سب نے تالیاں بجا کر اسے داد دی۔

"یار تالی۔۔۔ لیٹ ہو گیا کافی۔۔۔ اب مجھے چھوڑ آؤ۔۔۔ ماما راہ دیکھ رہی ہو گی"

سوری جان۔۔۔ مجھے دھیان نہیں رہا۔۔۔ تم اپنا بیگ کے کر آؤ میں"

HB

"کو کہتی ہوں

"پیاری لگ رہی ہیں آپ رامین۔۔۔ دوبارہ آئیے گا۔ ہمیں انتظار رہے گا۔۔۔"

وہ دو آنکھیں اس سے مخاطب تھیں۔

رامین تو دنگ رہ گئی اس کی بات سن کر۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی۔ تالیہ کی آواز پہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

رامین اور تالیہ کے ایگز امز ہونے والے تھے

تو آج کل وہ ساری مستی چھوڑ کر

پڑھنے میں مگن تھیں۔

ساتھ ساتھ فیرویل کی تیاریاں بھی شروع ہو گئی تھی

"رامی۔۔۔۔۔ تو نے بتایا نہیں۔۔۔۔۔ کہ ہمارے گھر آکر کیسا لگا تمہیں؟؟؟؟"

مجھے سچ میں بہت مزہ آیا۔۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں لگا کہ پہلی دفعہ "

گئی تھی۔۔۔۔۔ انفیٹ سب بہت اچھے ہیں۔۔۔۔۔ روداہ انٹی۔۔۔۔۔ انکل۔۔۔۔۔ زین بھائی۔۔۔۔۔ حور اپی۔۔۔۔۔ عرش

۔۔۔۔۔ اور

رامین کی آنکھوں کے سامنے اس کا چہرہ آیا۔

"اور کے آگے بھی تو بول نا۔۔۔۔۔"

"اور میری پیاری حالم۔۔۔۔۔ سب سے اچھی ہے۔۔۔۔۔"

کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ میں نے آپ سے اس دن شادی کی بات کی تھی نا۔۔۔ تو آپ کو دیکھنے کے لیے ارج شاہ کے "دوست کی فیملی آرہی ہے۔۔۔ تو آپ آفس سے جلدی اجائیے گا۔۔۔۔۔"

یہ سن کر ہادی بچا را پریشان ہو گیا۔

"لیکن ماما۔۔۔۔۔"

لیکن۔۔۔ کیا ہادی۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ اپ نے ہی تو کہا تھا۔۔۔ کہ ہم اپنی مرضی سے ڈھونڈ لیں۔۔۔ تو اب کیا ہوا۔۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔۔ چھوڑیں یہ بتائیں۔۔۔ اپ کو وہ تالی کی دوست۔۔۔ کیا نام تھا اسکا۔۔۔"

"رامین۔۔۔۔۔"

"جی۔۔۔۔۔ رامین وہ کیسی لگی؟؟؟؟؟"

"اوووو۔۔۔ تو یہ بات ہے بیٹا جی۔۔۔۔۔ جناب ایک ہی دن میں عشق فرمالیا اس سے۔۔۔۔۔" ہادی جھینپ گیا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ ماما بس وہ اچھی لگی مجھے"

"ماشاء اللہ بہت ہی پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔ میں تالی سے اور شاہ سے بات کرو گی۔۔۔"

"تھینک یو۔۔۔ ماما"

"خوش رہو ہمیشہ۔۔۔۔۔"

"جلدی سے آجاؤ۔۔۔ شاہ انتظار کر رہے ہونگے"

"جی بس آیا۔۔۔"

ہادی خیالوں میں رامین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب روداہ کی آواز پہ چونکا۔

"رامی۔۔۔۔۔ ڈارلنگ یہ بتاؤ۔۔۔ تم نے فیرویل کے لیے ڈریس لے لیا"

"نہیں یار۔۔۔ ابھی کہاں۔۔۔"

یار۔۔۔۔۔ رامی میں سوچ رہی تھی کہ۔۔۔ ہم دونوں ایک جیسے ڈریسز بنواتے ہیں اور۔۔۔ وہ بھی تمہارے فیوریٹ
".... کلر کے"

"واؤ۔۔۔۔۔ حالم یہ سچ میں بہت اچھا آئیڈیا ہے۔۔۔۔۔"

"چلو۔۔۔۔۔ پھر ڈن ہو گیا"

"اچھا حالم۔۔۔۔۔ تم اس بار پارٹی میں پر فارم کرو گی"

افکورس۔۔۔۔۔ یار یہ بھی پوچھنے والی بات ہے بھلا۔۔۔۔۔ ویسے بھی ہماری لاسٹ پارٹی ہے۔۔۔۔۔ اور اس بار بھی ایوارڈ
"مجھے ہی لینا ہے"

حالم چونکہ بہت اچھا گاتی تھی۔۔۔ اس لیے وہ ہر پارٹی میں پر فارم کرتی تھی۔۔۔ چاہے وہ سکول میں ہو یا پھر کالج میں
بلاشبہ رامین کی آواز بھی بہت اچھی تھی

"چیز پریشان کر رہی

"ارے بیگم آپ پریشان نہ ہو۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ بس آپ پاس بیٹھی رہیں"

منان صاحب نے اپنا سر اٹھا کر ان کی گود میں رکھ دیا۔ اور وہ آہستہ آہستہ ان میں انگلیاں چلانے لگی۔

"ویسے منان میں رازمزل کو لے کر بہت فکر مند ہوں"

"کیوں۔۔۔۔۔ اب کیا کیا ہے۔۔ راج دلارے نے"

اس نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ لیکن کب تک وہ یوں رہے گا۔۔۔ پرانی باتوں کو یاد کر کے خود کو تکلیف دیتا" رہے گا۔۔۔ اسے دیکھ کر لگتا ہے۔۔۔۔۔ جیسے وہ ہنسنا بھول ہی گیا ہے۔۔۔۔۔ اب تو اس کی زندگی میں سدھار آجانا چاہیے تھا

سادہ بیگم آپ پریشان نہ ہو۔۔۔ وہ بچہ تھوڑی ہے۔۔ اپنا برا بھلا جانتا ہے۔۔۔ جب اس کی زندگی میں کوئی"

"آئے گی۔۔۔ تو وہ سب بھول جائے گا۔۔۔۔۔ اپ بس دعا کیا کریں

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔۔ امین"

"ویسے میں کیا سوچ رہا تھا؟؟؟؟؟"

"کیا۔۔۔۔۔"

سادہ بیگم نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔

"ہم رازمزل کو ایک اور طرح سے بھی خوش کر سکتے ہیں"

"جی ضرور۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے میں تالیہ سے بھی بات کروں گی"

رامین کیسی ہے۔۔۔ مطلب اس کا بی بیوانداز کیسا ہے؟؟؟ کیا تم اس کی فیملی سے ملی وہ کیسی ہے۔۔۔۔۔ کتنے " بہن بھائی ہیں۔۔ اس کے پیپا کیا کرتے ہیں

ارے ماں۔۔ کیا ہو گیا۔۔ حوصلہ رکھو۔۔ اپ تو نان اسٹاپ بس کی طرح ایک دم سے شروع ہو گئی۔۔ بچی کی "جان لے گی کیا

"تالی۔۔۔ میں تمہارے ایک لگاؤ گی۔۔۔ جتنا یو چھا ہے۔۔۔ اتنا جواب دو۔۔۔"

"نہ نہ۔۔۔ مارنے والا ظلم نہیں کرنا۔۔۔ ورنہ یہ معاشرہ آپ کو ظالم ماں کے خطاب سے نوازا دے گا۔۔۔"

"تا لیسیمیدپی۔۔۔ بتاتی ہو یا اٹھاؤ جو تا۔۔۔ ویسے بھی اس کے بغیر تمہیں سمجھ کہاں آتی ہے"

نہیں لں لں لں لں۔۔۔ جو تا نہیں۔۔۔ میں بتاتی ہوں۔۔۔ جی میں گئی تھی اس کے گھر۔۔۔ اس کی ماما سے " ملی ہوں۔۔۔ وہ بہت اچھی ہیں۔۔۔ پایا بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔ ایک بھائی ہیں۔۔۔ جو یونی میں پڑھتا ہے۔۔۔ اور منان " انکل کا اپنا بزنس ہے۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔"

"..... ویسے آپ اتنی پوچھ گچھ کیوں کر رہی ہیں۔۔ مجھے آپ کے ارادے نیک نہیں لگ رہے"

شٹ اپ تالیہ شاہ۔۔۔۔۔ ہم نے ہادی کے لیے رامین کو پسند کیا ہے۔۔۔ اس لیے پوچھ رہی ہوں۔۔ اور ہادی "کو بھی رامین پسند ہے"

"کیسی سیسیا ماما۔۔۔ اپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔ وائو رامی میری بھابھی بنے گی۔۔۔ یاہو۔۔۔"

"تالی آہستہ بولو۔۔۔ اب آپ بتاو۔۔۔ کب چلیں ان کے گھر رشتہ لینے۔۔۔"

"جب آپ کہیں گی۔۔۔ ہم چلے جائیں گے۔۔۔ میں حور آپ کو بھی بتا کے آئی"
اور تالی کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔

"توبہ۔۔۔ اس لڑکی میں کب دماغ آئے گا۔۔۔"

"بھئی بھئی بھئی حور آپ۔۔۔ میرے پاس ایک گڈ نیوز ہے"

اے لڑکی۔۔۔ نہ سلام نہ دعا۔۔۔ حد ہے۔۔۔ کونسی گڈ نیوز۔۔۔ کیا تم نے دماغ کا استعمال شروع کر دیا۔۔۔ یہ تو"
"سچ میں اچھی خبر ہے۔۔۔ لیکن یہ معجزہ ہوا کیسے۔۔۔ کب۔۔۔ کیوں۔۔۔ کہا
"ا۔۔۔ بھئی بھئی بھئی۔۔۔ کیا ہے۔۔۔ جائیں میں نہیں بتا رہی آپ کو"

تالی نے منہ بنایا۔

"اچھا سوری۔۔۔ ڈرامے نہ کر۔۔۔ اور بتاؤ۔۔۔ کیا نیوز ہے۔۔۔"

"ہادی بھائی کے لیے لڑکی پسند کر لی ممالوگوں نے۔۔۔ ہم اب رشتہ لے کر جائیں گے۔۔۔"

"واہ۔۔۔۔۔ تالی یہ تو سچ میں اچھی خبر ہے۔۔۔ لڑکی کون ہے ویسے"

"ون اینڈ اونٹی۔۔۔۔۔ راین منان"

سچ تالی۔۔۔ مجھے بھی وہ ہادی کے لیے بھت اچھی لگی تھی۔۔۔ اچھا۔۔۔ لگتا زین اگیے۔۔۔ بعد میں بات کرتی"
"ہوں۔۔۔۔۔ اللہ حافظ"

"او کے۔۔ اللہ حافظ"

تالی من ہی من میں ان دونوں کو سوچ کر خوش ہو رہی تھی

ایک ہفتے بعد ان لوگوں کی پارٹی تھی

تو آج کل ان کا زیادہ وقت پڑھائی یا پریکٹس میں گزر جاتا ہے

دونوں کے پاس سانس لینے تک کا بھی ٹائم نہ تھا

پیرز سے ہفتہ پہلے پارٹی رکھ گئی تھی

آج وہ دونوں مارکیٹ آئی تھیں شوپنگ کرنے

لیکن مجال ہے جو تالی کو کوئی ڈریسز پسند آجائے۔۔۔۔

کوئی پچاس کے لگ بھگ دکانیں وہ پھر چکی تھیں

بلا آخر ایک دکان پر اسے ڈریسز پسند آ ہی گیا

وہ آف وائٹ کلر کا میکسی ٹائپ فرائک تھا

جس پر پیچ کلر کی ہلکی ہلکی ایمبرائیڈری تھی

دونوں کو ہی وہ ڈریس پسند آیا تھا۔ دونوں نے ہی سیم پہننا تھا۔

اس کے ساتھ میچنگ لائٹ سی جیولری اور ہیلز سے لے کے وہ دونوں اب کیفے میں پیٹ پوجا کر رہی تھی۔

"رامی ڈارلنگ۔۔۔ تم سے ایک بات پوچھوں"

"حالم کو کب سے اجازت لینی پڑ گئی۔۔۔ لگتا کوئی اہم بات ہے۔۔۔ اوکے۔۔۔ پوچھو"

"کیسے لگے۔۔۔ میرا مطلب تم اس دن گھر آئی تو تم نے سب کے بارے میں بات کی HB رami۔۔۔ تمہیں"

"۔۔۔ لیکن انکے بارے میں نہیں بتایا"

"ایسی بات نہیں۔۔۔ شاید میرے دماغ سے نکل گیا ہو۔۔۔ بہت اچھے ہیں وہ بھی"

"اہم۔۔۔۔۔ اہم۔۔۔ تو یہ بات ہے"

"تالی۔۔۔ فضول نہ بولنا کچھ بھی۔۔۔ ورنہ میں ناراض ہو جانا"

"اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ نہیں بولتی کچھ۔۔۔ بس تو ناراض نہ ہوئی۔۔۔"

"اٹھو۔۔۔ اب ساری رات یہی بیٹھے رہنا کیا"

"ہاں چلو۔۔۔ اج تو لیٹ ہو گیا"

اللہ اللہ کر کے تالیہ لوگوں کی پارٹی بھی آگئی۔۔۔

دونوں میکسی میں کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی

ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی حورِ راستہ بھول کر ادھر آگئی ہے

ایسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ڈریس انہی کے لیے بناتھا۔

روداہ بیگم، اور سادیہ بیگم نے نظر اتار کے ان کو کالج بیجا تھا

آخر دونوں لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

کالج میں بھی سب نے ان کی بہت تعریف کی

ان دونوں سے کسی کی بھی نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھی

خاص کر حمزہ کی جو کہ رامین کو پسند کرتا تھا

ہانیہ یہ دیکھ کر اندر ہی اندر جل رہی تھی

پارٹی میں چونکہ دونوں کی پرفارمنس بھی تھی

اس لیے وہ جلدی اگئی تھی کیونکہ پریکٹس بھی تو کرنی تھی

حالم نے تو چار چاند لگائے ہوئے تھے

اس کی ہر پرفارمنس کے بعد ہوٹنگ عروج پر تھی

آخری پرفارمنس میں پہلے تالی اور پھر ان دونوں کی پرفارمنس تھی

جب تالیوں کی گونج میں اسے اسٹیج پر بلایا گیا تو ایسے لگ رہا تھا کہ کوئی شہزادی چل رہی ہے

سب ہی جانتے تھے کہ وہ بہت اچھا لگتی ہے

اس لیے اس کی پرفارمنس کے لیے پورا کالج ہی ایکسائٹڈ تھا

ابھی اس نے مائیک سنبھالا تھا کہ پورا حال تالیوں اور ہوٹنگ سے گونج اٹھا

وہی راتیں نے اسے گڈ لک کا اشارہ کیا۔

اس کی سحر انگیز آواز ہال میں گونجی۔



You are the light.....you r the Night...

You are the color of my blood...

You are Cure...you are the pain...

You are the only thing...I wanna touch...

Never knew that..it could mean....

So much.....so much❤

ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ تالیہ نہیں بلکہ

Ellie Goldie

گارہی ہے

سب ہی اسے بہت انجوائے کر رہے تھے

You are the fear...I don't care..

Cause I have never been so high...

Follow me...to the dark...

Let me take you past our satellite....

You can see the world...you bought..

To life ...to life♥

جیسے ہی تالی نے گانا ختم کیا پورا حال تالیوں اور ہوٹنگ سے گونج اٹھا۔۔۔ جس میں رامین اور ہانیہ بھی شامل تھیں۔

اس کے بعد اس پر فار مینس کی باری تھی

جس کا سب کو شدت سے انتظار تھا۔ وہ ہے رامین اور تالیہ کی پر فار مینس۔۔۔

جب رامین کو اسٹیج پہ بلایا گیا تو تالیہ کسی شہزادے کی طرح اس کی باہوں میں بانہیں ڈال کر اسے اسٹیج تک لائی

تو سب نے ہوٹنگ کے ذریعے اس کا بھرپور ساتھ دیا

جبکہ رامین تو سب دیکھ کر جھینپ گئی۔۔۔

دونوں کو مائیک دے دیا گیا

اور وہ اپنی آواز کا جادو بکھیرنے کے لیے تیار تھیں۔

جیسے ہی گانا اسٹارٹ کیا پورا حال حیران رہ گیا

دونوں کی آواز ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی

Phli nzar ny kesa jadoo KR dea...

Tera bn betha Hy Mera jiya...

Jany Kya hoga ,Kya hoga Kya pata...

Is pal ko mil k aa jee ly zra...

ان دونوں نے ایک میش اپ تیار کیا تھا۔۔۔ اب رامین کی باری تھی۔

Bas tera sath ho
Chahy Jo bat hu
Tery khny sy
KR Jain gyn
Hm snwar Jain gyn

تالیہ نے بھرپور ساتھ دیا۔

Hm tery bin ab rh nhi skty
Tery bina Kya wajood Mera
Tujh sy juda agr ho Jain gyn
Tu khud sy hi ho Jain gyn juda
Q k tum hi ho
Ab tum hi ho
Zindgi ab tum hi hooooo
Chain b
Mera drd b
Meri aashqi
Ab tm hi hooooo

راہین کو نساکم تھی۔

Jaag bhul jaey mujhy
Tm nhi boolna

Tery sang jeena Mera

Tera sang dhlna

Sachi chahton ka hota

Koi mool na

Tery bin

Tery bin nae lgda

Dill Mera dholna

تالیہ نے حسب برابر کرنا چاہا

Choo Lia tuny lfz aankhon ko

Mantyn pori tmsy hi

Tu mily jhan

Mera jhan Hy whan

Ronkain sari tmsy hi 😊

"اور آخر میں یہ سونگ ہمارے فیلوز اور پورے کالج اور عالم فینز کے لیے۔"

Rhy na rhy yeh jeewan kbhi

Bni yeh rhy dosti....

Hy Teri ksm O yara mery

Juda hum na hongy kbhi...

Hmesha rhy,tu sathi Mera

Yeh bndhan rhy Yu sadaaa...

Ye takat Teri,yeh quwat Teri

Brhy Hy Meri yh duaana

O mery Yar,tu Mera pyaar

Sada rhy tu salamt...

Teri Meri yeh dosti

Yunhi rhy taqyamat....

اور پورا کالج تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔۔۔ پورے پانچ منٹ تک تسکین بجتی رہیں

کچھ لوگ اداس بھی تھے کہ اب وہ جدا ہو رہے ہیں

وہی ان کے چہروں پر آگے بڑھنے کی خوشی بھی تھی۔

ادھا کالج تو تالیہ اور رامین کے لیے اداس تھا۔۔۔ کہ اب شاید ہی ان سے ملاقات ہو کبھی۔

اور یوں کالج کے دو سال آنکھوں میں خوشی اور اداسی کے آنسوؤں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچے۔

کون جانے اس کے بعد کوئی ملتا بھی یا نہیں۔۔۔

ملنے کا دعویٰ تو سبھی کرتے ہیں

پارٹی ختم ہوئے ہفتہ ہو گیا تھا

اور آج سے ان کے ایگزامز شروع تھے

جو کہ اپنی شہزادی کے لیے کسی عذاب سے کم نہ تھے

پورے دو ہفتے پڑھنے اور پیپر دینے میں گزر گئے

اور بلا آخر جان چھوٹ گئی

آج کل وہ دونوں فری تھی۔۔

تالیہ کو کھانے اور سونے کے علاوہ کوئی اور کام نہ تھا

تبھی اس نے روداہ بیگم سے ہادی کا رشتہ لے کے جانے کی بات کی

رامین اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی

اس کے علاوہ سب کو پتا تھا کہ تالیہ لوگ کیوں آرہے ہیں۔

رامین اپنا روم سیٹ کر رہی تھی

جب سادیہ بیگم روم میں آئی

"رامین بیٹا۔۔۔ آپ کو بتایا تھا کہ کچھ مہمان آرہے ہیں تو اس حساب سے آپ تیار ہو جانا اور یہ ڈریس پہن لینا۔"

"اوکے۔۔۔ ممالیکن آپ نے بتایا نہیں کہ کون لوگ آرہے ہیں"

رامی۔۔۔ یہ آپ کے لیے سرپرائز ہے۔۔۔ آپ ان کو دیکھ کر بہت خوش ہو گئی۔۔۔ جلدی سے ریڈی ہو"

"جائیں۔۔۔ میں کھانے کا انتظام دیکھ لوں"

"اوکے۔۔۔ ممالیکن"

اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگایا

"خوش رہو ہمیشہ"

سادہ بیگم اور منان صاحب نے ان کا بہت اچھا ویلکم کیا
لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ پہلی بار ان کے گھر آئیں ہیں۔

ان کو ہادی بہت اچھا لگا تھا
تالی کب سے رامین کا انتظار کر رہی تھی
آخر اسے پوچھنا پڑا۔

"آئی۔۔۔ رامی نظر نہیں آ رہی۔۔۔ وہ کہاں ہے"

"روم میں تیار ہو رہی ہو گی۔۔۔ میں بلا کے لاتی ہوں۔۔۔"

"آپ رہنے دیں۔۔۔ میں لے آتی ہوں"

وہ اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

ہادی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھی تالی کے ساتھ چلا جائے

تالی نے دروازے پر دستک دی۔

"کم انگ"

"رامی کی بچی۔۔ تو نے باہر آنا ہے یا نہیں"

تالیہ تو گویا غصے سے پھٹ پڑی۔ جبکہ رامین کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ تالی یہاں کیسے

"تالیسیسیسیسی۔۔۔ یار تو کب آئی۔۔۔ مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔ سچی میں تمہیں بہت مس کر رہی تھی"

رامین نے اسے کس کے گلے لگایا

"بس اسی لیے تمہیں ہمیشہ کے لیے ساتھ لے جانے آئے ہیں"

"کیا مطلب"

رامین کنفیوز ہو گئی اس کی بات سن کر۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ نیچے چل۔۔۔ سب ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔ ماما، پاپا بھی آئیں ہیں۔۔۔ اور تمہارے لیے ایک سرپرائز"

"بھی ہے۔۔۔ جلدی چلو"

تالیہ، رامین کو لے کر لاونج کی طرف بڑھی۔۔۔ جہاں سب بیٹھے تھے

ابھی وہ لاونج میں داخل ہوئی کہ وہاں بیٹھے ہادی کو دیکھ کر گویا شذر رہ گئی

"یہ کیوں آئے ہیں بھلا"

دل میں سوچا۔

"آؤ آؤ رامین بیٹا۔۔۔ ہمارے پاس بیٹھو"

رودابہ بیگم نے اسے اپنے پاس بلایا تو رامی خاموشی سے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

ہمیں تو راین شروع سے ہی بہت پسند ہے اپنے ہادی کے لیے۔۔۔ ہمیں تو بس آپ لوگ اب نکاح کی تاریخ "دے دیں۔۔۔ رخصتی تو راین اور تالیہ کی گریجویشن کمپلیٹ ہونے کے بعد ہی کریں گے رواداہ بیگم نے جواب دیا۔

سادہ بیگم نے ان کی اس بات پر منان صاحب کی طرف دیکھا۔

"بہن۔۔۔ جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔۔"

"ایسا کرتے ہیں کہ اگلے ماہ کی چودہ کو نکاح رکھ لیتے ہیں۔۔۔ ویلنٹائن ڈے پر۔۔۔"

اس سے پہلے کہ کوئی بولتا۔۔۔ تالی بول اٹھی۔ سب کو یہ تجویز اچھی لگی۔

"اوکے۔۔۔ اگلے ماہ کی چودہ دن ہو گئی۔۔۔"

تالیہ نے جواب دیا اور راین کو کس کے گلے لگایا۔۔۔ وہ آج بہت خوش تھی۔

ہادی نے ایک نظر دشمن جاں کو دیکھا تو نظر پلٹنا بھول گئی۔۔۔ وہ ہلکے پیلے رنگ کی فراک میں دوپٹہ سر پر جمائے۔۔۔ ہونٹوں پر نیچرل کہ اسٹک لگایے تالیہ کے ساتھ بیٹھی کسی اسپر اسے کم نہیں لگ رہی تھی۔

راین نے جب خود پر کسی کی نظر محسوس کی تو ہادی کو خود کو دیکھتا پایا۔۔۔ ان نظروں میں کیا کیا نہیں تھا۔

راین زیادہ دیر دیکھ نہ پائی اور نظر جھکا گئی۔ ہادی اس کی اس حرکت پر مسکراہ دیا۔

کسی خوش نگاہ سی آنکھ نے یہ کمال مجھ پہ کرم کیا

میری لوحِ جاں پہ رقم کیا

وہ جو ایک چاند سا حرف تھا، وہ جو ایک شام سا نام تھا

وہ جو ایک پھول سی بات پھرتی تھی در بدر

اُسے گلستاں کا پتہ دیا

میرا دل کہ شہرِ ملال تھا اُس روشنی میں بسا دیا

میری آنکھ اور میرے خواب کو کسی ایک پل میں بہم کیا

میرے آئینوں پہ جو گرد تھی ماہ و سال کی وہ

اُتر گئی

وہ جو دھند تھی میرے چار سو وہ بکھر گئی

سبھی روپِ عکسِ جمال کے

سبھی خوابِ شام وصال کے

جو غبارِ وقت میں سر بسر تھے اُٹے ہوئے

وہ چمک اُٹھے

وہ جو پھولِ راہ کی دھول تھے

وہ مہک اُٹھے

لیے سات رنگِ بہار کے

چلا میں جو سنگ بہار کے

کسی دست شعبدہ ساز نے

میرے نام پر میرے واسطے

میری بے گھری کو پناہ دی

میری جستجو کو نشاں دیا

جو یقین سے بھی حسین ہے مجھے

ایک ایسا گماں دیا

وہ جو ریزہ ریزہ وجود تھا

اُسے اک نظر میں بہم کیا

کسی خوش نگہ سی آنکھ نے

یہ کمال مجھ پہ کرم کیا

♥ امجد اسلام امجد

" اور امی۔۔۔ تمہارے روم میں چلیں "

تالی اور رامی وہاں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ ہادی کی نظروں نے روم تک اس کا پیچھا کیا

"بھی نظر نہیں آیا اور اس بار بھی نہیں

افحالم یار۔۔۔ کیسی باتیں کرتی ہو۔۔ وہ میرا بھائی ہے تو ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔۔ وہ اصل میں وہ بہت " ریزرو نیچر کے ہیں۔۔ بس اسی لیے۔۔ اب تو وہ اپنی کانفرنس کے سلسلے میں گئے ہوئے۔۔ ورنہ میں ضرور "ملواتی۔۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔"

".....رامی۔۔۔ نیکسٹ کیا سوچا ہے۔۔ کہاں ایڈمیشن لینا ہے۔۔ کیا کرنا ہے آگے"

تالیہ نے پوچھا۔

یار تالی۔۔۔ تمہیں پتا تو ہے۔۔ کہ میں وہی ایڈمیشن لوں گی۔۔ جہاں بھائی پڑھتے ہیں۔۔ اور پلینز پلینز تم بھی وہی " لینا۔۔ ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گی۔۔ میں نے تو ڈرامہنگ میں کرنا۔۔ تم بتاؤ۔۔۔۔۔"

رامین نے تالیہ سے پوچھا۔

میں تم سے الگ نہیں ہوں۔۔ جہاں تم، وہاں میں۔۔۔ لیکن اب شاید تمہاری ناراضگی والا بہانہ کام نہ کرے "۔۔ کیونکہ ہم نے تمہیں ایک عدد منانے والا جو دے دیا ہے۔۔۔ وہ تمہیں ناراض نی کرے گا۔۔ میری "جان۔۔۔۔۔"

تالیہ نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔ تو رامین اس کی بات سے جھینپ گئی۔۔ اور تالیہ کے کندھے پر اک مکا جھڑا۔۔۔۔۔

اف۔۔۔ ظالم۔۔۔ مار دیا مجھ معصوم کو۔۔ شرم نہیں آتی۔۔ گھر پہ ماما اور یہاں تم۔۔ مجھے لگتا تم بہت ظالم "بھابھی بنو گی۔۔ بچا رامیرا بھائی اس کا کیا حال کرو گی۔۔۔۔۔"

"حالم کی بچی۔۔ میں تمہارا حلیہ بگاڑ دوں گی۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ عالم جواب دیتی نیچے سے سادیہ بیگم کی آواز آئی جو کہ ان کو نیچے بلارہی تھیں۔

"تم سے میں بعد میں پوچھوں گی۔۔ ابھی کے لیے نیچے چلتے ہیں۔۔۔ ماما بلارہی"

وہ دونوں سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئیں۔

آنٹی انکل۔۔۔ کیا میں پانچ منٹ کے لیے رامین سے بات کر سکتا۔۔ اگر"

"آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔۔"

رامین کی طرف دیکھتے ہوئے ہادی نے منان اور سادیہ بیگم سے پوچھا۔

"بیٹا۔۔ اجازت کی کیا ضرورت ہے۔۔ آپ کی امانت ہے اب۔۔ جاو رامین بیٹا۔۔ باہر لان میں لے جاؤ ہادی کو"

رامین اور ہادی لان کی طرف بڑھے۔

"اسلام و علیکم۔۔۔۔ رامین۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔"

وہ دونوں لان میں ٹہل رہے تھے جب ہادی نے بات کا آغاز کیا۔

"و علیکم السلام۔۔۔۔ جی۔۔ الحمد للہ میں ٹھیک۔۔۔۔"

رامین اس کی موجودگی میں نروس ہو رہی تھی۔

"ارے مجھ سے بھی تو پوچھ لیں۔۔۔ کہ میں کیسا ہوں۔۔ آخر میں بھی انسان ہوں۔۔ بیمار پڑ سکتا ہوں۔۔"

ہادی نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا۔

"سو سوری۔۔۔ آپ کیسے ہیں"

"جی میں ٹھیک ہوں۔۔ اب اور زیادہ اچھا ہو گیا ہوں۔۔ ڈرے نہیں میں کھا نہیں جاؤں گا"

ہادی نے اسے پیار سے ڈپٹا۔

"مجھے بس آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔۔ آپ سچ بتائیں۔۔ آپ اس رشتے سے خوش ہیں نہ"

"جی۔۔۔۔"

رامین نے یک لفظی جواب دیا۔

ہادی تو اس کا جواب سن کر اندر تک سرشار ہو گیا۔

ابھی وہ کچھ اور بولتا کہ تالی آتی دکھائی دی۔ تو ہادی نے خاموش رہنے میں عافیت جانی۔

"مستقبل کے میاں بیوی۔۔ آپ کا ڈیٹ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔۔ باقی شادی کے بعد۔۔"

جہاں ہادی نے اسے گھورا وہی رامین نے اس ڈرامے باز کے ایک

چپٹ لگائی۔۔ اور وہ تینوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔

"اچھا بہن۔۔ اب ہمیں اجازت دیں۔۔ ہم بہت جلد اپنی بیٹی کو لینے آئیں گے۔"

رودابہ بیگم نے کہا۔

"جی ضرور۔۔ آپ کا ہی گھر ہے۔۔ جب بھی دل کرے آئیں۔۔"

سادہ بیگم نے روداہ بیگم کے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"اللہ حافظ"

ان کے جانے کے بعد رامین نے منان اور سادیہ کو کس کے گلے لگایا۔

رامنزل بھی اسلام آباد سے واپس آگیا تھا۔ کیونکہ کل سے اس کی کلاسز سٹارٹ ہو رہی تھیں۔۔۔ اور نیو کمرز بھی آنے والے تھے۔

آج وہ صبح ہی صبح بغیر ناشتہ کیے نکل گیا تھا۔ کیونکہ راحم نے باہر ہارن پہ ہاتھ رکھ کر پورا روڈ سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔

رامین اور تالیہ نے پلین کے مطابق ایک ہی یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ آج یونیورسٹی میں ان کا پہلا دن تھا۔ اس لیے وہ ہر گزلیٹ

نہیں ہونا چاہتی تھی۔ اس لیے صبح صبح تیار ہو کر ناشتہ کر کے وہ نکل گئی۔۔۔ کیونکہ اسے رامین کو پک کرنا تھا۔۔۔ وہی پہ پورا گھر حیران تھا کہ تالیہ اور جلدی اٹھ جائے۔۔۔ لیکن ان کو کون بتاتا کہ یہ اہتمام صرف آج کے لیے ہے بس۔۔۔

دونوں یونیورسٹی کے گیٹ پہ اتر کے جلدی جلدی اندر داخل ہوئی

مبادا ان کو دیر ہی نہ ہو جائے۔۔۔ دونوں نے بلیو شرٹ جو کہ گھٹنوں تک تھی، کے ساتھ جینز پہنی ہوئی تھی اور ساتھ میں حجاب لیا ہوا تھا۔۔۔ دونوں ہی جڑواں لگ رہی تھی

"ہائے تالی۔۔ اتنے پیارے لڑکے کو اتنا سنا دیا۔۔۔ تیرا بھی کوئی حال نہیں"
تالیہ نے خود کو دل میں کو سا۔۔۔

رامزل تن فن کرتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

"او۔۔۔۔۔ تجھے کیا ہوا۔۔۔ خراب کدو جیسا منہ کیوں بنایا ہوا۔۔۔ تو تو پرنسپل کے پاس گیا۔۔۔ ماروا تو نہیں کھا کے آیا"
راحم نے رامزل کو غصہ میں کلاس میں آتے دیکھ بولا۔

"راحم کے بچے۔۔۔۔۔ چپ ہو جا۔۔۔۔۔ ورنہ میں تیرے دانت توڑ دوں گا۔۔۔ میں پہلے ہی بہت غصہ میں ہوں"
رامزل نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا جیسے ان کے نیچے تالیہ ہو۔

یاررررررر۔۔۔۔۔ کتنی بار کہا ہے بچے یاد نہ کروایا کر۔۔۔ میرا دل خون کے آنسو روتا ہے ان کو سوچ کر۔۔۔ پتا نہیں"
"ان کی ماما کہاں ہے۔۔۔ جسے ان کو دنیا میں لانے کا خیال ہی نہیں۔

راحم بچا رہ تو گویا ٹرپ اٹھا تھا۔

میں نے تجھے کلاس سے باہر پھینک دینا۔۔۔ منہ بند کر۔۔۔ پہلے وہ جاہل لڑکی۔۔۔ اور اب تم۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیسے"
"کیسے جاہل یہاں پڑھ رہے

اووووووو۔۔۔۔۔ تو کسی حسینہ کا چکر ہے۔۔۔۔۔ تبھی میں کہوں۔۔۔ مجھ معصوم پہ کیوں چڑھ رہے جناب۔۔۔۔۔ مجھے"
"بھی بتا کیا کہہ دیا بچاری نے تجھے

تالیہ نے جوش میں رامین کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

تالی مجھے تو پہلے ہی تیری ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگتی تھی۔۔۔۔۔ تجھے اپنا چیک اپ کروانا چاہیے۔۔۔۔۔ اور اوپر سے "تمہیں کچھ کچھ بھی ہو رہا ہے۔۔۔ تالی کہیں تم مرنے والی تو نہیں ہو گئی۔۔۔ یار میں اکیلی کیسے رہوں گی۔۔۔۔۔"

رامین تو بچاری اس کی باتیں سن کر رو پڑی۔۔۔ جبکہ تالیہ کا دل چاہا اس کی بات پر اپنا سر پھاڑ لے اپنے زندہ ہونے پر افسوس ہونے لگا۔

رامین آج تو مجھے بتا ہی دے۔۔۔ کہ تو پاگل ہے یا پھر مجھے پاگل کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔ جب دیکھو مجھے مارتی رہتی "ہو۔۔۔ میری دوست ہو یاد دشمن

تالیہ تو گویا اگلا پچھلا حساب پورا کرنے پر تل گئی تھی۔

"..... اچھا نا سوری حالم۔۔۔۔۔ چل بتا اتنی خوشی کی کیا وجہ ہے۔۔۔ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے"

رامین نے افسوس کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

".... یار۔۔۔ بس کیا بتاؤں؟؟؟؟ کیا لڑکا تھا۔۔۔ میرا تو جگر، پھیپھڑے، گردے سب کچھ ساتھ لے گیا"

تالیہ نے ڈرامائی انداز میں بیان کیا۔

"کاش۔۔۔ حالم تمہاری زبان بھی لے جاتا۔۔۔ سکون آجاتا اسے بھی۔۔۔۔۔"

... رامین نے دل میں سوچا۔۔۔ سامنے بول کے دشمنی مول لینی تھی کیا

"کچھ کہا تم نے کیا؟؟؟؟"

رامین کو بڑبڑاتے دیکھ تالیہ نے پوچھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میری اتنی مجال کہاں۔۔۔ میں تو پوچھ رہی تھی کہ کہاں ملا وہ تمہیں۔۔۔ سب بتاؤ مجھے۔"

جواب میں تالیہ نے سارا واقعہ من و عن بیان کر دیا جس کو سن کر رامین کی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔۔۔ جب کہ تالیہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ابھی تو تالیہ صرف خوبصورتی سے آشنا ہے۔۔۔ ابھی تو اسے محبت کے جذبے سے واقف کروانا ہے۔۔۔ جس میں آپ کے لیے محبوب کی پسند سب سے بڑھ کر اور صرف اس ایک کی چاہ ہوتی ہے۔۔۔ ابھی تو تالیہ کا گرنا باقی ہے۔

سناہے عشق کامل کا

نقش گہرا ہوتا ہے

سناہے احساس کی چلمن پر

سخت پہرا ہوتا ہے

سناہے دل کی بستی میں

بس اک موسم ٹھہرا ہوتا ہے

.. سناہے رات کے جگنو بھی

تارے دکھائی دیتے ہیں

سناہے گرجتے بادل بھی

مند ر کی گھنٹی سنائی دیتے ہیں

سناھے دل کو لگ جاتا ہے قفس

... بس اک شخص کا پہرا ہوتاھے

.. سناھے عشق کامل کا

.. نقش گہرا ہوتاھے

سناھے لوگ اس میں غم بھی سانہ لیتے ہیں

سناھے تڑپ کر بھی اسی کا نام لیتے ہیں

سناھے بے خود ان کو مے کر نہیں پاتی

سناھے عشق کا در جو دل تھام لیتے ہیں

سناھے جو ہستی کر دے فنا عشق میں

سناھے بندگی کا سراسی کے سہرا ہوتاھے

سناھے ڈوبنے والوں کا اس میں

رنگ سنہرا ہوتاھے

سناھے لاکھ چہروں میں بھی

مطلوب اک چہرا ہوتاھے

سناھے عشق کامل کا

نقش گہرا ہوتا ہے

***...

تالیہ جب یونیورسٹی سے گھر آئی تو دیکھا کہ ماماچن میں گھسی ہوئی ہیں
اور مختلف کھانے پکوا رہی ہیں۔

"ارے ماما۔ اتنا اہتمام کس لیے۔۔۔ کون ارہا ہے آج۔۔۔"

تالیہ نے گاجر منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔ جس پہ رودابہ بیگم نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔

"ارے۔۔۔۔ وہ رامین کے گھر والے آرہے ہیں آج۔۔۔ میں نے اور شاہ نے ان کو ڈنر پہ انوائٹ کیا تھا۔۔۔"

"واؤ ماما۔۔۔ کیا رامین بھی آئے گی ان کے ساتھ؟؟؟"

جی رامین بھی ہوگی۔۔۔ میں نے سادیہ بہن سے بات کی تھی تو نکاح میں کم دن رہ گئے ہیں تو وہ دونوں اپنی مرضی "

".... سے شاپنگ کر لیں

"ماما مجھے بھی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔ تو میں بھی ان کے ساتھ ہی چلی جاؤ گی۔۔۔۔ پلیز منع مت کرنا"

تالیہ نے رودابہ بیگم کے گلے میں بازو ڈال کر منت کی۔

"ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔او کے ممما۔۔لوپو"

تالیہ وہاں سے بھاگ گئی۔۔ اس سے پہلے کہ رودابہ بیگم کا ہاتھ جوتے تک جاتا۔

سادہ بیگم روم میں داخل ہوئی تو منان کو ابھی تک ڈریسنگ کے سامنے کھڑے دیکھ بولنے لگی۔

ارے بیگم۔۔۔ کیوں غصہ کر رہی۔۔۔ اپ کامیک اپ خراب ہو جانا۔۔۔ راین کے سسرال والوں کو پتا ہے کہ "خوبصورت لوگوں کو تیار ہونے میں ٹائم لگتا ہے۔۔۔ اپ جا کر راین اور رامنزل کو چیک کریں۔۔۔ وہ تیار ہوئے کہ نہیں

منان نے ان کو ہاتھ پکڑ کر صوفی پر بیٹھا کر سمجھایا۔

"اچھا۔۔۔ اپ جلدی کریں۔۔۔ بس پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس۔۔۔ میں ان کو دیکھ لوں"

وہ راہیں کے روم کی طرف بڑھ گئیں۔

" راین بیٹا۔۔۔ تیار ہو گئیں آپ "

رودابہ بیگم نے رامین کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو کہ ہلکے پیلے رنگ کے فراک میں گویا سورج مکھی کا پھول معلوم ہو رہی تھی۔ ہلکے ہلکے میک اپ کے ساتھ مزید پیاری لگ رہی تھی۔۔

رودابہ بیگم نے دل میں اس کی نظر اتاری۔

"جی ممّا۔۔۔ الموسٹ ریڈی ہوں میں۔۔۔ بس شوز پہننے ہیں۔۔۔"

"ماشاء اللہ۔۔۔ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے"

"ممّا آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں"

رامین نے دل سے ان کی تعریف کی

"آپ جلدی سے شوز پہن کر نیچے جاؤ۔۔۔ میں زرار منزل کو دیکھوں"

"او کے ممّا۔۔۔"

سادہ بیگم رامزل کے روم کی طرف بڑھ گئیں۔

سادہ بیگم نے رامزل کے روم کے دروازے پر دستک دی

"کم انگ"

رامزل کی آواز آئی۔

"ارے ممّا آپ۔۔۔ یار ممّا آپ ناک نہ کیا کریں۔۔۔ کتنی بار منع کیا ہے۔۔۔ ایسے اچھا نہیں لگتا۔"

رامزل نے خفگی سے کہا۔

اچھا بابا سوری۔۔۔ منہ نہ بناؤ۔۔۔ میں پوچھنے آئی تھی۔۔۔ کہ آپ ریڈی ہو گئے ہو۔۔۔ ہمیں لیٹ ہو رہا " ہے۔۔۔

سادہ بیگم نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ماما۔۔۔ بس الموسٹ ڈن سمجھیں۔۔۔ پاپا اور رامی ریڈی ہو گئے؟؟؟"

رامزل نے جواب دے کر منان صاحب کے بارے میں پوچھا۔

سادہ بیگم نے ایک نظر اپنے خوب رویے کو دیکھا۔۔۔ جو کہ بلیک شلوار قمیض میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔ اور دل میں ہی اس کی نظر اتاری۔

"جی بیٹا۔۔۔ سب ریڈی ہیں۔۔۔ بس آپ کا انتظار ہے۔"

سادہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"چلیں۔۔۔ میں بھی تیار ہوں"

سادہ بیگم رامزل کے ساتھ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ سب تیار ہو کر شاہ منشن جانے کے لیے نکل پڑے۔

"شاہ۔۔۔ اپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔۔۔ وہ لوگ آنے والے ہونگے۔۔۔ کیا کرتے ہیں آپ بھی"

رودابہ بیگم نے ناراضگی سے انہیں دیکھا جو کہ بیڈ پہ لیٹے موبائل استعمال کر رہے تھے۔

شاہ کی جان۔۔۔ ناراض کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔ جانتی ہیں نہ کہ جب بھی آپ ناراض ہوتی ہیں ہماری طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔۔۔ اور جہاں تک ریڈی ہونے کی بات ہے تو جب تک آپ ہمارے کپڑے نہیں نکالیں گی۔۔۔ ہم تیار کیسے ہونگے

اف شاہ۔۔۔ حد کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔ کبھی کبھی بالکل بچے بن جاتے ہیں۔۔۔ حالانکہ چار بچوں کے بابا ہیں "اپ۔۔۔ اور نانا بھی بننے والے ہیں۔۔۔ لیکن آپ کا بچپن

رودابہ بیگم ساتھ ساتھ کبرڈ سے کپڑے نکال رہی تھی اور ساتھ بول بھی رہی تھی جبکہ شاہ انکو غصہ کرتے دیکھ مسکرا رہے تھے۔

"ارے۔۔۔۔ اگر آپ کو چار کم لگتے ہیں تو ہم آگے بھی سوچ سکتے ہیں"

شاہ نے ان کو اپنے حصار میں لیا۔۔۔ اور آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"شششششاہ۔۔۔ شرم کریں۔۔۔ ہٹیں پیچھے۔۔۔۔۔ جا کر تیار ہو۔۔۔ میں باقی سب کو دیکھ لوں۔۔۔" رودابہ بیگم ان کو بول کر روم سے نکل گئیں۔

"تالیہ، عرش، ہادی، کتنی دیر لگے گی تم لوگوں کو؟؟؟ جلدی کرو۔۔۔ وہ لوگ بس آنے والے ہونگے" رودابہ بیگم نے ان تینوں کو آواز دے کر پوچھا۔

"مما۔۔۔ ہم ریڈی ہیں۔۔۔"

تینوں نے ایک ساتھ ہی روم سے نکل کر جواب دیا۔۔۔ مجبوراً ان کو اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھنے پڑے۔

شرم کرو۔۔ تم لوگ اونٹ جتنے ہو گئے ہو اور حرکتیں وہی بچوں والی۔۔ جلدی سے تینوں نیچے اُٹو۔۔ ورنہ میرا "جوتا اوپر آتا ہے ابھی

رودابہ بیگم نے ان کو گھر کا۔

"ارے ماما۔۔ اب اونٹ سے کمپیئر تو نہ کریں"

اس سے پہلے کہ جوتا واقعی اوپر آتا۔ وہ تینوں بجلی کی سپیڈ سے نیچے موجود تھے۔

رودابہ نے ایک نظر تینوں کو دیکھا۔ جو کہ بہت پیارے لگ رہے تھے۔ تالیہ نے بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ اور نج دوپٹہ گلے میں ڈالا تھا اور سلکی کالے بال ٹیل پونی میں مقید تھے۔

عرش نے ریڈ کلر کی شرٹ کے ساتھ آف وائٹ جینز پہنی ہوئی تھی۔ جبکہ ہادی نے وائٹ ڈریس کے ساتھ لایٹ یلو واسکٹ پہنی تھی۔۔ جو کہ تالیہ نے زبردستی پہنائی تھا بھی کیوں پہنائی تھی یہ ہادی کو معلوم نہیں تھا۔ رودابہ بیگم نے دل میں ان تینوں کی نظر اتاری۔ اتنے میں شاہ بھی روم سے باہر آتے دکھائی دیے۔

"یہاں میرے بغیر کونسی گول میز کانفرنس ہو رہی ہیں"

شاہ نے مذاقاً ان سے پوچھا۔

اس سے پہلے کہ تالیہ کوئی جواب دیتی باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔ اور سب باہر کی طرف بڑھ گئے

گاڑی شاہ منشن کے گیراج میں کھڑی کر کے سب سے پہلے منان اور سادیہ بیگم نکل کر ان سے ملنے کو آگے بڑھے۔

"السلام وعلیکم سادیہ بہن اور بھائی صاحب۔۔۔ کیسے ہیں آپ لوگ"

"وعلیکم السلام۔۔ اللہ کا شکر ہے۔۔ اپ سنائیں۔۔ تالیہ، ہادی، عرش آپ لوگ کیسے ہو"

سادہ بیگم نے ان سے پوچھا۔

"الحمد للہ انٹی۔۔۔"

ہادی کی نظریں تو اس دشمن جان کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ جو کہ گاڑی سے باہر ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔۔ بلا آخر وہ اسے نظر آ ہی گئی۔۔ لایٹ یو فراک میں کوئی اپسر الگ رہی تھی۔۔ اب ہادی کو سمجھ آیا کہ تالی نے اسے واسکٹ کیوں پہنائی تھی۔

منان اور سادہ شاہ اور روداہ کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئے۔

جبکہ ہادی وہی کھڑا بس رامین کو دیکھے جا رہا تھا۔۔ جب تالیہ نے اسے کہنی ماری اور بھاگ کر رامی کے گلے لگ گئی۔ وہی پہ ہادی بھی اپنی بے اختیاری پہ جزبز ہو گیا۔۔ اور اس نے تالیہ کو گھورا۔

رامین کو خود پہ کسی کی نظروں کا علم ہوا تو اس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور ہادی کو خود کو دیکھتا پایا۔ اس کی نظروں میں عزت، احترام، پیار کیا کچھ نہ تھا۔۔ رامین نظریں جھکا گئی۔

تیری آنکھوں کا یہ کا جل بڑا انمول لگتا ہے

تیری زلفوں کا یہ بادل بڑا انمول لگتا ہے

بڑا معصوم سا ہے یہ تیرے چہرے کا بھولا پن

تیرا وہ شوخ چنچل دل بڑا انمول لگتا ہے

تیرے پیروں کی وہ پائل تیرے ہاتھوں کا وہ کنگن

وہ جھمکا تیرے کانوں کا بڑا انمول لگتا ہے

جو ملتے ہو مجھ سے راہوں میں تو دل جھوم اٹھتا ہے

ذرا سے ساتھ کا وہ پل بڑا انمول لگتا ہے

وہ کاغذ پہ تیرا نام لکھنا اور مٹا دینا وصی

مجھے یہ خود کا پاگل پن بڑا انمول لگتا ہے

رانی میری جان۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو قسم سے۔۔۔ اج تو بھائی "

"کی خیر نہیں۔۔۔ ابھی بھی دیکھو کیسے گھور رہے ہیں

رامین تو گویا جھینپ گئی۔۔۔ اس نے تالیہ کے ایک مکا جڑا۔

(بچارے رامزل کو تو سب ہی بھول گئے)

"جاؤ جاؤ۔۔۔ بھابھی جان۔۔۔ ہمارے بھائی کو بھی سلام پیش کریں۔۔۔ بچارے نندیدوں کی طرح دیکھ رہے ہیں "

رامین اس کی بات پہ اسے گھورتے ہادی کی طرف جھجکتے ہوئے بڑھی۔

"السلام و علیکم۔۔۔ کیسی ہیں آپ "

"و علیکم السلام۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔ آپ کیسے ہیں؟؟؟"

"میں بہت پیارا ہوں۔۔۔ آپ کو دیکھ کر اور پیارا ہو گیا ہوں "

ہادی نے اسے چھیڑا۔ تو وہ بچاری شرمندہ ہو گئی۔

"پیری لگ رہی ہیں"

"ج۔۔۔ج۔۔۔جی۔۔۔"

"اچھا اچھا۔۔۔ریلیکس۔۔۔اےیں اندر چلتے ہیں۔۔۔"

وہ دونوں تالی کو وہی چھوڑ کر اندر کی طرف چلے گئے۔۔۔

اتنے میں رامزل گاڑی کی ڈگی سے سامان لے کے آیا۔۔۔تالیہ ڈر

کر پیچھے مڑی اور یہ سارا سامان تالیہ سمیت زمین بوس۔۔۔

تالیہ کا تو سر گھوم گیا۔۔۔گویا کسے پہاڑ سے ٹکرا گئی ہو۔

"آہ ماما۔۔۔میرا سر پھاڑ دیا۔۔۔اندھے ہو۔۔۔نظر نہیں آتا۔۔۔چشمہ گھر بھول آ۔۔۔۔۔۔"

تالیہ کے اگلے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔جب اس نے نظر اٹھا کر سامنے والے کو دیکھا۔

رامزل کا بھی وہی حال تھا۔۔۔

وہ غصے میں اسے گھور رہا تھا۔۔۔اسے کل والا واقعہ یاد آیا۔۔۔جب تالیہ اس سے ٹکرائی تھی۔

اوہیلو۔۔۔میڈم چشمے کی ضرورت آپ کو ہے مجھے نہیں۔۔۔جب دیکھو اندھوں کی طرح آکر سامنے والے میں

"لگ جاتی ہو۔"

رامزل تو گویا پھٹ پڑا۔

ہے یو۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اندھا بولنے کی۔۔۔ تم ہونگے اندھے، لنگڑے، بہرے۔۔۔۔ ایک "منٹ میرے گھر میں کیا کر رہے ہو۔۔۔ یقیناً میری شکایت لگانے آئے ہو۔۔۔ ابھی کے ابھی نکلو ادھر سے۔۔۔ اس سے پہلے کہ رامزل اسے سناتا رامین دروازے میں کھڑی دکھائی دی۔

"رامزل بھیا، حالم۔۔۔ اپ دونوں نے اندر نہیں انا کیا؟؟؟؟ ممایا پابلار ہے ہیں"

رامین کی بات سن کر تالیہ کو چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا۔۔۔ کہ یہ رامین کا بھائی ہے۔۔۔ اس نے ایک نظر رامزل کو دیکھا۔۔۔ جو اسے گھور رہا تھا گویا کچا ہی کھا جائے گا۔۔۔

"اب چلیں بھی آپ لوگ.... یا یہی کھڑے رہنا ہے"

اور وہ تینوں آگے پیچھے لاونج کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

رامزل، تالیہ اور رامین آگے پیچھے لاونج میں داخل ہوئے۔ جہاں پہلے سے ہی سب بڑے بیٹھے گفتگو میں محو تھے۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"

رامزل نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔"

شاہ، رودابہ اور عرش نے رامزل کو سوالیہ نظروں سے دیکھا وہی پہ ہادی کی نظروں میں حیرانی اور شناسائی کی رمت تھی۔

"... ارے رامزل کہاں رہ گئے تھے۔۔۔ اتنی دیر لگا دی آنے میں؟؟؟؟؟ ہمیں لگاتم واپس چلے گئے"

منان نے رامزل کے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔

"ارے نہیں پایا۔۔۔ بس کچھ اندھے لوگوں سے پالا پڑ گیا تھا۔۔۔"

رامزل نے تالیہ کو گھورتے ہوئے کہا وہی تالیہ اس کی بات سن کر کلس کر رہ گئی۔۔۔

ہنہ آیا بڑا۔۔۔ اندھا ہو گا خود۔۔۔ اس کو تو میں اچھا خاصا سبق سکھاؤ گی۔۔۔ یہ جانتا نہیں کہ میں تالیہ شاہ عرف

"حالم ہوں

تالیہ نے دل میں اسے سبق سکھانے کا منصوبہ بنایا۔

"کیا مطلب رامزل۔۔۔ کن لوگوں کی بات کر رہے ہو۔۔۔"

سادہ بیگم نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"ارے کوئی نہیں ممّا۔۔۔"

رامزل نے جواب دیا اور وہی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ارے آپ لوگوں کو بتانا بھول گئے یہ رامزل ہے ہمارا اکلوتا بیٹا اور رامین کا بھائی"

منان صاحب نے رامزل کا تعارف کروایا۔

"ماشاء اللہ۔۔۔ بہت پیارا بچہ ہے۔۔۔ جیتے رہو۔"

شاہ نے اسے پیار سے دعا دی۔

".... اور تم پوری یونیورسٹی کے اکھڑو۔۔۔ رامنزل دا اکھڑو۔۔۔ ہا ہا ہا ہا۔۔۔ یہی کہتی تھیں نالڑکیاں تمیں"

"اور تم۔۔۔ داجار منگ بو ائے.... ہا ہا ہا ہا"

شاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تالیہ، رامین کو لے کر نیچے آ جاؤ۔۔۔ ہادی اور رامزل ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔ جلدی کرو تم لوگ۔۔۔۔۔"

رودابہ بیگم نے اسے آواز دی۔۔۔ جبکہ رامزل اور ہادی شاپنگ پر جانے کے لیے نیچے ہادی کی گاڑی میں ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"جی ماما۔۔۔ بس ابھی آئے۔۔۔ چلو رامین تمہارے وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

تالیہ نے روداہ کو جواب دیکر امین کو چھیڑا۔

تو وہ اس کی بات پر جھینپ گئی۔۔ اور رخسار پر حیا کی سرخی پھر گئی۔

اویئے ہوئے۔۔۔ تالیہ کی جان کو شرمنا بھی آگیا ہے۔۔۔ واہ بھی۔۔۔ اللہ جی میرا بھی شرمنا کو دل کرتا " ہے۔۔۔ مجھے بھی ایک عدد وہ دے دو

تالیہ نے رامین کو چھیڑتے آخر میں ہاتھ اٹھا کر اپنے لیے معصومیت سے دعا کی۔

"حالم۔۔۔ یہ ڈرامے پھر کر لینا۔۔۔ ابھی چلو۔۔۔ ورنہ ڈانٹ پڑ جانی۔۔۔"

رامین نے اسے بازو سے پکڑ کے روم سے باہر گھسیٹا۔۔۔ جبکہ وہ پیچھے دہائیاں دیتی رہی۔

وہ دونوں باقی سب کے ساتھ باہر آئیں۔۔۔ جہاں ہادی اور رامزل ان کا ویٹ کر رہے تھے

مما مجھے اور رامین کو ہادی واپسی پہ چھوڑ دے گا۔۔۔ اپ لوگ ہمارا ویٹ نہیں کرنا۔۔۔ اور باہر سے ہم کچھ کھا " بھی لیں گے۔۔۔ پریشان نہ ہونا۔۔۔

وہ سب سے مل کر گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ جہاں رامزل اور ہادی آگے بیٹھے تھے۔۔۔ اور عرش، رامین اور تالیہ پیچھے بیٹھ گئے۔۔۔

"اویئے۔۔۔ کباب میں ہڈی۔۔۔ تم کدھر چلے۔۔۔ گھر پہ نہیں رہ سکتے۔۔۔ ممایا پاؤں گئے تو۔۔۔"

"بھائی۔۔۔"

ہادی نے عرش کو چھیڑا۔۔۔ تو وہ بچا رامنہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔ اور باہر دیکھنے لگا۔

"ویسے رامزل تو نے اور تالیہ نے کیا پہلے سے پلینگ کی ہوئی تھی"

ہادی نے رامزل کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا مطلب۔۔۔ میں سمجھا نہیں۔۔۔ کیسی پلیننگ؟؟؟؟؟"

رامزل اور تالیہ دونوں نے بیک وقت حیرانگی سے ہادی کو دیکھا۔

تم دونوں کی ڈریسنگ کلرچیک کرو۔۔۔ دونوں نے بلیک ہی پہنا۔۔۔ میرا اور راین کا تو سمجھ آتا۔۔۔ لیکن تم

"دونوں؟؟؟؟؟"

ہادی نے انہیں چھیڑا۔

"یہ بس اتفاق ہے۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔ اور تو نے اب اگر منہ بند نہ کیا تو میں نے گاڑی سے باہر پھینک دینا۔"

رامزل نے ہادی کو جواب دیا۔

اور ایک نظر تالیہ کو دیکھا۔۔۔ جو کہ بلیک کلر میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ ہلکے سے میک اپ اور گلابی لپ اسٹک

نے مزید نکھار دیا تھا۔۔۔ حجاب میں وہ واقعی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ راین بھی پیاری تھی۔۔۔ لیکن تالیہ تو ہماری

شہزادی ہے تو اس کی بات ہی الگ ہے۔۔۔

"کاش جتنی یہ پیاری ہے۔۔۔ اس کی زبان بھی اتنی ہی پیاری ہوتی۔۔۔ لیکن جب بھی کھولے گی کاٹتی ہے اگلے کو"

رامزل نے تالیہ کو دیکھتے دل میں سوچا۔

"اف۔۔۔ میں کیوں اس چڑیل کے بارے میں سوچ رہا۔۔۔"

رامزل نے خود کو ڈپٹا اور ہادی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ تالیہ اور راین بھی باتوں میں مشغول تھی۔۔ جبکہ ہمارا بچہ ہڈی۔۔۔ سوری سوری عرش ابھی تک منہ پھلا کر بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی طرف کوئی متوجہ ہی نہیں تھا۔۔۔ اور وہ دل میں ان کو گالیوں سے نواز رہا تھا۔

"..... یار ہادی۔۔ مجھے ایک بات تو بتاؤ"

رامزل نے فل سیریس انداز میں ہادی کو مخاطب کیا۔ تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ہاں پوچھو۔۔۔ کیا بات ہے؟؟؟"

ہادی نے رامزل سے بولا۔

"..... یار۔۔ یہ تالیہ واقعی ہی تیری سگی بہن ہے یا پھر کسی کچرے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا اسے"

رامزل نے جواب دیا۔

رامزل کی بات سن کر جہاں تالیہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔ وہی گاڑی میں ہادی اور عرش کا قہقہہ گونجا۔۔۔

تالیہ نے خونخوار نظروں سے سب کو گھورا۔۔۔۔

"یار۔۔ رامزل سچی بتاؤ تو مجھے بھی ایسا ہی لگتا کہ یہ چڑیل ہماری بہن نہیں ہے۔۔۔۔ ہاہاہاہا"

ہادی نے اپنی ہی بات پہ قہقہہ لگایا۔۔۔

"HB....

"میں آپ سے کبھی بات نی

"کروں گی

تالیہ کو تو گویا ہادی کی بات سے مرچیں لگ گئیں۔

نہ بابا۔۔۔ یہ ظلم مت کرنا۔۔۔ رامزل کے بچے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے بارے میں ایسا بولنے "

"کی۔۔۔ یہ تو ہماری شہزادی ہے۔۔۔

ہادی نے پیار سے تالیہ کو منا کر پھر رامزل کو گھر کا۔۔۔

شہزادی والی بات سن کر گویا اسے اٹیک آنے لگا تھا۔ لیکن ہادی کو برا نہ لگ جائے۔۔۔۔۔ اس لیے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد رامزل نے مال کے سامنے گاڑی روکی تو سب ایسے باہر نکلے۔۔۔ جیسے صدیوں سے وہاں پر قید تھے۔۔۔

رامزل ایک کام کرو۔۔ میں اور رامین اپنی شاپنگ کر لیتے ہیں۔۔ اور تم عرش اور تالی کے ساتھ چلے جاؤ۔۔ ایسے "وقت بچ جائے گا۔۔۔ جب شاپنگ ہو جائے تو کال کر لینا۔۔۔

ہادی نے تجویز پیش کی۔۔۔

ہاں۔۔ یہ ٹھیک رہے گا۔۔ ویسے بھی لڑکیوں نے ایک چیز لینی ہوتی ہیں اور پوری دنیا کو پاگل کر دیتی "

"ہیں۔۔۔۔۔ لگنا پھر بھی انہوں نے چڑیل ہی ہے۔۔۔

رامزل نے ہادی کو جواب دیتے ہوئے تالیہ اور رامین کو چھیڑا۔

رامزل کی بات سن کر گویا ان کا منہ کھل گیا۔۔۔

"خود تو لوگوں کی گینڈے جیسی شکل ہے۔۔ اگر کسی کی اچھی شکل ہے تو برداشت ہوتی ہی نہیں۔۔۔۔۔"

تالیہ نے بھی حساب برابر کیا۔

"اچھا بس بس لڑنا بند کرو۔۔ تالی آپ جاؤ رامزل کے ساتھ۔۔ لیٹ نہیں ہونا۔۔ اوکے۔۔۔"

ہادی نے تالیہ کو روکا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ چلو عرش۔۔ تم بھی چل لو اب گینڈے۔۔۔۔"

تالیہ رامزل اور عرش کو بول کر آگے بڑھ گئی۔۔ رامزل پیچھے کلس کر رہ گیا۔۔

"اچھا۔۔۔ اب جا پیچھے۔۔۔ لڑائی نہ کرنا اب مال میں تم لوگ۔۔۔۔"

ہادی نے رامزل کو تالیہ کے پیچھے بھیجا۔۔۔

"رامین۔۔۔ اپ ساری زندگی یہی کھڑی رہے گی کیا؟؟؟؟ ارادہ نہیں شاپنگ کا۔۔۔۔"

ہادی نے رامین کو مخاطب کیا۔۔ جو جانے کن خیالوں میں گم تھی۔۔۔

"آ۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔ ہاں ہاں جی۔۔۔۔ چلیں۔۔۔۔"

وہ دونوں بھی اندر کی طرف بڑھ گئے۔

اتنی بے عزتی کے بعد تالیہ کو چپ ہونا پڑا۔۔۔ مبادہ وہ تھپڑ مار ہی نہ دے۔۔۔۔۔۔۔ عرش تو اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا جو کہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔ ویسے تو یہ ناممکن سی بات ہے۔۔۔

لیکن رودابہ بیگم اسے بہت کم ہی ساتھ لے کر جاتی تھی

رامنزل بھی بہت خوش تھا

آخر اس کی لاڈلہ اور اکلوتی بہن کی شادی تھی۔

حور بھی گھر آگئی تھی۔۔ اور زین نے نکاح سے ایک دن پہلے آنا تھا۔۔ پھر پندرہ دن کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا۔۔ ان پندرہ دنوں میں گھر کا زیادہ کام رودابہ اور حور کے ذمے ہی تھا۔۔ کیونکہ تالیہ کے تو بازار کے چکر ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔ اور ساتھ ساتھ رامین کو بھی گھسیٹ لیتی تھی۔۔۔۔۔ آخر اللہ اللہ کر کے تالیہ کی شاپنگ ختم ہوئی۔۔۔۔۔ تو رامین نے سکون کا سانس لیا

نکاح سے ایک دن پہلے مہندی رکھی گئی تھی۔۔۔ جو کہ تالیہ کے پر زور اصرار پر تھی۔۔۔۔۔ رامین لوگ بھی شاہ مینشن ہی آگئے تھے۔۔۔ لیکن انتظام ایسے کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ کہ ہادی اور رامین کے بیچ تالیہ ساس والا رول ادا کر رہی تھی۔۔۔ ایک دوسرے کو دیکھنا بالکل منع تھا۔۔۔۔۔

رامین تیار ہو کر جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ باقی سب کے لیے گاؤ تکیہ لگا کر نیچے انتظام کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ یہ ساری ڈیکوریشن ہادی نے خود کروائی تھی۔۔۔ فنکشن میں صرف فیملی کے لوگ ہی تھے۔۔۔۔۔

رامین نے اورنج اور یلو کلر کا لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا

اوپر پھولوں کی جیولری پہنی ہوئی تھی۔۔۔ اور فنکشن کی مناسبت سے ہلکا ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ بلاشبہ وہ خوبصورت تھی۔۔۔ لیکن آج اس پہ بہت روپ آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

رامزل اور تالیہ بظاہر معصومیت سجائے ان کی طرف بڑھے۔۔ لیکن کون جانے کہ تھوڑی ہی دیر بعد کیا ہونے والا تھا۔۔۔ رامزل نے بیٹھتے ہوئے چپکے سے اپنے ہاتھ ابٹن سے بھر لیے جبکہ تالیہ نے تیل سے۔۔۔ اب بچاری رامین کو کیا خبر اس پہ کیا ظلم ہونے والا۔۔۔ اور یہ کیا ان کے بیٹھنے کی دیر تھی کہ رامزل نے اپنے ابٹن والے ہاتھ اس کے چہرے پہ مل دیا۔۔۔۔ بچاری ابھی سنبھلی بھی نہیں تھی کہ تالیہ نے اس کے بال ہی تیل سے دھو دیے۔۔۔۔ جب تک سب کو سمجھ آتی وہ کارنامہ کر چکے تھے۔۔۔ باقی سب منہ کھولے دیکھ رہے تھے۔۔۔ جبکہ وہ دونوں رامین کو ایسے دیکھ کر ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ ہادی کیسے بچ گیا۔۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ اور یہ گئی تو پ ہادی کی طرف۔۔۔ بچارے ہادی کو تو بھاگنے کا بھی موقع نہ ملا۔۔۔ کہ پیچھے سے عرش اور زین نے اس

پکڑ لیا۔۔۔ اور راین سے بھی برا حال کیا اس کا۔۔۔ اب وہ ادھر بیٹھا سب کو کوس رہا تھا۔۔۔ اور باقی سب ان کارٹون کو دیکھ کر ہنسی کنٹرول کر رہے تھے

بچاروں کی بہت بری درگت بن چکی تھی۔۔۔ روداہ بیگم کے کہنے پر تالیہ راین کو اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔ کہ وہ چنچ کر لے۔۔۔ اور ہادی کو رامنزل اور زین اٹھا کر اس کے کمرے میں لے گئے

فریش ہونے کے بعد سب نے اچھے ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔ چونکہ صبح نکاح تھا تو راین لوگ جلد ہی گھر کو لوٹ گئے۔۔۔۔

ہادی لوگ بھی سونے کے لیے چلے گئے تھے۔۔۔ ہادی بچارے کو تو آج نیند مشکل سے ہی انی تھی۔۔۔ اس کے چہرے سے مسکراہٹ آج پورا دن جدا نہیں ہوئی تھی

ہم اگر تیرے خدو خال بنانے لگ جائیں
صرف آنکھوں پہ کئی ایک زمانے لگ جائیں

میں اگر پھول کی پتی پہ ترانام لکھوں
تتلیاں اڑ کے ترے نام پہ آنے لگ جائیں

تو اگر ایک جھلک اپنی دکھا دے اُن کو
سب مصورتری تصویر بنانے لگ جائیں

ایک لمحے کو اگر تیرا تبسم دیکھیں

ہوش والوں کے سبھی ہوش ٹھکانے لگ جائیں

ہم اگر وجد میں آئیں تو زمانے کو سعید

کبھی غزلیں تو کبھی خواب سنانے لگ جائیں

مبشر سعید

اگلا دن خوشیوں بھرا تھا۔۔۔۔۔ صبح صبح ہی دونوں گھروں میں چہل پہل لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کوئی کپڑوں کے لیے شور مچا رہا تھا کوئی کسی چیز کے لیے۔۔۔۔۔ ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب تھا۔ رامین کے گھر سے سب لوگ وقت پہ تیار ہو کر حال پہنچ گئے تھے۔۔۔ کیونکہ بارات کو ویلکم بھی کرنا تھا۔۔۔ بس رامین پالر گئی ہوئی تھی اور اسے تالیہ کے ساتھ آنا تھا۔۔۔ سارا انتظام رامزل اور راحم نے ہی دیکھا تھا۔۔۔ آخر اس کی اکلوتی بہن تھی۔۔۔ اس نے بلو کلر کے کرتے کے ساتھ سفید واسکٹ پہنی ہوئی تھی

سادہ بیگم نے بھی نفیس سا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ جبکہ منان نے سفید کلر کا شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی

جلد ہی بارات کا شور اٹھا۔۔۔ لڑکوں والوں کا پر جوش استقبال کیا گیا۔۔۔ ہادی بھی آف وائٹ کلر کی شیر وانی میں گویا قیامت ڈھارہا تھا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد تالیہ بھی رامین کو لے کر آئی۔۔۔ جو کہ آف وائٹ میکسی میں سہج سہج کے چلتی کسی ریاست کی ملکہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ ان کو رامزل اور حور نے ریسیو کیا۔۔۔ اور برائیڈل روم میں بٹھایا۔۔۔ تالیہ جیسے ہی

رامین کو بول کر باہر نکلی اس کا کسی سے زبردست ٹکراؤ ہوا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتی۔۔۔ دو مضبوط بانہوں نے اسے تھام لیا۔۔۔ اور یہ کوئی اور نہیں رامزل تھا۔۔۔

رامزل تو گویا اس میں کھو گیا۔۔۔ آخر ہماری شہزادی ہے ہی اتنی پیاری۔۔۔ اور آج تو کوئی اپسر الگ رہی تھی۔۔۔ رامزل نے ایک نظر اسے دیکھا جو بلوکلر کے شرارے میں سلیقے سے دوپٹہ سیٹ کیے اور ہلکے سے میک اپ میں بھی مقابل کو چاروں شانے چت کر سکتی تھی۔۔۔ رامزل تو اس کی ہیزل رنگ آنکھوں میں ہی کھو گیا۔۔۔ اچانک اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔

بھی یہ ہماری تالی کا کمال ہے۔۔۔ جس نے اپنی ہیل اس کے پاؤں میں ماری تھی۔۔۔
"نظر نہیں آتا تمہیں۔۔۔ جب دیکھوں ٹکریں مارتے رہتے ہو۔۔۔ آج کے دن تو آنکھیں کھول کر چل لو"
تالیہ نے اسے سنا ضروری سمجھا۔۔۔

"میری آنکھیں اگر بند ہیں تو تم کھول کے چل لو۔۔۔ یا پھر تم بھی اندھی ہی ہوں"

رامزل اسے بول کے یہ جاوہ جا۔۔۔ اور تالیہ پیچھے کلس کر رہ گئی

"اس لڑکی کی اگر زبان کاٹ دی جائے۔۔۔ تو یہ کسی کو بھی پیاری لگ سکتی ہے۔۔۔"

رامزل نے جاتے ہوئے دل میں سوچا۔

رامین روم میں بیٹھی اپنی زندگی میں ہونے والی تبدیلی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دلہن کے روپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اتنے میں منان باقی سب کے ساتھ نکاح نامہ لیکر روم میں داخل ہوئے۔۔۔ رامین نے آنکھوں میں آنسو لیے ایک نظر سب کو دیکھا تو منان اور رامزل نے اس کے سر پہ

بابل اسماں مڑنی انا

جیسے رامزل نے آنکھوں میں آنسو لیکر اور ہمت کے ساتھ رامین کی رخصتی کے بعد منان اور سادیہ کو سنبھالا۔۔۔۔۔
یہ اسی کا حوصلہ تھا۔۔۔۔۔

بلاخر ایک عہد تمام ہوا۔۔۔۔۔

اور رامین اپنے پیاکھر سدھا رکھی۔۔۔۔۔

رامزل نے ان کو سلانے کے بعد اپنے روم کا رخ کیا۔۔۔۔۔

بلاشبہ رامین اس کی بھی اکلوتی بہن تھی۔۔۔۔۔

لیکن اسے ہادی پہ پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔۔

کہ اسنے کچھ سوچ کر ہی رخصتی کا کہا ہوگا۔۔۔۔۔

اور وہ رامین کا بہت اچھے سے خیال رکھے گا۔۔۔۔۔

اس لیے وہ تھوڑا ٹینشن فری تھا۔۔۔۔۔

بے شک آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔۔۔۔۔

رامزل فریش ہونے کے بعد سونے کے لیے لیٹا۔۔۔۔۔

تو جیسے ہی اس نے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔۔

تو اس کی آنکھوں کے سامنے چھم سے تالیہ کا سراپا لہرا گیا۔۔۔۔۔

رامزل نے فوراً گبھرا کر آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ میں کیوں اس منہ پھٹ اور بد تمیز لڑکی کے بارے میں سوچ رہا "ہوں۔۔۔"

رامزل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کلامی کی۔۔۔۔۔ اور اٹھ کر بالکونی میں چلا گیا۔۔۔۔۔ اور وہاں بیٹھ کر چاند کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

تو ایک بار پھر اس تالیہ کا ہنستا ہوا عکس چاند میں نظر آیا۔۔۔۔۔

"اف میرے اللہ۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

رامزل سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

آخر نیند کی دیوی کو اس پہ ترس آ گیا

شاہ منشن میں رامین کا بہت شاندار استقبال کیا گیا۔۔۔۔۔ لگتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ کہ رخصتی کا فیصلہ اچانک کیا گیا ہو۔۔۔۔۔ ساری رسموں کے بعد روداہ بیگم نے رامین کی تھکاوٹ محسوس کرتے ہوئے تالیہ اور حور کو رامین کو ہادی کے روم میں چھوڑ کر آنے کا بولا۔۔۔۔۔

تھکاوٹ بھرے دن کے بعد سب نے آرام کی غرض سے اپنے اپنے روم کا رخ کیا۔۔۔۔۔ جبکہ تالیہ ابھی تک رامین کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"یار رامین۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ میرے بھائی کو زیادہ تنگ نہیں کرنا۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔ اور پیار سے ڈیل کرنا۔۔۔۔۔"

آخر میں تالی نے اسے آنکھ ماری۔۔۔۔۔ اور فوراً باہر کو بھاگی۔۔۔۔۔

رامین نے کشن اٹھا کر تالیہ کو مارا۔۔۔۔۔ جو روم میں داخل ہوتے ہادی کے منہ پھر لگا۔۔۔۔۔ تو تالیہ کی پیچھے ہنسی گونجی۔۔۔۔۔

ہادی کلس کے رہ گیا۔۔۔ اور رامین نے شرمندگی کے مارے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

"ارے جان ہادی۔۔۔۔۔ اپ نے تو آتے ہی گولہ باری شروع کر دی۔۔۔۔۔"

ہادی نے رامین کو اس کی حرکت پر چھیڑا۔۔۔۔۔

تو رامین کی آنکھوں میں شرمندگی کے باعث آنسو آ گئے۔۔۔۔۔ اور اس نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔۔۔ وہ تالیہ۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے رامین بات مکمل کرتی ہادی نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرادیا۔۔۔۔۔

رامین۔۔۔۔۔ اپ کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ روکیوں رہی ہیں یا۔۔۔۔۔ اتنے قیمتی آنسو یوں بے مول "

"مت کریں۔۔۔۔۔ اپ کے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ اب رونا بند کریں میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ہادی نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔۔ اور نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔۔۔ اب جلدی سے ایک پیاری سی اسمائل دیں۔۔۔۔۔"

تو ہادی کی بات پہ وہ مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔

لیکن زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی۔۔۔۔۔

کیونکہ وہاں جزبات کا سمندر تھا۔۔۔۔۔ اور وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔ تو ہادی اس کی حرکت پہ مسکرایا۔۔۔۔۔

ہادی نے رامین کا ٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔ تو اس کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔ اودل کسی اور ہی ڈگر پہ چل پڑا۔۔۔

تمہارا یہ حسن جانتا ہے کہ کیسے دوسرے کو تنخیر کرنا ہے۔۔۔ لیکن میں تمہارے اس حسن کی وجہ سے تم سے " شادی یا محبت نہیں کی۔۔۔ مجھے تو پہلی نظر والا پیار ہوا ہے۔۔۔ مجھے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ تم کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔ کیونکہ وہ تم میری آنکھوں سے دیکھ سکتی ہوں۔۔۔ باقی میں اپنے ہر عمل سے تمہیں اس بات کا یقین دلاؤ گا۔۔۔ اور تم کو بھی خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دوں گا۔۔۔

رامین کا ہاتھ تھامے ہادی کھڑا ہوا۔۔۔ اور دوسرا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔ ہادی کی آخری بات پہ رامین کا کمزور سادل لرز اٹھا۔۔۔

جسے ہادی نے اچھے سے محسوس کیا تھا۔۔۔ جسے تھوڑی سی جھجھک کے بعد رامین نے تھام لیا۔۔۔ اور اسے لیکر ڈریسر کے پاس آیا۔۔۔ اور ڈریسر کے دراز سے ایک ڈبہ نکال کر اس کے گلے میں پینڈنٹ پہنایا۔۔۔ جس پہ ان دونوں کے نام کے پہلے حرف لکھے تھے

"کیسا لگا۔۔۔ شادی کا پہلا تحفہ۔۔۔"

"بہت۔۔۔ بہ۔۔۔ بہت۔۔۔ پیارا ہے۔۔۔"

"ابھی ایک اور گفٹ بھی ہے۔۔۔ لیکن اس کا ابھی وقت نہیں آیا۔۔۔"

اب تم ریلیکس ہو جاو۔۔۔ اس رشتے کو آگے ہم تمہاری اسٹڈی کے بعد اور پوری رضامندی سے بڑھائیں " گے۔۔۔

اور اس کے ماتھے پہ اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔

"جاؤ اب فریش ہو جاؤ۔۔۔"

رامین فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔ تو ہادی بھی چینج کر کے بیڈ پہ لیٹا۔۔۔ رامین بھی اگر دوسری سائیڈ دور ہو کر لیٹ گئی۔۔۔

تو ہادی نے کھینچ کر اسے اپنے پاس کیا۔۔۔۔۔ اور اس کے گرد حصار باندھ کے سو گیا۔۔۔۔۔ تو رامین بھی سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

اور جلد ہی آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

اگلے دن ولیمہ بھی خیر و عافیت سے ہو گیا۔۔۔۔۔

دونوں کی جوڑی کو خوب سراہا گیا۔۔۔

بلاخر شادی اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔

تو رامزل اور تالیہ نے یونیورسٹی کا رخ کیا۔۔۔۔۔

سب لوگ دوبارہ اپنے معمول پہ آگئے تھے۔۔۔۔۔

رامین کی چھٹیاں نیکسٹ ویک تک تھی۔۔۔۔۔

اس کے بعد ہی ہادی نے آفس جوائن کرنا تھا۔۔۔۔۔

اس لیے رودابہ بیگم اور شاہ نے فیصلہ کر کے ان دونوں کو ہنی مون پر نادرن ایریاز بھیج دیا۔۔۔ ایک ہفتہ وہاں رہنے کے بعد وہ لوٹ آئے۔۔۔ تو رامین پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔۔۔

وجہ صرف ہادی کی بے پناہ محبت تھی۔۔۔

بلاخر رامین بھی یونی جانے لگی تھی۔۔۔

کیونکہ سمیسٹر ایگزامز سر پہ تھے۔۔۔

وہی ہادی نے بھی دوبارہ آفس جوائن کر لیا تھا۔۔۔

رامزل کو ابھی بھی خواب میں وہ لڑکی دکھائی دیتی تھی۔۔۔

لیکن اب وہ اسے دیکھ کر الجھ جاتا تھا۔۔۔ ایسے ہی ایک رات رامزل نے اسے خواب میں دیکھا تو وہ بہت ہنس رہی تھی۔۔۔

رامزل نے اس سے نام پوچھا پھر بھی ہنستی رہی۔۔۔ رامزل نے اسے چیخ چیخ کر چھپ کر انا چاہا۔۔۔

"کیوں چپ نہیں کر رہی۔۔۔ چپ کر جاو۔۔۔ پلیز۔۔۔ چپ کر جاو۔۔۔"

رامزل نے خواب میں اس کی آنکھیں دیکھی تو ایک پل کو کھو گیا۔۔۔ تب تک اس کی آواز سن کے سادیہ اس کے روم میں آ گئی تھی۔۔۔

اسے اٹھا کے پانی پلایا۔۔۔ اور ریلیکس کیا۔۔۔

تو وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

"مما۔۔۔ وہ لڑکی کیوں آتی ہے میرے خواب میں مجھے پریشان کرنے۔۔۔۔ کیوں ممما۔۔۔"

"کیا پتہ رامزل۔۔۔۔ اپ کا اور اس کا کوئی کنکشن ہو۔۔۔۔"

"لیکن ممما۔۔۔ اس کی آنکھیں تو۔۔۔۔"

اور رامزل نے انہیں ساری بات بتادی۔۔۔۔ جسے سن کر وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔ اور رامزل آہستہ آہستہ نیند کی وادی میں چلا گیا۔۔۔۔

دو سال ان کے یونیورسٹی میں کیسے گزرے۔۔۔۔

انہیں پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔

جہاں پڑھائی عروج پر تھی۔۔۔۔

وہی رامزل اور تالیہ کی لڑائیاں بھی ساتھ ساتھ جاری رہی۔۔۔۔

اور وہ خواب والی لڑکی بھی رامزل کے ساتھ ہی رہی ان سالوں میں۔۔۔۔

اب رامزل تالیہ کی باتوں کا جواب کم ہی دیتا تھا۔۔۔۔

صرف اس کے چہرے میں کھو جاتا۔۔۔۔ جس سے تالیہ بھی حیران اور پریشان ہو جاتی۔۔۔۔ تالیہ اور رامین کے دو سال رہتے تھے۔۔۔۔

اسے بالکل ایسے ہی ٹریٹ کیا جاتا جیسے وہ اس گھر کی بہو نہیں بیٹی ہو۔۔۔۔

سمیسٹر بریک چل رہی تھی۔۔۔۔

تو آج رامنزل لوگوں کی دعوت تھی شاہ منشن میں۔۔۔۔

لیکن رامنزل پتہ نہیں کیوں صبح سے ہی بہت خوش تھا۔۔۔۔

اس کی یہ خوشی منان اور سادیہ نے بھی نوٹ کی تھی۔۔۔۔

اس سے وجہ پوچھی۔۔۔۔ تو یہ کہہ کر ٹال دیا۔۔۔ کہ بہن سے ملنے جانا ہے آخر خوش تو ہو نگانہ۔۔۔۔

ساتھ فجر کی نماز پڑھنے اور ہادی سے تلاوت سننے کے بعد اس نے شکرانے کی نماز ادا کر کے اشکبار آنکھوں سے

ہمیشہ کی طرح شکر ادا کیا تھا اس نعمت کا۔۔۔۔ تو ہادی نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔ راین پھر سے سو گئی

تھی۔۔۔۔ اور ہادی نے برابر میں لیٹ کر اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب اس کی

آنکھ کھلی۔۔۔۔ تو ہادی موجود نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن راین کے کپڑے بیڈ پہ پڑے تھے۔۔۔ جس کا مطلب تھا۔۔۔۔

کہ راین آج یہ پہنے۔۔۔۔ ہادی کا سوچ کے ہی اس کے لبوں پہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔ وہ کپڑے اٹھا کر واشروم

جانے لگی تو ہادی بنا شرٹ کے بال صاف کرتا ہوا باہر نکلا۔۔۔۔

"گڈ مارنگ بیوی۔۔۔۔"

رامین نے ہادی کو دیکھ کے نظریں جھکا لی۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔"

رامین نے جھکی نظروں کے ساتھ جواب دیا۔۔

"نیچے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔ میری طرف دیکھیں نا۔۔۔"

"آپ پہلے شرٹ پہن لیں۔۔"

رامین نے آہستہ سے جواب دیا۔۔۔

تو ہادی ہنسنے لگا۔۔۔ اور اسے اپنی پسند کی شرٹ نکالنے کا بولا۔۔۔۔

تو رامین کمر ڈکی طرف بڑھ گئی۔۔۔ لیکن جیسے ہی اسے اپنے پیچھے ہادی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔

اسے شرٹ نکالتے ہاتھ فوراً تھم گئے۔۔۔ اور دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔۔

رنگ ہی رنگ تھے نگاہوں میں "

جیسے ست رنگیاں ہو رہی ہوں میں

حسن تھا نور کی پناہوں میں

"عشق تھا بے خودی کی بانہوں میں

ہادی نے جیسے ہی رامین کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔

اس کی دھڑکنیں رک گئیں۔۔۔

تم کو ہر آن مہربان پایا"

"زندگی دھوپ تم گھنسا یہ

ہادی نے یہ بول کر جیسے ہی اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

تو راین آنکھیں موند گئی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہارے ساتھ ایک ایک لمحہ اتنا پر سکون ہو جائے گا۔۔۔"

راین تو اس قدر شرمناک رہی تھی کہ اس کی آنکھ ہی نہیں کھل رہی تھی۔۔۔ ہادی نے اس کے رخسار پہ بوسہ دیا۔۔۔ اور اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ لیکر پہنی۔۔۔ اسے چنچ کر نے کا کہہ کے روم سے نکل گیا۔۔۔ تو راین کو بھی سانس آیا۔۔۔ اور وہ واش روم میں گھس گئی۔۔۔

منان لوگوں کا شاہ منشن میں بہت اچھے سے استقبال کیا گیا۔۔۔

خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔

راین بھی ماما بابا سے مل کر بہت خوش ہوئی۔۔۔۔

رازل کی نظر بار بار بھٹک کر تالی پہ جاتی۔۔۔

جسے سادیہ بیگم کے ساتھ ساتھ راین اور تالیہ نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔

لیکن تالیہ کے آنکھیں دکھانے پہ وہ سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔۔۔

کہیں یہ منہ پھٹ لڑکی سب کے سامنے نہ اسٹارٹ ہو جائے۔۔۔۔
ایک اچھا وقت گزارنے کے بعد منان لوگوں نے ان سے اجازت لی۔۔۔

اچانک کچھ دن سے تالیہ یونیورسٹی نہیں ارہی تھی۔۔۔۔

تو رازمزل بھی تھوڑا پریشان تھا۔۔۔

لیکن رامین سے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔۔۔

بلاخر جب صبر نہ ہوا۔۔۔۔

تو اس نے رامین کو کال کی۔۔۔

اور باتوں باتوں میں تالیہ کا پوچھا۔۔۔

تو رامین نے اسے تالیہ کے بخار کی خبر سنائی۔۔۔

جسے سن کے وہ تھوڑا ٹینشن میں آگیا۔۔۔

تو اس کا لہجہ رامین نے بھی نوٹ کیا۔۔۔

اور اسے ایک دو دن میں چکر لگانے کا بول کے کال بند کر دی۔۔۔

یا میرے اللہ۔۔۔ یہ لڑکی ویسے تو اتنی لمبی زبان رکھتی ہے۔۔۔ لیکن اپنا خیال نہیں رکھ سکتی۔۔۔ اب پتہ نہیں کتنا

"تیز بخار ہو۔۔۔۔۔ کل جاؤں گا پوچھنے۔۔۔۔۔"

تالیہ کے بارے میں سوچتے سوچتے کب اسے نیند آئی۔۔۔۔
پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔

اگلے دن رامنزل واقعی تالیہ کو دیکھنے پہنچا ہوا تھا۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔۔ رامنزل صاحب آئے ہیں بھی۔۔۔۔ ان کے شایانِ شان خدمت کی جائے۔۔۔۔ کوئی کمی نہ رہ "جائے۔۔۔۔"

ہادی نے رامنزل نے ملنے کے بعد اسے چھیڑا۔۔۔۔
تو سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔"

ارے میری گڑیا۔۔۔۔ بھائی کی جان۔۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔۔ یہ ہادی تم پہ غصہ تو نہیں کرتا۔۔۔۔ ورنہ میں اس کی خبر "لوں"

رامنزل نے رامین کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"میں بہت اچھی ہوں۔۔۔۔ اپ کیسے ہیں۔۔۔۔ ممابا کیسے ہیں۔۔۔۔ اور یہ مجھے بالکل بھی تنگ نہیں کرتے"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔ ممابا بھی ٹھیک ہیں۔۔۔۔ بس تمہیں یاد کرتے ہیں۔۔۔۔"

رامنزل کو وہاں دیکھ کر رامین کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔

اسے دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا۔۔۔

رامزل نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔۔۔

کہ شاید وہ دکھ جائے۔۔۔

لیکن ایسا کچھ نہ ہوا۔۔۔

"آنٹی۔۔ تالیہ اور حور نظر نہیں آرہی۔۔۔ کہیں گئی ہوئی ہیں"

حور تو شادی کے بعد ہی دبی چلی گئی تھی اور اب تک نہیں آئی۔۔۔ اور تالیہ کو بخار ہے۔۔۔ وہ آرام کر رہی ہے۔۔۔

"اوہ۔۔۔ اب کیسی طبیعت ہے اس کی۔۔۔ ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔۔۔"

"اب تو پہلے سے بہت بہتر ہے۔۔۔ بس میڈیسن دی ہے۔۔۔ ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ ان شاء اللہ"

"ان شاء اللہ۔۔۔ انٹی میں اسے دیکھ لوں۔۔۔ وہ ایکچولی مجھے یونی کی بھی بات کرنی تھی کچھ۔۔۔"

"جی ضرور۔۔۔ جاو ر امین آپ رامزل کو ساتھ لے جاؤ"

"آئیں بھائی۔۔۔"

وہ دونوں اور ہادی آگے پیچھے چلتے ہوئے تالیہ کے روم میں داخل ہوئے۔۔۔

"کم انگ۔۔۔"

"میری گڑیا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں ایچ بی۔۔۔۔"

"دیکھو کون آیا ہے۔۔۔"

"کون۔۔۔۔۔"

رامین کے ساتھ کھڑی شخصیت کو دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔۔

"رامنل بھائی تمہاری طبیعت پوچھنے آئے ہیں۔۔۔ میں کچھ کھانے کے لیے لاتی ہوں۔۔۔ اپ باتیں کرو۔۔۔۔"

وہ کھڑوس اس کی طبیعت پوچھنے آیا تھا۔۔۔۔

تالیہ کی تو آنکھیں اور منہ دونوں کھل گیا۔۔۔۔

"تالی گڑیا۔۔۔ منہ تو بند کر لو۔۔۔ مکھی چلی جائے گی۔۔۔ میں رامین کو دیکھ لوں۔۔۔۔"

تالیہ نے منہ پھیر لیا۔۔۔۔

حیرت ہے۔۔۔ ویسے تو اس کی بولتی ہی بند نہیں ہوتی۔۔۔ اور آج دیکھوں۔۔۔ جیسے منہ میں زبان ہی نہیں"

۔۔۔۔"

رامنل منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔۔۔

لیکن بڑبڑاہٹ اتنی اونچی تھی۔۔۔۔

کہ تالیہ آسانی سے سن لیتی۔۔۔۔

اوہیلو مسٹر۔۔۔ اپنی حد میں رہو۔۔۔ میں بولوں یا نہیں یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔ ویسے تم حال ہی پوچھنے آئے ہو۔۔۔
"۔۔۔ یا لڑائی کرنے۔۔۔"

آیا تو حال پوچھنے ہی تھا۔۔۔ لیکن تمہیں دیکھ کر زبان پھسل جاتی ہے۔۔۔ وہ کیا ہے مجھے سکون راس نہیں آیا۔۔۔
"۔۔۔ تو بس اسی لیے آگیا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی۔۔۔۔۔

رامین اور ہادی چائے اور سنیکس کے ساتھ روم میں داخل ہوئے۔۔۔

"کیا باتیں ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔"

"کچھ خاص نہیں۔۔۔ بس یہ تو معمول کی ہیں۔۔۔ بس چلتی رہتی۔۔۔۔۔"

"اچھا چھوڑو۔۔۔ سب میری بیوی کے ہاتھ کی چائے پیو۔۔۔۔۔ اور تعریف کرو۔۔۔۔۔"

چائے واقعی مزے کی تھی۔۔۔۔۔

رامنل نے دل سے تعریف کی۔۔۔۔۔

تھوڑی گپ شپ کے بعد دوبارہ آنے کا وعدہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

اس نے اجازت چاہی۔۔۔۔۔

سونے کے لیے لیٹتے ہوئے تالیہ کو سوچتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

آج اسے مزے کی نیند آنے والی تھی۔۔۔۔

میرے پیار کے تکیے کو موڑ کے سونا

بھگی ہوئی چادر کو اوڑھ کے سونا

ہم بھی آئیں گے آپ کی خوابوں میں

تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر سونا

سیر کرتی ہے وہ حویلی میں

چاند بھی کھڑکیاں بدلتا ہے

کوئی دھوپ چھاؤں کا موسم ہو

اور مدھم مدھم بارش ہو

ہم گھری سوچ میں بیٹھے ہوں

سوچوں میں سوچ تمھاری ہو

اس وقت تم ملنے آ جاؤ

اور خوشی سے پلکیں بھاری ہوں

ہم تم دونوں خاموش رہیں

اور زباں پر آنکھیں حاوی ہوں

تم تھام لو میرے ہاتھوں کو

اور لفظ زباں سے جاری ہوں

میں تم سے محبت کرتا ہوں

اور جذبوں میں سرشاری ہو

ہاتھوں کی لکیریں مل جائیں

سنگ چلنے کی تیاری ہو

سب خوابوں کو تعبیر ملے

اور ہم پر خوشیاں واری ہوں

تالیہ جتنا راز مل کے بارے میں سوچتی ----

انتاہی الجھ جاتی ----

آخر وہ تھا ہی ایسا ----

یا پھر ماضی نے اسے ایسا بنادیا تھا ----

تالیہ اپنے پاس سے کچھ بھی اخذ نہیں کر سکتی تھی ----

کبھی وہ بالکل ایسے برتاؤ کرتا جیسے جانتا ہی نہ ہو ----

اور کبھی کبھی ایسا کہ جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔۔

تالیہ ہمیشہ ہی اسے دیکھ کر عجیب تذبذب کا شکار ہو جاتی۔۔۔۔

لیکن ایک بات جو سب سے مزے کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ تالیہ نے اس کھڑوس کا سوچنا تو شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بھی میرے ریڈرز جب رامزل کے بارے میں سوچ سکتے تو تالیہ کا چیز ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلاخر تالیہ ایک فیصلے پہ پہنچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ وہ اس بارے میں رامین سے بات کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ آخر اس

کے بھائی کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رامزل لوگوں کا لاسٹ ایر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

توان کی کلاس نے فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ کیوں نہ ان دنوں کو یاد گار بنایا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے انہوں نے چیئر مین سے بات کرنے تالیہ لوگوں کی کلاس کے ساتھ ایک ٹرپ ارنج کرنے کا پلان

بنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگوں کو یہ آئیڈیا بہت اچھا لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رامزل کی کلاس سے رامزل، راحم اور نمرہ سمیت پوری کلاس ہی تیار تھی جانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل تو رامین اور تالیہ کا بھی بہت کر رہا تھا جانے کا لیکن ان کو پہلے ہادی اور پاپا سے اجازت بھی لینا تھی۔۔۔۔۔
سو تالیہ نے پہلے ہادی سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔

کیونکہ اگر وہ مان گیا۔۔۔۔۔

تو شاہ کو منانا کوئی مشکل کام نہ تھا۔۔۔۔۔

اس لیے تالیہ نے رامین کو منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے بولا تھا کہ میں خود ہی بات کروں گی۔۔۔۔۔

شام کو تالیہ ہادی کے آفس سے آنے کے بعد اس کے روم میں موجود تھی۔۔۔۔۔ جب کہ رامین نیچے روڈ ابہ بیگم کے ساتھ کیچن میں موجود تھی

۔۔۔۔۔ اور ایسا صرف تب ہی ہوتا تھا۔۔۔۔۔ جب تالیہ کو کوئی بات منوانی ہوتی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے ہادی بھی تھوڑا حیران تھا۔۔۔۔۔ کہ اب تالیہ کو کیا کام اگیا۔۔۔۔۔

"تالی گڑیا۔۔۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔۔۔ کوئی کام تھا۔۔۔۔۔ مجھے بلا لیتی آپ۔۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔۔۔ میں آپ کے روم میں نہیں آسکتی کیا۔۔۔۔۔ یا میں صرف کام کے لیے ہی آپ کو یاد کرتی ہوں۔۔۔۔۔"

اب ہادی اقرار کر کے ناراضگی تو مول نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔۔ تو فوراً اسے اس کی بات کی تردید کر دی۔۔۔۔۔

"ارے نہیں میرا بچہ۔۔۔۔۔ یہ آپ کا بھی روم ہے۔۔۔۔۔ جب چاہے آؤ۔۔۔۔۔ میں نے منع کب کیا۔۔۔۔۔"

تالیہ لوگوں کو جانے کی اجازت مل گئی۔۔۔

بلاخر ان لوگوں نے شاپنگ والا کارنامہ بھی سرانجام دے دیا۔۔۔۔۔
جانا تو رازمزل لوگوں کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔

لیکن اسے تالیہ کے ساتھ پہلی شاپنگ نہیں بھولی تھی۔۔۔۔۔
سو اس نے ہادی اور راین سے معذرت کر لی تھی۔۔۔۔۔
اس لیے اب ہادی نے ان کو شاپنگ کروائی تھی۔۔۔۔۔

ان کا پلین مری اور سوات وغیرہ والی سائیڈ جانے کا تھا۔۔۔۔۔
اس کے لیے ایک وین کروائی گئی تھی۔۔۔۔۔
سب اسٹوڈنٹس نے یونی سے ہی جانا تھا۔۔۔۔۔
اس لیے سب مقررہ وقت پر پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔

ہادی اور راین ایک سیٹ پہ اور رازمزل اور راحم ان کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھے تھے۔۔۔۔۔
جبکہ نمرہ عین رازمزل کے پیچھے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔
یہ چھوٹا سا قافلہ منزل کی جانب رواں دواں تھا۔۔۔۔۔

صبح گیارہ بجے وہ لوگ مری پہنچے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹے سے ہوٹل سے انہوں نے ناشتہ کیا۔۔۔

اور فریش ہونے کے بعد شاپنگ اور اوارا گردی کی غرض سے مال روڈ کا رخ کیا۔۔۔

دو گھنٹے وہاں گزارنے کے بعد اب ان کا رخ پشاور کی طرف تھا۔۔۔۔

شام ڈھلے بس پشاور کی حدود میں داخل ہوئی۔۔۔۔

آسمان پہ گہرے بادلوں کی وجہ سے موسم میں ہلکی ہلکی خنکی تھی۔۔۔۔

تو سب نے جیکٹس پہن لی۔۔۔۔

گاڑی ایک ڈھلوان پہ چڑھ کر ہوٹل کے پارکنگ ایریا میں آئی۔۔۔۔

رامین اور تالیہ اتر کر ہوٹل کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔

ٹیچرز نے سب کو ان کے روم میں آرام کرنے کا بولا۔۔۔۔

تو سب لوگ اپنے رومز میں گھس گئے۔۔۔

اور شام میں صدر اور کینٹ جانے کا ارادہ تھا سب کا۔۔۔۔

شام کو سب لوگ تیار ہو کر لابی میں موجود تھے۔۔۔

تو تالی نے ایک نظر رامزل کو دیکھا۔۔۔۔

سیاہ شرٹ کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کیے۔۔۔۔۔

گلے میں سفید مفلر اور ٹورسٹ جیکٹ پہنے اور گوگلز لگایے۔۔۔۔۔

وہ ایک دم تیار تھا۔۔۔

پشاور کے بازار چھاننے کے بعد انہوں نے ایک ریسٹورنٹ سے مزید ارسا کھانا کھایا۔۔۔

اب ان کا ارادہ نمک منڈی دیکھنے کا تھا۔۔۔

نمک والی منڈی سے جب وہ نمک کڑا ہی کھا کر نکلے تو کافی اندھیرا پھیل چکا تھا۔۔۔

سو انہوں نے واپس ہو ٹل جانا ضروری سمجھا۔۔۔

رات خوب بارش ہوئی تھی۔۔۔

تالیہ باہر نکلی تو اس کی نگاہ گھاس پہ نماز پڑتے رامنزل پہ پڑی۔۔۔

سینے پہ ہاتھ باندھے، سر جھکائے، وہ کتنا پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

تالیہ کو وہ منظر مکمل لگا تھا۔۔۔

اب ان کا رخ اشووبلی کی طرف تھا۔۔۔

تالیہ اور رامنزل مسلسل خاموش تھے۔۔۔

رامنزل چاہتا تھا تالیہ اس سے بات کرے۔۔۔

چاہے لڑے لیکن بات لازمی کرے۔۔۔

تو دوسری طرف تالیہ کی بھی یہی حالت تھی۔۔۔۔

اشوا ونچے پہاڑوں میں گھری ایک چھوٹی سے وادی ہے۔۔۔ جس کے درمیان نیلا دریا بہتا ہے۔۔۔۔

شام میں جب اندھیرا پھیلنے لگا تو وہ لوگ جھیل کے پاس رات کا انتظام کرنے لگے۔۔۔۔

آج ان کا ارادہ ٹرتھ اور ڈیر کھیلنے کا تھا۔۔۔

اپنے بیگ پیکیس سے کیمپنگ کا سامان نکالتے باتیں کرتے، خیموں کے پولز اور جوائنٹ سیٹ کیے۔۔۔

خود وہ سب خیموں کے پاس کھلے میدان میں دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے۔۔۔

اور درمیان میں آگ جلائی ہوئی تھی۔۔۔

ان کے ٹیچرز دور بیٹھے تھے۔۔۔

بقول ان کے یہ بچوں کا کھیل ہے۔۔۔۔

گیم سے پہلے شرط رکھ گئی کہ وہ خود فیصلہ کریں گے کہ جس پہ بوتل رکی اسے کونسا آپشن دیں۔۔۔۔

تھوڑی سی کوشش کے بعد سب مان گئے تھے۔۔۔۔

بلاخر گیم کا آغاز کیا گیا۔۔۔۔

باری باری بوتل جس پہ رکتی وہ ٹاسک پورا کرتا۔۔۔۔

اس کے بعد بوتل تالیہ پہ رکتی۔۔۔۔

تو رامین نے اسے 'ہ' سے سونگ سنانے کا ڈیر دیا۔۔۔۔

کافی سوچنے کے بعد تالی کی پر سوز آواز گونجی۔۔۔۔

ہوئے بے چین پہلی بار

رازیہ جانا

محبت میں کوئی عاشق

"کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

رامزل تو جیسے اس کی آواز میں کھو گیا تھا۔۔۔۔

ارے بھی اس کی آواز پہ تو آپکی رائٹر بھی فدا ہیں۔۔۔۔

اگلی بار بوتل رامین پہ رکتی تو رامزل نے اپنی گڑیا کو ایک پیار سا شعر سنانے کا بولا۔۔۔۔

کبھی اس طرح میرے ہم سفر

سبھی چاہتیں میرے نام کر

اگر ہو سکے تو کہیں کبھی

میرے نام بھی کوئی شام کر

میرے دل کے سائے میں اکبھی

میری دھڑکنوں میں قیام کر
 یہ جو میرے لفظوں کے پھول ہیں
 تیرے راستے کی یہ دھول ہیں
 کبھی ان سے سن میری داستان
 "کبھی ان کے ساتھ کلام کر۔۔۔"

اور لوجی آپ کے پیارے کی باری آگئی۔۔۔ اور اگلی بار نشانہ رامزل تھا۔۔۔ جس کو ٹاسک تو تالی نے دینے کا ارادہ
 کیا ہوا تھا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے ہی نمرہ بول پڑی۔۔۔ تو تالی کو چپ ہونا پڑا۔۔۔
 "میں آپ کو ٹر تھ دیتی ہوں۔۔۔ اپ بتاؤ کہ کبھی کسی سے پیار کیا ہے۔۔۔ اس کا نام بتاؤ۔۔۔"
 اور پیار کا نام سن کر جہاں رامزل کا رنگ فق ہوا۔ وہی رامین نے ایک افسوس بھری نگاہ نمرہ پہ ڈالی اور دکھ سے
 اپنے بھائی کو دیکھا۔۔۔ جو آنسو ضبط کر رہا تھا۔۔۔
 نمرہ کو لگا اس نے غلط پوچھ لیا کچھ۔۔۔ اور تالیہ کبھی رامین کی طرف اور کبھی رامزل کی طرف دیکھتی ماجر جاننے کی
 کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"ہاں کیا ہے پیار۔۔۔ اور اس کا نام تانیہ تھا۔۔۔"

رامزل اتنا بول کے ایکسیوز کرتا اپنے خیمے کی طرف چل پڑا۔۔۔

راحم نے دکھ سے اپنے بھائی جیسے دوست کو دیکھا۔۔۔ جو آنسو ضبط کر رہا تھا۔۔۔ اور اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

اس کے بعد باقی سب بھی اپنے اپنے خیموں کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

تالیہ نے رامین کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کیسے۔۔ کہاں ہے وہ اب"

اس دن اس کا برتھڈے تھا۔۔۔ تو وہ بہت خوش تھی۔۔۔ بھائی کے ساتھ بانک پہ ایسے سفر پہ نکلی کہ آج تک " واپس نہ آئی۔۔۔ ان دونوں کو بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا۔۔۔ بھائی تو بچ گئے مگر تانیہ ہمیں چھوڑ گئی۔۔۔ اور بھائی نے ایسا اسے دل پہ لیا کہ کئی بار خود کشی کی کوشش کی۔۔۔ وہ ابھی بھی اس کی موت کا ذمہ دار خود کو مانتے ہیں۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ سب کے پیار اور توجہ سے وہ زندگی کی طرف لوٹ آئے۔۔۔ تمہیں پتہ اس کی آنکھیں بالکل تمہارے جیسی تھی۔۔۔ وہ بالکل تمہاری کاپی تھی۔۔۔ کبھی کبھی تم پہ مجھے تانیہ کا گمان ہوتا۔۔۔ اس لیے تم مجھے بہت پیاری ہوں۔۔۔ بھائی نے تو ہر احساس چھوڑ دیا تھا۔۔۔ لیکن جب میں نے ان کوں تم سے لڑتے اور باتیں کرتے اور تمہاری "طرف دیکھ کر ہنستے دیکھا تو مجھے لگا میرا بھائی واپس آ گیا ہے۔۔۔۔۔"

رامین کی باتیں سن کے تالیہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔۔۔ اس نے رامین کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ تو تھوڑی دیر بعد ہی وہ سو گئی۔۔۔

نہ جانے کتنے ہی آنسو تھے جو باہر آنے کو بے تاب تھے۔۔۔ ذہن سے ماضی کی تلخ یادوں کو جھٹکنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ خیمے سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔ اور آنسو سے گرتے ہوئے آنسو کو مسلسل جھٹکتے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ جب کسی نے اسے بازو سے پکڑا۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو تالیہ تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔"

نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ کیا کر لو گے۔۔۔ اور تمہیں شرم نہیں آتی لڑکیوں کی طرح روتے ہوئے۔۔۔ کہیں تم لڑکے کے بھیس میں لڑکی تو نہیں

رامزل کا تو دماغ گھوم گیا اس کی بات پہ۔۔۔۔

میں جیسے مرضی رووں۔۔۔ تم سے مطلب۔۔۔ تم مس نقلی حالم۔۔۔ اپنے کام سے کام کرو۔۔۔ میں تمہیں جسٹفائی " کیوں کرو ہر بات۔۔۔

تالیہ بس اس کا مائنڈ ڈائورٹ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جس میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

"اور تم خود کیا ہو۔۔۔ نقلی فاتح رامزل۔۔۔ کاش جتنے پیارے ہوزبان سے بھی پھول ہی گرتے ہوتے۔۔۔"

"ہاں جیسے تم تو پھول ہی برساتی ہو۔۔۔ تم خود بھی چلتا پھرتا کاٹا ٹا ہوں۔۔۔"

رامزل اسے سناتا پیر پٹخ کے آگے بڑھ گیا اپنے خیمے کی طرف۔۔۔

اور تالیہ بھی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔ بلاخر اس کا پلین کامیاب ہوا۔۔۔

بلاخر وہاں بھرپور دودن گزارنے کے بعد انہوں نے واپسی کی راہ لی۔۔۔۔۔

بلاخر وہ بھرپور اوٹنگ کے بعد واپس آگئے تھے۔۔۔۔۔

نمرہ کا تو موڈ خراب تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ سب نے ہی رازمل کے خراب موڈ پہ اسے اچھی خاصی سنائی تھی۔۔۔۔۔

اس لیے وہ آج کل تھوڑی بد مزاج ہو رہی تھی سب کے ساتھ۔۔۔۔۔

اور اس واقعے کے بعد رازمل یا تالیہ میں سے کسی نے اسے مخاطب کرنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

راہین تو پہلے ہی ان دونوں کے علاوہ کم ہی کسی سے بات کرتی تھی۔۔۔۔۔

اسی وجہ سے کلاس والے اسے مغرور جب کہ ہماری شہزادی کو منہ پھٹ کہتے تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ منہ پہ ہی جواب دیتی تھی۔۔۔۔۔

چاہے کسی کو برا لگے یا اچھا۔۔۔۔۔

یہ بھی نہیں دیکھتی تھی کہ آگے استاد ہے یا کوئی اور۔۔۔۔۔

آتے ساتھ ہی سب لوگ دوبارہ سے اپنی اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

لیکن سب سے حیران کن بات یہ تھی۔۔۔

کہ اب رامنزل اور تالیہ اکثر یونیورسٹی میں ساتھ بیٹھ کے پڑھتے پایے جاتے تھے۔۔۔

جو کہ کسی کے لیے بھی معجزے سے کم نہ تھا۔۔۔

کہ رامنزل اور وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔

نمرہ دل ہی دل میں ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر جلتی تھی۔۔۔۔

تالیہ کو دیکھ کے اب رامنزل کو غصہ نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔

ابھی تک وہ اپنی اس کیفیت کو کوئی نام دینے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

لیکن ہاں کبھی کبھی ان کی بحث ضرور ہو جاتی تھی۔۔۔۔

"مما۔۔۔ کھانا لگوا دیں بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔"

ہادی افس سے آیا تو اس نے رودابہ بیگم کو پکارا۔۔۔۔ جو کیچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔ میں بس ابھی لگواتی ہوں۔۔۔ اپ فریش ہو کے آؤ۔۔۔ تب تک شاہ بھی آجائیں گے۔۔۔"

رودابہ بیگم نے اسے جواب دیا۔۔۔

"او کے ممما۔۔۔ ممار امین کہاں ہیں۔۔۔ نظر نہیں آرہی۔۔۔۔"

"وہ ابھی اوپر روم میں گئی ہے۔۔۔ میں نے ان کو بھی فریش ہونے کا بولا تھا۔۔۔۔"

"او کے ماما۔۔۔ ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔"

ہادی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

ہادی روم میں داخل ہوا تو رامین کہی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

اور ٹیرس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔۔ ہادی نے اندازہ لگایا کہ وہی ہوگی۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے ٹیرس بہت پسند تھا۔۔۔۔۔

یہاں سے لان نظر آتا تھا۔۔۔۔

ہادی نے اسے ڈسٹرب کرنے کا ارادہ ملتوی کیا۔۔۔۔

اور کپڑے لیکر واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

جب وہ واشروم سے نکلا۔۔۔۔

تو رامین کمرڈ میں سر دیے کھڑی تھی۔۔۔۔

شاید ابھی تک ہادی کی روم میں موجودگی سے لاعلم تھی۔۔۔۔۔

تبھی اتنے لا پرواہ حلیے میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ہادی کے چہرے پہ دلکش مسکراہٹ آئی۔۔۔

اور وہ دبے پاؤں رامین کے پاس آیا۔۔۔۔۔

اور پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ چینختی ہادی نے اپنا ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔۔۔

"شش۔۔۔۔۔ میں ہوں۔۔۔۔۔ ہادی۔۔۔۔۔"

ہادی نے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔

اور اس کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔۔

اب وہ اس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا چکا تھا۔۔۔

رامین تو اس کی اتنی سے قربت پہ ہی بے ہوش ہونے کے قریب تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔۔۔ آگے۔۔۔۔۔ وہ کھانا۔۔۔۔۔"

ہادی کی قربت میں تو رامین کی زبان ہی تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے تو بس میٹھا کھانا ہے۔۔۔۔۔"

اس کے بالوں میں منہ دیے ہادی نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ جی جان سے لرزا اٹھی۔۔۔۔۔

"بھیا۔۔۔۔۔ اجاویار۔۔۔۔۔ بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔"

عرش کی تیز آواز پہ وہ ایک جھٹکے سے رامین سے دور ہوا۔۔۔۔۔

تو رامین اس کی اس حرکت پہ کھکھلا اٹھی۔۔۔۔۔

ہادی جو باہر جا رہا تھا اس کی ہسی پہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"اف۔۔۔۔۔ یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی۔۔۔۔۔"

"آجائیں۔۔۔ کھانا کھالیں۔۔۔ پھر ایک سر پر اترے۔۔۔"

اس نے پیار سے رامین کے چہرے کو چھوا اور باہر نکل گیا۔۔۔

رامین نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا۔۔۔

ہادی کی محبت میں وہ دن بدن نکھر رہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں کو ایک گہری مسکان نے چھوا۔۔۔

رامین نے دوپٹہ سر پہ اوڑھا۔ اور باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

رامین، رامزل اور تالیہ یونیورسٹی میں آج کل ساتھ پائے جاتے تھے۔۔۔

وہ لوگ گراؤنڈ میں بیٹھے پڑھ رہے تھے۔۔۔ جب تالیہ کو پتا نہیں کیا سو جھا۔۔۔۔۔

"رامزل اور رامین میری بات سنو۔۔۔ غور سے۔۔۔"

ان بچاروں کو لگتا نہیں کیا بات ہے۔۔۔ تو اسے غور سے سننے لگے۔۔۔

یار ایک کام کرتے ہیں۔۔۔ بعد میں پڑھتے ہیں۔۔۔ پہلے ہم کچھ کھیلتے ہیں۔۔۔ پلیز منع مت کرنا۔۔۔ ورنہ میں "

"ناراض ہو جاؤ گی۔۔۔"

تالیہ نے اتنے معصوم ہو کے کہا۔۔۔ کہ دونوں ہی مان گئے۔۔۔

اب وہ تینوں گراؤنڈ میں بیٹھے لڈو کھیل رہے تھے۔۔۔

کہ اچانک ہی تالیہ کو بے ایمانی کرتے ہوئے رامزل نے پکڑ لیا۔۔۔

اب حال یہ تھا کہ پوری یونیورسٹی میں تالیہ آگے اور رامزل پیچھے تھا۔۔۔

اور رامین گراؤنڈ میں سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔

کہ ایک کم تھی جو بھائی بھی شروع ہو گیا۔۔۔

اچانک تالیہ درختوں کے درمیان سے نکلی اور اسے پکارا۔۔۔

"رامز۔۔۔ پکڑو مجھے۔۔۔"

بول کر بھاگ گئی۔۔۔

"روکو۔۔۔ کدھر جا رہی تھی۔۔۔"

اچانک رامزل خاموش ہو گیا۔۔۔

اسے اپنا خواب یاد آیا۔۔۔

خواب میں بھی وہ ایسے ہی لڑکی کے پیچھے بھاگ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے سمجھتا تھا کہ وہ لڑکی تانیہ ہے۔۔۔

لیکن آج پتہ چلا کہ وہ تانیہ نہیں تالیہ تھی۔۔۔

جو کہ رامزل کے لیے خوش کن احساس تھا۔۔۔

"لیکن میں خوش کیوں ہو رہا ہوں؟؟؟؟؟ کہیں مجھے اس سے پیار تو نہیں ہو گیا۔۔۔۔۔"

رامنل انہی سوچوں میں گم تھا۔۔۔۔۔

تالیہ تھک کر رامین کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں ڈرائیور انہیں لینے آیا۔۔۔۔۔ تو وہ رامنل کو بائے بول کے چلی گئی اور رامنل بھی راحم کے ساتھ گھر جانے کے لیے اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا

یہ آج کیسا انکشاف ہوا تھا اس پہ۔۔۔۔۔

اس نے تو خود سے کبھی بھی محبت نہ کرنے کا عہد کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر تانیہ کے جانے کے اتنے سالوں بعد اس سے یہ کیسے ہو گیا۔۔۔۔۔

کیوں وہ ایک معمولی سی لڑکی کے سامنے ہار گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حالانکہ نمرہ نے کئی بار اس کے قریب جانے کی کوشش کی لیکن اس نے ہمیشہ اس سے فاصلے رکھے۔۔۔۔۔

اب ایسا کیوں ہوا کہ وہ لڑکی جسے وہ پسند بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔

اس سے محبت کر بیٹھا۔۔۔۔۔

راحم کو اس کے گھر ڈراپ کرنے کے بعد وہ ایسے ہی گاڑی لیے سڑکوں پہ آوارہ گردی کرتا رہا۔۔۔۔۔

پھر ایک جگہ اس نے گاڑی روک دی۔۔۔۔۔

اور سیٹ کے ساتھ پشت لگا کر تالیہ کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔۔

محبت نے ساز چھیڑا۔۔۔۔۔ تو ہوائیں بھی گنگنا اٹھیں۔۔۔۔۔

ہاں ہاں اس سر پھرے کو محبت ہو گئی تھی وہ بھی ہماری پاگل شہزادی سے۔۔۔۔۔

جس کا اقرار کچھ ہی لمحوں پہلے اس کے دل نے کیا تھا۔۔۔۔۔ اور اس نے دل کی آواز پہ لبیک کہا تھا۔۔۔۔۔

"ہے ہے ہے۔۔۔۔۔"

"یس یس یسس۔۔۔۔۔"

اس نے گنگناتے ہوئے اپنا پر اتار کر گول گول گھمایا۔۔۔۔۔

"آئی ایم ان لو۔۔۔۔۔ آئی ایم ان لو۔۔۔۔۔ آئی ایم ان لو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا"

رات کی آخری پہرہ بالکل دیوانے کی طرح سڑک پہ بھاگتے ہوئے چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

روڈ پہ اکا دکا ہی لوگ تھے۔۔۔۔۔

"ہے یو۔۔۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔۔۔ آئی ایم ان لو و دہر، نقلی عالم۔۔۔۔۔"

اب وہ روڈ پہ ایک راگمیر کو روک کے اسے بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ اسے پاگل سمجھتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

لیکن وہ ابھی بھی ہر چیز سے بے نیاز سب کو اپنی محبت کی داستان سنانے میں محو تھا۔۔۔۔۔

اس کی خوشی دیدنی تھی۔۔۔۔۔

ہے یو مس تالیہ شاہ۔۔۔ مجھے محبت ہو گئی ہے تم سے۔۔۔ سناتم نے مجھے یعنی نقلی رامنزل کو نقلی حالم سے محبت ہو " گئی ہے۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا

اب وہ تالیہ سے مخاطب تھا۔۔۔ اس سے اظہارِ عشق کر رہا تھا۔۔۔۔

اس پری پیکر کے تصور سے ہی اس کے لبوں پہ ایک دلکش مسکان آ گئی تھی۔۔۔ خراب اس معمولی لڑکی میں رامنزل کھڑوس کی جان جو بسنے لگی تھی۔۔۔

یہ جان کر تمہارا جو بھی رد عمل ہوا۔۔۔ مجھے دل و جان سے قبول ہے۔۔۔ لیکن اب تم صرف میری ہے۔۔۔ اس " نقلی رامنزل کی۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح چلاتا ہوا کہیں سے بھی کھڑوس رامنزل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اگر اس کی کلاس کا کوئی اسے ایسے دیکھ لیتا تو شاید پاگل ہی سمجھتا۔۔۔۔

"رامین جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔ ہم بس کہیں جارہے ہیں۔۔۔"

رامین روم میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جبکہ ہادی نے آتے ہی آڈر دے دیا۔۔۔ بچاری جلدی جلدی ڈریس لیکر واشروم میں گھس گئی۔۔۔ اور ہادی اس کی جلد بازی پہ مسکرا کے رہ گیا۔۔۔۔

وہ لوگ تیار ہو کے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔۔۔ جب رودابہ بیگم کی نظر ان پہ پڑی۔۔۔ دونوں ہی بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔۔ رامین نے اورنج کلر کی فراک جبکہ ہادی نے وائٹ شرٹ جینز کے ساتھ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔ رودابہ نے ان کو دیکھ کے دل میں ماشاء اللہ کہا۔۔۔۔

"مما ہم لوگ باہر جا رہے ہیں۔۔۔ تھوڑا لیٹ ہو جائے گا۔۔۔ اپ انتظار مت کریے گا۔۔۔"

"او کے بیٹا۔۔۔ خیال سے جانا۔۔۔"

"اللہ حافظ ممما۔۔۔"

دونوں ان کو بول کر گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑی ساحل سمندر پہ ا کے رکی۔۔۔ تو ہادی نے باہر نکل کر رامین کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ رامین نے ایک نظر اسے دیکھا اور اتنے اچھے ہمسفر پہ اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

یہ میری خواہش تھی کہ آپ کو یہاں لیکر آؤں۔۔۔ اور آپ کے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر چلو۔۔۔ اور آج یہ "خواہش پوری ہو گئی۔۔۔"

رامین نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ بھی بچوں جیسی خواہشیں کرتے ہیں"

"جان ہادی۔۔۔ میں بچوں جیسی ہی نہیں بلکہ چار بچوں کی بھی خواہش رکھتا ہوں۔۔۔"

رامین اس کی بات پہ جھینپ گئی۔۔۔ تو ہادی کا فلک شگاف قہقہہ گونجا۔۔۔

وہ دونوں ایسے ہی کافی دیر ننگے پاؤں ساحل کی ریت پہ چلتے رہے۔۔۔ اور پھر اچھے سے ریسٹورنٹ میں ڈنر کرنے کے بعد دیر رات ان کی واپسی ہوئی۔۔۔

کوئی دھوپ جھاؤں کا موسم ہو

اور مدھم مدھم بارش ہو
ہم گھری سوچ میں بیٹھے ہوں
سوچوں میں سوچ تمھاری ہو
اس وقت تم ملنے آ جاؤ
اور خوشی سے پلکیں بھاری ہوں
ہم تم دونوں خاموش رہیں
اور زباں پر آنکھیں حاوی ہوں
تم تھام لو میرے ہاتھوں کو
اور لفظ زباں سے جاری ہوں
میں تم سے محبت کرتا ہوں
اور جذبوں میں سرشاری ہو
ہاتھوں کی لکیریں مل جائیں
سنگ چلنے کی تیاری ہو
سب خوابوں کو تعبیر ملے
اور ہم پر خوشیاں واری ہوں

سادیہ بیگم رامنزل کے روم میں آئی۔۔۔ تو وہ اکیلا بیٹھا مسکرا رہا ہوں۔۔۔ سادیہ بیگم کو تعجب ہوا۔۔۔ کہ رامنزل اور مسکراہٹ حیرت ہے۔۔۔ تانیہ کے جانے کے بعد تو اس نے مسکرا نا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ کجاوہ آج مسکرا رہا ہے۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا جی۔۔۔ بڑا مسکرا یا جا رہا ہے وہ بھی اکیلے اکیلے۔۔۔ خیر تو ہے۔۔۔ مجھے دال میں کچھ کچھ کالا لگ رہا " ہے۔۔۔

سادیہ بیگم نے اسے کے برابر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے چھیڑا۔

"ارے ماما۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ دال بالکل بھی کالی نہیں ہے۔۔۔"

"رامنزل بیٹا۔۔۔ میں آپ کی ماما ہوں۔۔۔ دنیا دیکھی ہے میں نے۔۔۔ چلو شاباش بتاؤ مجھے اب۔۔۔"

"وہ۔۔۔۔۔ وہ ماما۔۔۔۔۔ وہ نہ۔۔۔۔۔ اففففف کیسے بتاؤ۔۔۔۔۔"

"رامنزل اب بتا بھی دو۔۔۔ تم تو ایسے کر رہے جیسے میں نے تمہارے سر پہ گن رکھی ہوں۔۔۔"

"ماما مجھے تالیہ سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے نہیں پتا کیسے بٹ ہو گیا "

رامنزل نے آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں بتا دیا۔۔۔

"تالیہ۔۔۔۔۔ ہادی کی بہن؟؟؟؟"

"جی ماما۔۔۔ وہی تالیہ شاہ۔۔۔ مس نقلی حالم۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا"

سادہ بیگم نے پہلے حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر گلے سے لگایا۔۔۔ آخر ان کا بیٹا اتنے سالوں بعد خوش تھا۔۔۔

"یہ تو بہت خوشی کی خبر ہے۔۔۔ میں راجین اور منان سے بات کرتی ہوں۔۔۔ پھر ہم رشتہ لینے جاتے ہیں۔۔۔"

"نہیں ماما۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔ ابھی میں نے تالیہ کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔ پھر جو کرنا ہو کرے گا۔۔۔"

سادہ بیگم نے ایک نظر اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھا۔۔۔ جوان کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔۔ سادہ بیگم نے اسے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔۔ اور دائمی خوشیوں کی دعا دی۔۔۔

کون جانے یہ دعا بھی پوری ہونی بھی تھی یا نہیں۔۔۔

یار تالی۔۔۔ ویسے نہ یہ راجنل اچھا بندہ ہیں۔۔۔ میں ایسے ہی اس کو کھڑوس اور اندھا اور پتہ نہیں کیا کیا کہتی "رہی۔۔۔ مجھے اب تھوڑا تھوڑا اچھا لگتا ہے یہ۔۔۔"

تالیہ اپنے روم میں بیٹھی دل میں راجنل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

تالیہ روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

حالانکہ دھیان اس کا بالکل اس طرف نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ تو اپنے ہی خیالوں میں گم مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ضرور مسکرا سکتی ہوں۔۔۔ لیکن اکیلے مسکرانے کا جواز سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ سواب جلدی جلدی بتاؤ" مجھے۔۔۔۔

"یار کیا ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ تم جاؤ اپنے کمرے میں مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔"

تالیہ اب تم میرے ساتھ ایسا کرو گی۔۔۔ میں تمہیں ہر بات بتاتی ہوں۔۔۔ میں تو تمہاری دوست ہوں" نا۔۔۔۔ اب مجھے بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔

رامین نے آنکھوں میں آنسو لیکر اسے ایسٹو شل کرنا چاہا۔۔۔ اور تیر ٹھیک نشانے پر لگا۔۔۔۔

کیا ہے ایک تو رونے بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔ افففف کہاں سے لاتی ہو اتنے آنسو۔۔۔ اچھا رونا بند کرو بتاتی" ہوں۔۔۔۔

رامین نے دل ہی دل میں اپنے آپ کو شاباشی دی۔۔۔۔

"یار میں بس رازمزل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔"

"بھائی کے بارے میں۔۔۔۔ کیوں"

"یار۔۔۔۔ میں ایویں اسے برا سمجھتی تھی۔۔۔ وہ تو کافی اچھا بندہ ہے۔۔۔۔"

رامین نے اسے شک کی نگاہ سے دیکھا۔۔۔۔

"اب ایسے مت دیکھو مجھے۔۔۔ جو محسوس ہو ابتادیا۔۔۔۔"

"اوعے اوعے۔۔۔ تو'داتالیہ شاہ'کو لگتا ہے میرا بھائی پسند آگیا۔۔۔۔ محبت تو نہیں ہو گی۔۔۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

"تو پھر کیسی بات ہے۔۔۔"

"تم نکلو۔۔۔ ادھر سے دماغ نہیں خراب کرو۔۔۔ جاوا اپنے ہادی جی کے پاس۔۔۔"

تالیہ نے اسے دھکے دے کر روم سے نکالا۔۔۔ اور دروازہ بند کیا۔۔۔ مبادہ واپس نہ اجائے۔۔۔ رائین کی بات سوچ کے وہ مسکرا دی۔۔۔

"تالیہ اور محبت۔۔۔ یہ رومی بھی نہ کچھ بی بولتی ہے۔۔۔"

اپنی سوچوں کو جھڑک کے وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔

کسی خوش نگاہ سی آنکھ نے یہ کمال مجھ پہ کرم کیا

میری لوحِ جاں پہ رقم کیا

وہ جو ایک چاند ساحر تھا، وہ جو ایک شام سانام تھا

وہ جو ایک پھول سی بات پھرتی تھی در بدر

اُسے گلستاں کا پتہ دیا

میرا دل کہ شہرِ ملال تھا اُس روشنی میں بسا دیا

میری آنکھ اور میرے خواب کو کسی ایک پل میں بہم کیا

میرے آئینوں پہ جو گرد تھی ماہ و سال کی وہ

اُتر گئی

وہ جو دھند تھی میرے چار سو وہ بکھر گئی

سبھی روپ عکس جمال کے

سبھی خواب شام وصال کے

جو غبارِ وقت میں سر بسر تھے اٹے ہوئے

وہ چمک اٹھے

وہ جو پھول راہ کی دھول تھے

وہ مہک اٹھے

لیے سات رنگ بہار کے

چلا میں جو سنگ بہار کے

کسی دست شعبہ ساز نے

میرے نام پر میرے واسطے

میری بے گھری کو پناہ دی

میری جستجو کو نشان دیا

جو یقین سے بھی حسین ہے مجھے

ایک ایسا گماں دیا

وہ جو ریزہ ریزہ وجود تھا

اُسے اک نظر میں بہم کیا

کسی خوش نگہ سی آنکھ نے

یہ کمال مجھ پہ کرم کیا

♥ امجد اسلام امجد

رامنزل کو محبت ہو اور راحم کو پتہ نہ چلا۔۔۔۔۔ ایمپو سیبل۔۔۔۔۔

راحم کے اصرار پہ اس نے ساری بات اسے بتادی۔۔۔۔۔

پہلے تو وہ بہت حیران ہوا۔۔۔۔۔

مگر وہی اپنے جگر کے لیے خوش بھی تھا۔۔۔

"یار راحم مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔ پتہ نہیں تالیہ کی ساری ایکشن دے۔۔۔"

"تو ڈر مت۔۔۔ مرد بن مرد۔۔۔ اور بول دے سب کچھ۔۔۔ دیکھا جائے گا۔۔۔"

"او پاگل۔۔۔ مرد بن کیا مطلب میں مرد ہی ہوں۔۔۔ یار اس نے انکار کر دیا تو۔۔۔"

ارے بابا۔۔۔ نہیں کرتی انکار۔۔۔ اچھا اچھا سوچ۔۔۔ بلکہ ایک کام کر تو اسے اپنی فیرویل پہ پرپوز "کر دینا۔۔۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ چلو اللہ کرے سب اچھا ہو۔۔۔"

"آمین"

راحم نے دل سے کہا۔۔۔

اور دونوں کلاس کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

لیکن ایک تیسرا وجود بھی تھا۔۔۔

جس نے یہ سب سنا۔۔۔

میں دیکھتی ہوں۔۔۔ تم کیسے اسے پرپوز کرتے ہو۔۔۔ جب تم میرے نہیں ہوئے تو اس تالیہ کا بھی نہیں ہونے "

"دو گئی۔۔۔ بس دیکھو اب میں کیا کرتی ہوں۔۔۔

نمرہ کی چہرے پہ ایک مکروہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

بلاخر ان کے فائنل پیپر بھی آ گئے۔۔۔

تو سب لوگ اپنی اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئے۔۔۔

کسی کو دوسرے کا ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔

رامزل اور تالیہ کی بھی کم ہی بات ہوتی تھی۔۔۔

کیونکہ رامزل کا فائنل سمیسٹر تھا۔۔۔

سو وہ بہت محنت کر رہا تھا۔۔۔

اور تالیہ کو بھی سیکنڈ لاسٹ سمسٹر تھا۔۔۔۔

اللہ کر کے اگیزامز اختتام کو پہنچے۔۔۔۔ تو سب نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

اب سب دل و جان سے پارٹی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

کیونکہ یونیورسٹی کی سب سے پسندیدہ اور مشہور کلاس کی فیرویل جو تھی۔۔۔۔

سب لوگ خوش بھی تھے اور اداس بھی۔۔۔۔

سب ہی بہت اچھے سے تیار ہوئے تھے۔۔۔۔

تالیہ اور رامین نے بلیک کلر کی میکسی اور ساتھ میں گولڈن حجاب لیا ہوا تھا۔۔۔۔

دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

رامزل اور راحم نے بلو کلر کے ڈریس پینٹ کی تھی۔۔۔۔

جبکہ نمرہ بھی ڈارک چاکلیٹ کلر کے ٹاپ اور جینز میں، بالوں کو کرل کیے اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن رامزل نے اس کی طرف ایک نظر بھی دیکھنا گوارا نہ کیا۔۔۔۔

سب لوگ بہت مزہ کر رہے تھے۔۔۔۔

اچانک رامنزل کو نمبرہ کا میسج آیا۔۔۔۔

تو وہ اسے دیکھنے باہر آگیا۔۔۔

"نمبرہ۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔ مجھے کچھ نہیں دکھ رہا۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔"

"را۔۔۔ را۔۔۔ رامنزل۔۔۔ پلیز پلیز۔۔۔ بچا لو مجھے۔۔۔ میں یہاں ہوں۔۔۔"

آواز لا بیری کی طرف سے آرہی تھی۔۔۔

جو نہی رامنزل داخل ہوا۔۔۔

تو بہت اندھیرا تھا۔۔۔

کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

اور نہ ہی اب نمبرہ کی آواز آرہی تھی۔۔۔

اس نے ایک دوبار پکارا۔۔۔۔

جب وہ واپس جانے لگا۔۔۔

اچانک چاروں طرف لایٹ آن ہو گئی۔۔۔۔

اور نمبرہ بالکل اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

نمبرہ نے دروازہ بھی اندر سے بند کر دیا تھا۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ تم تو بالکل ٹھیک ہو۔۔۔ پھر مجھے کیوں بلایا۔۔۔"

رامزل جانے لگا۔۔۔

تو اس نے رامزل کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

رامز بے بی۔۔۔ اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ اور میں تو کوئی بد تمیزی نہیں کی ابھی تک۔۔۔ ویسے

"ایک بات بتاؤ۔۔۔ بہت ہاٹ لگ رہے ہو۔۔۔ دل کرتا ہے کھا جاؤ۔۔۔"

رامزل نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو کھینچا۔۔۔

تم میں شرم نام کی چیز ہے یا نہیں۔۔۔ لڑکی ہو کے ایسی چیپ حرکت۔۔۔ افسوس ہے تم پہ۔۔۔ لعنت ہے تم جیسی

"لڑکیوں پہ جنہیں والدین کا خیال نہیں۔۔۔"

"... او بے بی۔۔۔ ایسی مڈل کلاس باتیں نہیں کرو۔۔۔ بلکہ اس شام کو سیلیبریٹ کرتے ہیں"

نمرہ جیسے ہی آگے بڑھی رامزل نے اسے دھکا دیا۔۔۔ تو نیچے میز کے پاس گر گئی۔۔۔ اور اسی شرٹ ہلکی سے پھٹ گئی۔۔۔

نمرہ نے موبائل نکال کے ایک میسج کیا۔۔۔ اور جب اسے لگا کہ وہ پاس ہی ہے تو رامزل جو جانے کے لیے آگے

بڑھ رہا تھا۔۔۔ اسے بھی اپنے پاس گر لیا۔۔۔ ایسے کہ اب نمرہ کے ہاتھ رامزل کے ہاتھوں میں تھے۔۔۔

اس سے پہلے کہ رامزل سمجھتا۔۔۔

ایک دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔۔

اور اسنے آنے والے کو دیکھا۔۔۔

"تالیہ---تالیہ---پلیز مجھے بچاؤ۔۔۔پلیز مجھے بچاؤ رازمزل سے۔۔"

رازمزل کبھی تالیہ تو کبھی نمرہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر میں ان کو ڈھونڈتے رازمزل اور راحم بھی اچکے تھے۔۔

تالیہ---یہ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔اس نے مجھے بلایا تھا۔۔۔میں تمہیں میسج دکھاتا ہوں

لیکن وہاں کوئی میسج نہیں تھا۔۔۔کیونکہ نمرہ اسے ڈیلیٹ کر چکی تھی۔۔

"تالیہ، رازمزل، راحم پلیز میرا یقین کرو۔۔۔ایسا کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔کیا بھروسہ نہیں ہے مجھ پہ۔۔"

رازمزل کا دل کر رہا تھا۔۔کہ نمرہ کا قتل کر دے۔۔۔وہ ان کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

اس نے آگے بڑھ کے بات کرنا چاہی۔۔

جب تالیہ کا ہاتھ اٹھا۔۔۔اور رازمزل کے نشان چھوڑ گیا۔۔۔باقی سب شاک سے تالیہ کو دیکھنے لگے۔۔

جبکہ نمرہ کی آنکھوں میں فتح کی چمک تھی۔۔

بس۔۔۔ایک لفظ نہیں۔۔۔مسٹر رازمزل منان۔۔۔تم بھی باقی سب جیسے نکلے درندے۔۔۔میں نے تم جیسے

"انسان پہ بھروسہ کیا۔۔۔کچھ تو خیال کرتے تمہاری بھی بہن ہے۔۔

تالیہ کے آنسو اور اس کی باتیں اسے خنجر کی طرح لگ رہی تھی۔۔

"آئی ہیٹ یو مسٹر رامزل منان۔۔۔۔۔ ائی ہیٹ یو۔۔۔۔۔"

تالیہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

"رامی۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔"

رامین نے بھی ایک پر شکوہ نظر اس پہ ڈالی اور تالیہ کے پیچھے چلی گئی۔۔۔

نمرہ بھی رامزل کے حال پہ ہنستی ہوئی۔۔۔ اس کو آنکھ ماری اور بھاگ گئی۔۔۔

راحم ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو تو مجھے جانتا ہے۔۔۔۔۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ تالیہ اور رامین کیوں نہیں سمجھ "

"رہیں۔۔۔۔۔ تالیہ کہتی وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔

وہ نیچھے بیٹھ کے بچوں کی طرح رونے لگا۔۔۔۔۔

مجھے بھروسہ ہے تم پہ۔۔۔۔۔ یہ وقتی غصہ ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ جب وہ ٹھنڈے دماغ سے سوچے "

"گی۔۔۔۔۔ تو رونا بند کر۔۔۔۔۔ اواٹھ یہاں سے۔۔۔۔۔ چل تجھے گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔۔

راحم نے اسے گلے لگاتے تسلی دی۔۔۔۔۔

"نہیں تو جارات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔"

رامزل آنکھیں صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"پکانہ۔۔۔۔۔ چلا جائے گا۔۔۔۔۔"

"ہاں پکا"

اور وہ ملکر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

محبت چھوڑ دو کرنا

-

محبت ہی نہیں لازم

نبھانا بھی ضروری ہے

اگر ایسا نہیں ممکن

محبت چھوڑ دو کرنا

محبت تب ہی تم کرنا

کہ جب احساس شامل ہو

اگر باتوں میں کرنی ہے

محبت چھوڑ دو کرنا

محبت رنگ ہے ایسا

نہ جو موسم کی سنتا ہے

اگر دھوپوں سے ڈر جاؤ

محبت چھوڑ دو کرنا

محبت ناؤ کاغذ کی

جسے بس پار جانا ہے

ہے گر طوفاں سے گھبرا نا

محبت چھوڑ دو کرنا

محبت روگ وہ ظالم

جو بڑھتا ہی چلا جائے

اگر ممکن شفا ہو تو

محبت چھوڑ دو کرنا

محبت ایسا رہبر ہے

جو منزل روح کو دیتا

اگر یہ جسم بھٹکائے

محبت چھوڑ دو کرنا

تالیہ اور رامین کو ارحم چھوڑ کے گیا۔۔۔

پورا راستہ ان تینوں میں سے کسی نے بھی بات نہ کی۔۔۔۔

سب ہی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔۔۔۔

گھر آنے کے تالیہ اور رامین کوئی بھی بات کیے بغیر اپنے اپنے کمروں میں چلی گئی۔۔۔۔

ویسے بھی سب گھر والے رومز میں تھے۔۔۔۔

صرف ہادی ہی جاگ رہا تھا ان کی وجہ سے۔۔۔۔

ہادی نے ایک دوبار رامین سے پوچھا کہ آیا وہ پریشان ہے۔۔۔۔

تو اس نے تھکاوٹ کا بہانہ بنا کر اسے مطمئن کر دیا۔۔۔۔

اور فریش ہونے کے بعد سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

نیند تو بظاہر آج ان چاروں کو ہی نہیں آنے والی تھی۔۔۔۔

جس سڑک پہ کچھ دن پہلے رامزل اپنی محبت کی داستان سن رہا تھا۔۔۔۔۔

آج وہی پہ اپنی محبت کے لٹ جانے کا سوگ منانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

تاکہ یاد رکھا جائے محبت درد دیتی ہے۔۔۔۔۔

محبت کھو کر پانے کا نام ہے۔۔۔۔

یہ تو "م" سے شروع ہونے والا بے غرض جذبہ ہے۔۔۔۔

اس وقت وہ فل اسپید میں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں غصہ کی شدت سے لال انگار بنی ہوئی تھیں۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔

کہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔۔۔۔۔

اسے اپنے ارد گرد سناٹا اور ویرانی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کے ساتھ یہ سب ہو گا۔۔۔۔

وہ تو کتنا خوش تھا آج صبح۔۔۔۔۔

اور اب یہ سب۔۔۔۔۔

کاش وہ اتنا وقت نہ لیتا۔۔۔۔۔

اسے سمجھنے میں تو شاید آج یہ سب نہ ہوتا۔۔۔۔۔

"کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا آخر کیوں۔۔۔۔۔"

ایک دم سے وہ چیخ پڑا۔۔۔۔۔

کیوں وہ اتنا بے بس ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے وضاحت دے سکتا تھا۔۔۔۔

"کتنی بے یقینی اور بے اعتنائی تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔ میں کیسے سہہ پاؤں گا۔۔۔۔"

اسے اپنے آپ پہ بہت غصہ تھا۔۔۔ کاش وہ نمبرہ کو پہلے ہی سمجھ جاتا۔۔۔ تو نوبت یہاں تک نہ آتی۔۔۔۔

"نو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔ہاؤ کڈ شتی ڈو دس ٹومی۔۔۔۔۔"

وہ روم میں آ کے بلند آواز میں چیخ رہا تھا۔۔۔۔۔

پورے کمرے کا حشر بھاگڑا دیا تھا۔۔۔۔۔

"یو آر اونلی مائن۔۔۔۔۔یو آر اونلی مائن۔۔۔۔۔کیم اٹ ان مائنڈ۔۔۔۔۔"

وہ کہی سے بھی کچھ دنوں پہلے والا راز منہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آوازیں سن کے منان اور سادیہ دونوں فوراً اوپر آئے۔۔۔۔۔

تو اس کی حالت دیکھ کے دونوں کی آنکھیں بھرائیں۔۔۔۔۔

وہ بکھرے سامان کے بیچ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھا ہوا بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔۔۔

سادیہ بیگم تو اسے اس حالت میں دیکھ کے تڑپ گئی۔۔۔۔۔اور فوراً آگے بڑھی۔۔۔۔۔جبکہ منان کے لیے اپنے

اکلوتے بیڈ کو دوبارہ بکھرتے دیکھنا مشکل تھا۔۔۔۔۔اس لیے وہ دروازے سے ہی لوٹ گئے۔۔۔۔۔

سادیہ بیگم نے تڑپ کر راز منہ کو گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

اور وہی فرش پہ ہی اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

راز منہ تو ماں کا لمس پا کر مزید بکھر گیا۔۔۔۔۔

رامزل۔۔۔ میری جان۔۔۔ میرے بچے۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ اپنی ماما کو بتاؤ۔۔۔ آپ کے آنسو مجھے تکلیف دے " رہے ہیں۔۔۔ بتاؤ میری زندگی کیا ہوا ہے۔۔۔

مم۔۔۔ مم۔۔۔ ماما۔۔۔ وہ وہ۔۔۔ تانت۔۔۔ تالیہ کہتی ہے وہ نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔ ماما وہ کیوں ایسا کہہ " رہی۔۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔ نمرہ نے پھنسا یا ہے۔۔۔ ماما میں پیار کرتا ہوں۔۔۔ مر جاؤں گا۔۔۔
رامزل نے ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے انہیں سب بتایا۔۔۔

تو وہ سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔

نہ میرے بچے۔۔۔ آپ فکر نہیں کرو۔۔۔ آپ کی ماما سب ٹھیک کر دیں گی۔۔۔ میں بات کروں گی سب سے "۔۔۔ آپ کو تالیہ ضرور ملے گی۔۔۔

"پکا۔۔۔ ماما تالیہ مجھے ملے گی نہ۔۔۔"

"جی میری جان۔۔۔"

سادہ بیگم کے الفاظ نے اسے ریلیکس کر دیا۔۔۔ تو وہ ان کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا۔۔۔

سادہ بیگم کی آنکھ سے آنسو نکل کے اس کے بالوں میں جذب ہو گئے۔۔۔ اور وہ ماں کی آغوش پاتے ہی سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔ اور جلد ہی نیند کی دیوی اس پہ مہربان ہو گئی۔۔۔

سادہ بیگم نے کل ہی رودادہ بیگم اور منان سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔

کبھی موم بن کر پگھل گیا

کبھی گرتے گرتے سنبھل گیا

وہ بن کے لمحہ گریز کا
میرے پاس سے یوں نکل گیا
اسے روکتا بھی تو کس طرح
کہ وہ شخص اتنا عجیب تھا
کبھی تڑپ اٹھا میری آہ سے
کبھی اشک سے نہ پگھل سکا
سر راہ ملا وہ اگر کبھی
تو نظر چرا کے گزر گیا
وہ اتر گیا میری آنکھ سے
میرے دل سے کیوں نہ اتر سکا
وہ چلا گیا جہاں چھوڑ کے
میں وہاں سے پھر نہ پلٹ سکا
وہ سنبھل گیا مگر آج تک
!میں بکھر کے پھر نہ سمٹ سکا۔۔۔۔۔

صبح تالیہ روم سے باہر نکلی تو معمول کے برعکس سب گھر پہ ہی تھے۔۔۔

لاونج سے سب کی آواز آرہی تھی۔۔۔ کسی کی شادی کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔۔۔

تالیہ لونج میں داخل ہوئی تو اس کی نظر راین پہ پڑی۔۔۔۔

جو فوراً نگاہ جھکا گئی۔۔۔۔

"ارے تالی گڑیا۔۔۔ یہاں او۔۔۔ کل لگتا تم لوگ زیادہ ہی تھک گئے تھے۔۔۔"

"جی پاپا۔۔۔ اس لیے آتے ہی سو گئی تھی میں۔۔۔۔ اپ کیسے ہیں"

"میں ایک دم جوان۔۔۔۔ اپنے بچے کو دیکھ لیا نا۔۔۔"

"تالیہ ناشتہ لگواو۔۔۔۔"

"نہیں ماما بھوک نہیں ہے۔۔۔۔"

"اچھا ماما پاپا۔۔۔ ویسے کس کی شادی کی بات ہو رہی تھی۔۔۔ مجھے بھی بتائیں۔۔۔"

"ہماری پیاری تالی کی۔۔۔ اور کس کی میری جان۔۔۔"

پاپا نے گویا اس کے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔ اور خود کال سننے باہر چلے گئے۔۔۔

شادی کا سن کے تالیہ کی آنکھوں میں رامزل کو عکس ابھرا۔۔۔ جسے وہ جھٹک گئی۔۔۔۔

"کیسی سیسیسی۔۔۔ میری شادی۔۔۔ کس سے۔۔۔ کیوں۔۔۔ کب۔۔۔ کیسے۔۔۔"

"تالیہ آہستہ بولوں۔۔۔ ورنہ تھپڑ کھاؤں گی۔۔۔"

اماں میں بتا رہی ہوں کہ میں ایسے کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ میں صرف اس سے بیاہ کروں گی جو مجھے ٹائم " کے سفر پر لے کے جائے گا

حالم نے اپنی ماں کو جواب دیا اور ادھر سے اسے ایک فلائنگ چیل ملا۔

"ایسی نکمی اولاد مجھے ہی ملنی تھی آئی بڑی سفر پر جانے والی ہنہ۔"

رودابہ بیگم کی دوہاہیاں عروج پر تھی

تو میری پیاری ماما یہ بات آپ کو میرا نام رکھنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔ اب تو آپ کے ہاتھ جوتے کے علاوہ کچھ " بھی نہیں۔۔۔۔۔

اس کا ہونا بھی بھری بزم میں ہے وجہ سکوں

کچھ نہ بولے بھی تو وہ میرا طرف دار لگے

تالیہ کہہ کر بھاگ گئی۔۔۔ اس سے پہلے کہ اس کا ناشتہ جوتے سے ہوتا۔۔۔

"مما۔۔۔ اپ فکر نہیں کریں۔۔۔ تالیہ سے میں بات کروں گی۔۔۔ وہ سمجھدار ہے مان جائے گی۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ جاو بیٹا رامین تالیہ کو ناشتہ دے دو۔۔۔"

"جی اچھا ممما۔۔۔"

اور وہ اٹھ کے چلی گئی۔۔۔

ساد یہ بیگم نے منان کو سب کچھ بتا دیا تو انہیں نمرہ پہ بہت غصہ آیا اور ساتھ تالیہ اور رامین پہ بھی۔۔۔۔۔

توانہوں نے تالیہ کے لیے شاہ اور روداہ سے بات کی۔۔۔۔

وہ اس پہ کافی حیران ہوئے۔۔۔۔

مگر وہی رازمل کو جانتے ہوئے انہوں نے ہاں کر دی۔۔۔۔

اور تالیہ کے لیے ایک اور رشتہ بھی آیا ہوا تھا۔۔۔۔

تو اسے منع کر دیا۔۔۔۔

فلحال تالیہ کے علاوہ سب جانتے تھے کہ رازمل کے رشتے کے لیے ہاں کر دی گئی ہے۔۔۔۔

اور تالیہ کو بتانے سے منع کیا گیا ہے۔۔۔۔

تالیہ کو شادی کے لیے کیسے منایا۔۔۔۔

یہ صرف رامین یا ہادی ہی جانتے تھے۔۔۔۔

بلاخر وہ بھی کافی پس و پیش کرنے کے بعد مان گئی۔۔۔۔

کیونکہ سب لوگوں نے اسے کافی ایمو شنل بلیک میل کیا تھا۔۔۔۔

تالیہ نے لڑکے کے بارے میں جاننے کی نہ ہی کوشش کی اور نہ ہی اسے کچھ بتایا گیا۔۔۔۔

اس نے سب کچھ بس اللہ پہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

شاہ اور روداہ بیگم جا کے منگنی کی چھوٹی سی رسم کر آئے تھے۔۔۔۔

دوسرا موقع سب کو ملتا ہے

کیونکہ پہلی بازی سب نے ہاری ہوتی ہے

شادی فائنل کے بعد رکھی گئی تھی۔۔۔۔

تالیہ اور رامین کے ایگز امز تھے تو وہ اب مصروف رہتی تھی۔۔۔۔

رامزل نے منان کے ساتھ آفس سٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔۔

عرش کا بھی یونیورسٹی میں آخری سیمیسٹر تھا۔۔۔۔

ہادی اور رامین نے بھی رامین کی پڑھائی کے بعد اپنا رشتہ آگے بڑھانے کا سوچا تھا۔۔۔۔

حور اور زین کو بھی اللہ نے پیاری سی بیٹی دی تھی جس کا نام "حرم نور" رکھا تھا۔۔۔۔

اس میں سب کی جان بستی تھی۔۔۔۔

خاص طور پر تالیہ کی تو وہ زندگی تھی۔۔۔۔

غرض سب ہی اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

لیکن تالیہ کی زندگی جیسے اسی واقعے پہ رک گئی تھی۔۔۔۔

رامین نے بھی سب بھلا کے رامزل کی بات پہ اعتبار کر لیا تھا۔۔۔۔

کی بار اس نے تالیہ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔۔۔۔۔

تو اس نے اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیا۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے ایگز امز آ گئے۔۔۔۔۔

تو سب کو فکر لگ گئی اچھے مار کس کی۔۔۔۔۔

تالیہ نے عادت کے برعکس بہت محنت کی تھی۔۔۔۔۔

اور اس بات پہ سب ہی بہت خوش اور حیران بھی تھے۔۔۔۔۔

ایگز امز اختتام کو پہنچے تو فزویل کے بعد سب جدا ہو گئے۔۔۔۔۔

بہت کی شادیاں ہو گئی۔۔۔ اور کچھ جاب کے چکر میں پڑھ گئے۔۔۔۔۔

اکثر تالیہ کو ایسے گم صُم دیکھ کر شاہ اور روداہ کو تشویش ہوتی۔۔۔ مگر وہ ان کو ٹال جاتی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایگز امز ختم ہوئے تو شادی کے ہنگامے شروع ہو گئے۔۔۔۔۔

Novels Ki Duniya

اپنے بستر پہ میں بہت دیر سے نیم دراز

سوچتی تھی کہ وہ اس وقت کہاں پر ہوگا

میں یہاں ہوں مگر اُس کو چہرے رنگ و بو میں

روز کی طرح سے وہ آج بھی آیا ہوگا

اور جب اُس نے وہاں مجھ کو نہ پایا ہوگا؟

آپ کو علم ہے، وہ آج نہیں آئی ہیں؟

میری ہر دوست سے اُس نے یہی پوچھا ہوگا

کیوں نہیں آئی وہ کیا بات ہوئی ہے آخر

خود سے اس بات پہ سو بار وہ الجھا ہوگا

کل وہ آئے گی تو میں اُس سے نہیں بولوں گا

آپ ہی آپ کئی بار وہ روٹھا ہوگا

وہ نہیں ہے تو بلندی کا سفر کتنا کٹھن

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اُس نے یہ سوچا ہوگا

راہداری میں، ہرے لان میں، پھولوں کے قریب

اُس نے ہر سمت مجھے ڈھونڈا ہوگا

نام بھولے سے جو میرا کہیں آیا ہوگا

غیر محسوس طریقے سے وہ چونکا ہوگا

ایک جملے کو کئی بار سنایا ہوگا

بات کرتے ہوئے سو بار وہ بھولا ہوگا

یہ جو لڑکی نئی آئی ہے، کہیں وہ تو نہیں

اُس نے ہر چہرہ یہی سوچ کے دیکھا ہوگا
جانِ محفل ہے، مگر آج فقط میرے بغیر
ہائے کس درجہ بھری بزم میں تنہا ہوگا
کبھی سناٹوں سے وحشت جو ہوئی ہوگی اُسے
اُس نے بے ساختہ پھر مجھ کو پکارا ہوگا
چلتے چلتے کوئی مانوس سی آہٹ پا کر
دوستوں کو بھی کسی عذر سے روکا ہوگا
یاد کر کے مجھے، نم ہو گئی ہوں گی پلکیں
آنکھ میں پڑ گیا کچھ کہہ کہ یہ ٹالا ہوگا
اور گھبرا کے کتابوں میں جولی ہوگی بناہ
ہر سطر میں میرا چہرہ ابھر آیا ہوگا
جب ملی ہوگی اُسے میری علالت کی خبر
اُس نے آہستہ سے دیوار کو تھاما ہوگا
سوچ کر یہ کہ بہل جائے پریشانیء دل
یونہی بے وجہ کسی شخص کو روکا ہوگا

اتفاقاً مجھے اُس شام میری دوست ملی

میں نے پوچھا کہ سنو آئے تھے وہ؟ کیسے تھے؟

مجھ کو پوچھا تھا؟ مجھے ڈھونڈا تھا چاروں جانب

اُس نے اک لمحے کو دیکھا مجھے اور پھر ہنس دی

اُس ہنسی میں تو وہ تلخی تھی کہ اُس سے آگے

کیا کہا اُس نے مجھے یاد نہیں ہے! لیکن----

! اتنا معلوم ہے، خوابوں کا بھرم ٹوٹ گیا

پروین شاکر

ڈگری مکمل ہوئی۔۔۔۔

تو سب لوگ ہماری شہزادی کی شادی کی تیاریوں میں لگ گئے۔۔۔۔

رامز ل کے کہنے پہ ہی نکاح شادی سے ایک ہفتہ پہلے رکھا گیا تھا۔۔۔

رودابہ بیگم نے تالیہ کو بہت بار کہا کہ شادی کا جوڑا لے آئے۔۔۔۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔

"ممارا مین اور حور آپی لے آئے۔۔۔۔ مجھے پسند اجاءے گا۔۔۔۔ گڑیا کو میں سنبھال لوں گی۔۔۔۔"

"شادی تمہاری ہے۔۔ ان کی نہیں۔۔ اور پہننا بھی تمہی نے ہے۔۔۔"

"پلیز ماما۔۔ میرا دل نہیں کر رہا جانے کو"

باد لئحو استہ رودابہ بیگم کو ماننا پڑا۔۔۔

تو انہوں نے رامین اور حور کو رامزل کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔

اور تالیہ کی طبیعت خراب کو بہانہ بنایا۔۔۔

رامزل اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

وہ ایسا رویہ کیوں اختیار کیے ہوئے۔۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

کہیں تالی شادی سے ہی انکار نہ کر دے۔۔۔۔۔

شادی کی ساری شاپنگ حور اور رودابہ نے ملکر کی تھی۔۔۔۔

رامین اور تالیہ نے گھر سنبھالا ہوا تھا۔۔۔۔

شاہ، ہادی اور عرش آفس میں بزی تھے۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے نکاح کا دن اپہنچا۔۔۔۔۔

تالیہ نے سفید پیپلم اور شارٹ فرائک اور ساتھ سرخ چٹری اوڑھی ہوئی تھی۔۔۔۔

جو کہ اس پہ بہت بچ رہی تھی۔۔۔۔

رامین اور حور کا بھی سیم اسی کلر کا تھا۔۔۔۔

بس چنری کا کلر الگ تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ نکاح کا تھیم وائٹ رکھا گیا تھا۔۔۔

گھر پہ ہی اس تھیم کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔۔۔۔

رودابہ بیگم نے آف وائٹ ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ شاہ، عرش، زین اور ہادی نے وائٹ شلوار قمیض کے ساتھ بلوویسٹ کوٹ پہنی تھی۔۔۔۔۔

سب ہی گویا بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک بات کلر کر دوں۔۔۔ پیارے لگنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ان کے کلر فز ہیں یا وہ فرشتے

ہیں۔۔۔۔ پیارے لگنے کا مطلب ہوتا کہ آپ جو بھی پہنوں وہ آپ پہ اچھا لگے۔۔۔۔ لگے یہ کلر آپ کے لیے ہی بنا

(ہے۔۔۔۔ اپ جیسے بھی ہو۔۔ اللہ نے بنایا ہے تو کمپلیکس کا شکار ہونا بند کر دو۔۔۔۔۔

تالیہ نے پارلر جانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

تو اسے گھر پہ ہی تیار کیا گیا تھا۔۔۔ ویسے بھی اتنا بڑا فنکشن نہیں تھا۔۔۔

سادہ بیگم نے بھی آف وائٹ اور گولڈن کمینیشن کا ڈریس پہنا تھا۔۔۔

راحم اور منان صاحب کی ڈریسنگ ہادی جیسی ہی تھی۔۔۔۔

رامزل نے ریڈ کرتے کے ساتھ وائٹ ویسٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔

وہ بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

رامین نے بھی یہی سے جانا تھا۔۔۔

اخرا یک ہی تو بھائی تھا اس کا۔۔۔

تالیہ کو اس بارے میں کچھ خبر نہ تھی۔۔۔

سب لوگ تیار ہو کے تالیہ کے گھر کے لیے نکل پڑے۔۔۔۔۔

بلاخر بارات کے پہنچ جانے کا شور اٹھا۔۔۔۔۔

تو ایک پل کے لیے تالیہ کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے رامزل کا عکس لہرایا۔۔۔۔

اگلے ہی پل وہ نارمل ہو گئی۔۔۔

سادہ بیگم اور رامین سب سے ملنے کے بعد وہی بیٹھ گئی۔۔۔

تو رامین آٹھ کے تالیہ کے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

جبکہ سادہ بیگم نے ابھی وہی بیٹھنا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاہ، ہادی، سادیہ اور مولوی صاحب کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

یہ وقت ہر لڑکی کے لیے کٹھن ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تالیہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے گرا۔۔۔۔۔

ہادی نے اپنی جان سے پیاری بہن کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسے دلا سہ دیا۔۔۔۔۔

تالیہ شاہ ولد احمد شاہ آپ کا نکاح پچاس لاکھ سکھ رائج الوقت کے مطابق رامزل احمد ولد منان احمد کے ساتھ ہونا"

"طے پایا ہے۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟؟؟

تالیہ تو نام سن کے سکتے میں ہی اگئی۔۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے سب کو دیکھا۔۔۔۔۔

رامین کے چہرے میں خوشی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

جس کا مطلب تھا سب ہی جانتے تھے۔۔۔۔۔

بس اسے لا علم رکھا گیا۔۔۔۔۔

شاہ نے آنکھوں میں اسے ہامی بھرنے کا بولا۔۔۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

قبول و ایجاب کے بعد سب نے تالیہ کو دلا سہ دیا۔۔۔۔۔

شاہ اور ہادی روم سے چلے گئے۔۔۔۔۔

ان کے پیچھے سادیہ اور روداہ بھی چلی گئی۔۔۔۔

اب صرف رامین اور حور ہی تھیں۔۔۔۔

تالیہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے دوپٹہ اتار پھینکا۔۔۔۔

رامین کی بچی۔۔۔۔ تم سب جانتی تھی اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔ اور حور آپ اپنی آپ سے "مجھے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔ کیا دنیا میں رشتے کم ہو گئے تھے جو آپ لوگوں نے میرا اس سے کر دیا۔۔۔۔۔۔ یا پھر وہی آخری لڑکا تھا دنیا میں۔۔۔۔ اس گھر میں میرا کوئی اپنا نہیں۔۔۔۔۔۔ کوئی نہیں ہے میرا اپنا اور نہ مجھے بتاتے نہیں آپ لوگ۔۔۔۔۔۔ دل کر رہا ہے کہ کسی سے بھی بات نہ کرو اور رامین تم تو میری دوست ہو "نہ۔۔۔۔ کیا خوب دوستی نبھائی تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔ واہ واہ رامین بیبی

تالی میرے بچے کیا ہوا ہے کیوں ایسے ریا کیٹ کر رہی ہو کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔۔ سارے بیٹھے ہیں باہر۔۔۔۔ آہستہ "بولو۔۔۔ اتنا اچھا لڑکا تو ہے وہ۔۔۔ اوپر سے رامین کا بھائی ہے۔۔۔ دیکھا ہوا ہے۔۔۔ اب اگر تمہاری آواز آئی نہ۔۔۔ تو میں نے کھینچ کے تھپڑ لگانا۔۔۔ زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں ہے ہادی اور پاپا نے تمہیں سر پہ چڑھایا ہے۔۔۔۔

حور اسے غصے سے بول کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

حالم یار ایسے کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔۔ کیا تمہیں بھائی پسند نہیں ہے۔۔۔۔ یار مجھے لگا تھا تمہیں پسند ہے اس لئے " میں نے ہاں کر دی اور میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تمہارے لیے سر پرانز تھا۔۔۔۔ پلیز تم میری دوستی پر "شک مت کرو میں تمہاری سب سے اچھی دوست ہو۔۔۔۔ ہمیشہ تمہارا بھلا چاہوں گی نہ۔۔۔۔

تالیہ نے روتے ہوئے اس سے پوچھے۔۔۔ وہ کہاں اپنی جان کی بے وفائی برداشت کر سکتی تھی۔۔۔

یار میں نے خود تمہاری آنکھوں میں بھائی کے لیے پسندیدگی دیکھی تھی۔۔۔ اور تم اس نمرہ کی وجہ سے بھائی پہ "شک مت کرو۔۔۔ کیا تمہیں ان پہ بھروسہ نہیں۔۔۔ تم واقعی ہی ان سے نفرت کرتی ہو۔۔۔

نہیں یار رامیں دیکھو میں نے نمرہ کی وجہ سے اس پر شک نہیں کر رہی اور نہ ہی مجھے اس سے نفرت ہے۔۔۔ مجھے " غصہ ہے اور وہ بھی اس بات کا کہ تمہارے بھائی نے نمرہ جیسی لڑکی کے سامنے رونے بیٹھ گیا اس کے ایک لگاتا اور اسے سبق سکھاتا میں نے غصہ اس لیے کیا تھا کہ کم از کم وہ اس چڑیل کے ایک لگاتا وہ دوبارہ ایسی حرکت کرنے کی کوشش نہ کرتی لیکن اسے تو صرف رونا آتا ہے۔۔۔۔ اب تم بھی رونا بند کرو۔۔۔ اور اس رامزل کے بچے کو کچھ "بتانے کی ضرورت نہیں ابھی

رامین نے آگے بڑھ کر اسے کس کے گلے لگایا۔۔۔۔

تالیہ بھی اب غصہ نکال کے تھوڑی ریلیکس ہو گئی تھی۔۔۔۔

اب اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

جو رامین سے بھی نہ چھپ سکی۔۔۔

"اوہو۔۔۔ اب تو مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔ کیا بات ہے بھئی۔۔۔"

"دفع ہو ادھر سے۔۔۔ حور آپنی کو بھیج۔۔۔ ان سے کتنی بد تمیزی کی میں نے"

"ہاں یہ تو ہے۔۔۔ چل میں بھیجتی ہوں۔۔۔ تب تک تو مسکرا لے۔۔۔"

رامین اسے کہہ کے باہر بھاگ گئی۔۔۔

نکاح کے بعد کھانے کا دور چلا۔۔۔ سب نے خوش گو اور ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔

تالیہ کو سب نے ہی رامزل کے ساتھ بیٹھنے کا کہا لیکن وہ کمرے سے ہی نہ نکلی۔۔۔ مجبوراً رامزل کو ایسے ہی لوٹ جانا پڑا۔۔۔

شادی کو نسا دور تھی۔۔۔ کل مہندی اور اگلے دن تالیہ پاس بس۔۔۔

اگلے دن مہندی تھی۔۔۔۔۔

جو کہ اکھٹی ہی ایک ہال رکھی گئی تھی۔۔۔

تالیہ نے آج اورنج کلر کا شرارہ پہنا تھا۔۔۔

ہلکے میک اپ اور جیولری کے نام پہ صرف ٹیکہ اور گلوبند ڈالا ہوا تھا۔ اور ہاتھوں میں ہم رنگ چوڑیاں۔۔۔۔

رامین اور حور نے لائٹ گرین کلر کی فراک جبکہ زین، ہادی اور عرش نے اسی کلر کا کرتہ اور گلے میں اورنج چنری ڈالی تھی۔۔۔۔۔

رامزل نے وائٹ شلوار قمیض کے ساتھ اورنج چنری لی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ مہندی کا تھیم اورنج رکھا گیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ چلے گئے۔۔۔۔

تو اسٹیج پہ رامزل اور تالیہ کی جگہ مہندی، ابٹن، ہلدی اور پتہ نہیں کن کن چیزوں میں نہائے ہوئے دو کارٹون بیٹھے تھے۔۔۔۔

سب نے حیرت سے ان کو دیکھا اور پھر سب کا گلا پھاڑتہ کہہ گونجا۔۔۔

رامین نے بدلہ لے لیا تھا۔۔۔

تالیہ کلس کے رہ گئی اور اٹھ کے واشروم چلی گئی۔۔۔

رامزل بھی ایکسکیوز کرتا ہوا آٹھ گیا۔۔۔

اور تالیہ کے پیچھے اگیا۔۔۔

تالیہ نے اسے دیکھا تو ایک پل کو اسے حیرت ہوئی۔۔۔

لیکن پھر آنکھوں میں غصہ اتر آیا۔۔۔

رامزل کو ابھی بھی ڈر تھا کہیں سر ہی نہ پھاڑ دے۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر رامزل۔۔"

"جان۔۔۔ بد تمیزی تو میں نے کی ہی نہیں ابھی"

"شٹ اپ۔۔۔ اپنی حد میں رہو۔۔ شرم نہیں آتی لڑکیوں کے واشروم میں آتے ہوں۔۔"

"شرم کیسی۔۔ میں اپنی بیوی سے سوری کرنے آیا ہوں۔۔"

سوری۔۔ کس بات کا سوری۔۔۔ ہاں۔۔۔ نکلویہاں سے ورنہ سر پھاڑنے میں وقت نہیں لو نگی۔۔۔ تھپڑ بھول گیا۔
کیا؟؟؟؟ پھر آگے سے رونے بیٹھ جاتے ہو۔۔۔

"چلا جاؤں گا۔۔۔ بس یہ بتا دو۔۔ کیا سب میں مجھ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔"

"ر امین سے پوچھ لینا۔۔ اب میرا راستہ چھوڑو۔۔۔"

تالیہ اسے جواب دیتی دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔

رامزل نے باہر نکل کر رامین کو ڈھونڈا۔۔۔

اور اسے سب بتانے کا بولا۔۔۔

تھوڑی پس و پیش کے بعد رامین نے سب بتا دیا۔۔۔

تو ایک پل کو رامزل نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔۔

لیکن پھر یہ سوچ کر کہ تالیہ اس سے نفرت نہیں کرتی وہ سرشار ہو گیا۔۔۔

باقی اپنی نقلی شہزادی کو اس کا نقلی وزیراعظم منالے گا۔۔۔

باقی کے سارے فنکشن میں رامزل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

جبکہ تالی اسے غصے سے گھور کر رہ گئی۔۔۔

تالیہ کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آئی۔۔۔ لیکن وہ چھپا گئی۔۔۔

بلاخر مہندی کا فنکشن اختتام کو پہنچا۔۔۔

تو سب لوگ گھروں کو لوٹ گئے۔۔۔

اور تھکے ہوئے تھے تو فوراً ہی سونے کے لیے لیٹ گئے۔۔۔

ابھی تالیہ سوءے مشکل سے گھنٹہ ہی ہوا تھا۔۔۔۔

جب اسے کھڑکی پہ آواز کا گمان ہوا۔۔۔۔

تو اس نے آٹھ کے کھول کے دیکھا۔۔۔

تو اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

ہمارے نقلی وزیر اعظم ہماری شہزادی کے روم کے باہر پائپ سے بندر کی طرح لٹک رہے ہیں۔۔۔۔

تالیہ نے کھڑکی بند کرنی چاہی لیکن اس کی شکل دیکھ کے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

تمہیں شرم بالکل بھی نہیں آتی کہ ایک لڑکی کے کمرے کے باہر بندر کی طرح لٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔ شریفوں کے "

"گھر آنے کا کونسا طریقہ ہے یہ؟؟؟"

"اوہیلو۔۔۔ میں اپنی وائف کے کمرے کے باہر تھا۔۔۔ ویسے بھی میں تم سے ملنے آیا ہوں"

"ملنے کس خوشی میں۔۔۔ جاؤ نمبرہ سے ملو جا کر"

اچھا سوری یار۔۔۔ اب غصے کو ختم کر دو۔۔۔ نئے رشتے کی شروعات ایسے کرو گی منہ پھلا کے۔۔۔۔ قسم لے لو"

"آئندہ میں آگے سے اس لڑکی کے تھپڑ لگا دوں گا۔۔۔ چاہے وہ تم ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

تالیہ نے اسے گھورا اور پرفیوم اٹھا کے نشانہ باندھا۔۔۔ لیکن پھر اس پہ ترس آگیا۔۔۔۔ اور اس کی شکل دیکھ کے ہنسی نکل گئی۔۔۔۔ رامزل نے جان بچنے پہ شکر ادا کیا۔۔۔۔

ایم سوری تالی۔۔۔ ائی نو آئی ہرٹ یو و د مائی ایکشن۔۔۔ بٹ آئی ڈڈنٹ و انٹ ٹو لو زیو دیٹ ٹائم۔۔۔ سوری "۔۔۔ نیکسٹ ٹائم آئی ول ٹیک کیر۔۔۔"

"اوکے۔۔۔ ڈونٹ بی سوری۔۔۔ ہوم نیکسٹ ٹائم یوول ٹیک کتیر۔۔۔"

"تھینک یو سوچ۔۔۔ لو یو یار۔۔۔ لو یو سوچ۔۔۔"

"معافی مل گئی۔۔۔ چلو اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ نکلو اب"

"یا ایااااا ار تالی۔۔۔ کوئی اپنے مجازی خدا کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ میں کرتی ہوں۔۔۔ چلو جاؤ اب"

تالیہ نے اسے دھکے دے کر روم سے نکالا۔۔ خود وہی فرش پہ بیٹھ کے آپنی سانسیں درست کرنے لگی۔۔۔ رامزل کا اظہار یاد کر کے وہ سرشار ہو گئی۔۔۔

اگلے دن دونوں گھروں میں عید کا سماں تھا۔۔۔۔

سب لوگ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور تیار یوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

فنکشن ایک ہوٹل میں رکھا گیا تھا۔۔۔

تالیہ نے گولڈن اور ریڈ کلر کا لہنگا پہنا تھا۔۔۔

اور رامزل نے اسی کلر کی شیر وانی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے لیے بالکل پرفیکٹ تھے۔۔۔

رامزل کی نظر ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

دودھ پلائی اور جو تاچھپائی کی رسم میں رامین نے رامزل کو خوب لوٹا۔۔۔

رخصتی کا وقت ہوا تو تالیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

سب کی لاڈلی جو تھی۔۔۔

دعاؤں کے سایے میں تالیہ بھی پیانگھر سدھار گئی۔۔۔

سب لوگ گھروں کو لوٹ گئے۔۔۔

ہادی، رامین کو لیکر ساحل سمندر پر آیا۔۔۔

کچھ پل وہ سکون سے گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

رامین نے ایک نظر اسے دیکھا جو آنکھوں میں نمی لیے دور افق کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تالیہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

رامین وہ چھوٹی سی تھی اور آج اتنی بڑی ہو گئی میری گڑیا۔۔۔ پتہ بھی نہیں چلا کیسا دستور ہے یہ بیٹیوں کو کیوں جانا
"پڑتا ہے۔۔۔"

ہادی آپ ہمت سے کام لو۔۔۔۔۔ اسے دکھ ہو گا۔۔۔ اگر آپ کو ایسے دیکھے گی۔۔۔ اس کی خوشیوں کی دعا
"کریں۔۔۔"

رامین نے اس کے کندھے پہ سر ٹکا لیا۔۔۔ ہادی نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔
چاند نے بھی ان کی لمبی خوشیوں کی دعا کی تھی۔۔۔۔۔

گھر آ کر چند رسموں کے بعد تالیہ کو تھکن کے باعث سادیہ بیگم روم میں چھوڑ آئیں۔۔۔۔۔
تالیہ بیڈ پہ آنکھیں موند کے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

جب رامزل روم میں داخل ہوا۔۔۔
اس نے تالیہ کو دیکھا تو مبہوت ہو کے رہ گیا۔۔۔۔۔

آگے بڑھ کر اس کے برابر بیڈ پہ بیٹھا۔۔۔۔۔ اور اس کے ہاتھ تھام لیے۔۔۔ اور اسے ایک پیارا سا بریسلٹ پہنایا جس
پہ آراورٹی لکھا ہوا تھا

شکریہ۔۔۔ تالیہ میری زندگی۔۔۔۔۔ میں کیسے شکریہ کہوں تمہیں۔۔۔۔۔ میری بننے اور زندگی میں آنے کے
"لیے۔۔۔۔۔ تھینک یو سوچ۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔ تھینک یو کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ بس ہمارا ایک ہونا لکھا گیا تھا۔۔۔ سو ہمارا ملنا طے تھا۔۔۔۔۔"

رامزل نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

ہواؤں نے بھی ان کو محبت کی دنیا میں خوش آمدید کہا۔۔۔

بہت چھوٹی سی حسرت ہے
بہت پاکیزہ چاہت ہے۔۔
تمہارے رو برو آکر
میری جاں با وضو آکر
گواہ کر کے ستاروں کو
گگن کے سب کناروں کو
فقط اتنا سا کہنا ہے
مجھے تم سے محبت ہے۔۔

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں
یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :-

Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

([user name @zoyatalib77](#)) Facebook
group :- [Novels ki duniya](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

["novels ki duniya"](#)

اور

["website"](#)

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں

شکر یہ

